



رسائل دعوتِ اسلامی

- | | | | |
|----------------|--------------------------------|----------------|-----------------|
| ﴿سفر 271: 292﴾ | مَدَنی کاموں کی تقسیم | ﴿سفر 42: 11﴾ | فیضانِ مرشد |
| ﴿سفر 293: 344﴾ | مَدَنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے | ﴿سفر 43: 90﴾ | احساسِ ذمہ داری |
| ﴿سفر 345: 376﴾ | مَدَنی مشورے کی اہمیت | ﴿سفر 91: 196﴾ | جنت کی تیاری |
| ﴿سفر 377: 422﴾ | تعارفِ دعوتِ اسلامی | ﴿سفر 197: 270﴾ | وقفِ مدینہ |

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔
 مکتبہ المدینہ
 فون: 4125858، 4921389-93/4126999 فیکس
 Web: www.dawateislami.net, Email: maktaba@dawateislami.net

﴿حصہ اول﴾

رسائلِ دعوتِ اسلامی

اگر آپ یہ رسائلِ اول تا آخر پڑھ لیں گے تو ان شاء اللہ عزوجل آپ کی معلومات میں بھی اضافہ ہوگا اور حصولِ علمِ دین کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔

- (1) فیضانِ مُرشد ﴿صفحہ 11 تا 42﴾
- (2) احساسِ ذمہ داری ﴿صفحہ 43 تا 90﴾
- (3) جنت کی تیاری ﴿صفحہ 91 تا 196﴾
- (4) وقفِ مدینہ ﴿صفحہ 197 تا 270﴾
- (5) مدنی کاموں کی تقسیم ﴿صفحہ 271 تا 292﴾
- (6) مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے ﴿صفحہ 293 تا 344﴾
- (7) مدنی مشورے کی اہمیت ﴿صفحہ 345 تا 376﴾
- (8) تعارفِ دعوتِ اسلامی ﴿صفحہ 377 تا 422﴾

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نام کتاب: رسائلِ دعوتِ اسلامی (حصہ اول)

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوری (دعوتِ اسلامی)

سنِ طباعت: ۲ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ، 6 جولائی 2008ء

قیمت:

ناشر: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد

مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور کشمیر

E.mail:ilmia26@yahoo.com

E.mail.maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

مَدَنی التَّجَا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
47	ہر ایک ذمہ دار ہے		فیضانِ مرشد
47	زخمی اونٹ	12	دُرودِ پاک کی فضیلت
48	گھر کے کام کر دیا کرتے	12	غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تَصَرُّف
48	خوفِ آخرت	14	اللہ تعالیٰ کے خاص بندے
49	احساسِ ذمہ داری	15	مرجِ حاجات
50	منصب ملنے پر حیرانی	16	356 اولیاءِ کرام
51	نگرانی ملنے پر خوفِ زدہ	18	تمام عالم میں تصرف فرمانے والے
51	ہمارا طرزِ عمل	20	فرشتوں کا تَصَرُّف
51	منصب کے سبب زہد و تقویٰ میں اضافہ	21	شیطان کا تَصَرُّف
52	خوشبو جاتی رہی	22	شیطان سے بچنے کا طریقہ
52	شہد کے لئے اجازت لی	22	امامِ رازی اور شیطان
53	آمدنی کم ہو گئی	23	مُرشدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیجئے
53	ایک ہی کرتا	24	مُرشدِ کامل
53	انگور کھانے کی خواہش	25	امیرِ اہلسنت کی چند نمایاں خصوصیات
54	شاہی سواری سے اجتناب	26	علماءِ اہلسنت کے تاثرات
54	حاکم کا نام محتاجوں کی فہرست میں	30	قادریوں کیلئے بشارت کے بغدادی پھول
55	اعتراض وارد ہونے پر نگران کی وضاحت	31	پیرومرشد ہمارے اُستاد بھی ہیں
56	انفرادی عبادت کی مدنی سوچ	32	مُرشد کے حقوق
58	ہماری حالت زار	34	اللہ تعالیٰ کا تَقَرُّب
59	اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر	34	نیک بننے کا نسخہ
60	ریا کار کا انجام	35	مدنی انعامات کی برکات
60	چہرہ تار یک کر دیا جائے گا	36	روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام
61	بے عمل مبلغ	37	گناہوں کے مرض سے شفاء
62	10 فکر انگیز فرامینِ مصطفیٰ ﷺ	37	میں فکارتھا
63	تو کیا کوئی بھی ذمہ داری نہ لی جائے؟	40	خوش نصیب عطاری
64	ذمہ داران کے لئے مدنی پھول	43	احساسِ ذمہ داری
64	(۱) خود کو ماتحت جانیں	44	فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احساسِ ذمہ داری
66	(۲) غصہ سے اجتناب کریں	46	کامیابی پانے والے خوش نصیب

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
114	مُحِبَّتِ صحابہ علیہم الرضوان	70	(۳) سب سے یکساں تعلقات رکھیں
115	علمِ دین	71	(۴) علمائے کرام سے مربوط رہیں
116	برکاتِ امیرِ اہلسنت	74	(۵) اطاعت کو اپنا شعار بنالیں
119	اگر آپ واقعی نیک بننا چاہتے ہیں تو...	75	حکایتِ امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی
121	روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام	76	(۶) اپنے مدنی مقصد کو نہ بھولیں
121	نیک اعمال کے لئے کمر بستہ ہو جائیے	77	(۷) سنجیدہ رہئے
123	علمِ دین کی جستجو	78	امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی اور احساسِ ذمہ داری
125	بھگڑا ترک کرنا	82	احساسِ ذمہ داری پیدا کریں
126	حلال کھانا اور سنتِ اپنانا	91	جنت کی تیاری
128	وضو	92	دُرودِ شریف کی فضیلت
129	مدنی قافلے پر کرم نوازی	92	آدنیِ جنتی
131	وضو کے بعد کی دعا	94	جنت کے درجے
132	تحیۃُ الوضو	95	جنت کی دُعا
134	اذانِ واقامت	95	شانِ صدیقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
134	اذان کا جواب	96	جنتی حوریں
135	صف کی دُرستی	98	حور کا مہر
136	مسجد بنانا	99	جنت کی نہریں
137	سلام کو عام کرنا، کھانا کھلانا	100	جنتیوں کا کھانا پینا
138	نمازِ تہجد	101	جنتیوں کے لباس
138	نمازِ چاشت	102	جنت کا بازار اور دیدارِ ربِ غفار جل جلالہ
139	پانچ اعمال	107	آہ! کون غور کرے؟
140	کلمہ طیبہ	109	جنت ایمان والوں کے لئے ہے
140	نمازِ جنازہ	109	جنت والے ہی کامیاب ہیں
141	جنتی کا جنازہ	110	جنتِ قلبِ سلیم والوں کے لئے ہے
141	تعزیت	110	موتیوں کا منحل
142	تین بچوں کا انتقال	110	جنت کے مقامات
142	کچا پچھ	111	جنت میں لیجانے والے اعمال
146	اللہ عزوجل سے ڈرنا اور حسنِ اخلاق	111	خوفِ خدا عزوجل
146	چھ (6) چیزوں کی ضمانت	112	عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
175	عُصَّہ پینا	147	پیٹ کا قفل مدینہ وغیرہ
175	عُغُو و درگزر	148	مونٹا چھھر
177	تین مبارک خصلتیں	149	جاندار بدن کی آفتیں
177	پردہ پوشی	149	پیٹو پر گناہوں کی یلغار
179	اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت	150	بلکے بدن کی فضیلت
180	سلام عام کرنا	150	مرد و عورت کا وزن کتنا ہونا چاہئے؟
180	گھر میں بھی سلام کرنا	151	کسی سے کچھ نہ مانگنا
182	گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے مَدَنی پھول	152	مسلمان سے بھلائی
184	نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا	153	صَدَقَہ اور قرض
186	ناپینا پن پر صبر	153	روزہ
189	مسلمانوں سے تکلیف دور کرنا	154	کلمہ، روزہ اور صَدَقَہ
189	حلال کمانا اور کارِ خیر میں خرچ کرنا	155	رمضان کی راتوں میں نماز
190	قرض کے تقاضے میں نرمی	156	سفر حج و عمرہ میں فوننگی
191	زَنا سے بچنا	156	راہِ خدا عزوجل کا مسافر
192	جہشی چیخیں مار کر رونے لگا	158	ماں چار پائی سے اُٹھ کھڑی ہوئی
193	اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر	159	قرآن پڑھنے والا
194	ثواب سے محرومی	161	ذکر اللہ عزوجل کے حلقے
197	وقف مدینہ	162	کلماتِ رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ
198	دُرودِ پاک کی فضیلت	163	لاحول شریف کی کثرت
198	حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ کی دعا	163	درود شریف
199	مریم کا مطلب	164	خدمت والدین
200	حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی کفالت	167	صلہ رحمی
201	کچھ لوگوں کا دین کے لئے وقف ہونا ضروری ہے	168	بہن بیٹیوں کی پرورش
201	دین اسلام کی خدمت کا فریضہ کون ادا کرے گا؟	168	یتیم کی کفالت
202	امامت و دینی خدمت پر اُہرت جائز ہے	169	مریض کی عیادت
203	صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومیہ وظیفہ	170	اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ملاقات
204	ترک کسب کس کیلئے افضل ہے؟	172	ڈرائیور پر انفرادی کوشش
208	اصحابِ صُفَّہ کون تھے؟	173	حاجت روائی
209	مشہور اصحابِ صُفَّہ	173	مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا
209	اصحابِ صُفَّہ پر اَللّٰہ کی نظرِ عنایت	174	عُصَّہ نہ کرنا

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
244	انبیاء علیہم السلام کی قربانیاں	210	اصحابِ صفّہ کی حوصلہ افزائی
245	ہجرتِ سنتِ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ہے	210	سب سے زیادہ احادیثِ مبارکہ روایت کرنے والے
247	گناہوں سے بچنے کیلئے ہجرت کرنے والا جُنتی ہے	211	دودھ کا ایک پیالہ اور 70 صحابہ
249	آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قربانیاں	214	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھوک سے بے ہوشی
250	صحابہ کی قربانیاں	215	نامعلوم درد
251	اولیاء کی قربانیاں	216	ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ دان
253	امیرِ اہلسنت کی قربانیاں	218	اصحابِ صفّہ بھوک سے گر پڑتے
255	اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللہ	219	اصحابِ صفّہ کی شان میں آیتِ قرآن
255	مسلمانوں کی خستہ حالی	220	بہترین زندگی
256	مسجدوں کی ویرانی	221	وقف ہونے والے کی عظمت
257	افسوس! نماز کیلئے کوئی بھی نہ آیا	221	صدقہ و خیرات کن کو دینا افضل ہے؟
257	ویران مسجد	221	تنگدستی چھپانا اچھا عمل ہے
261	مدنی قافلے نے مسجد آباد کی	222	خدمتِ دین کیلئے وقف ہونے والے کی خودداری
262	نبیت صاف منزلِ آسان	222	دین کے خادموں کی مالی خدمت کی جائے
263	مدنی انعامات کے رسالے کی برکت	223	اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان
264	حافظِ قرآن بیٹے نے عذابِ قبر سے بچالیا	223	قبولیت کا پروانہ
265	عطار کا پیغامِ اسلامی بھائیوں کے نام	224	راہِ خدا غزو جہنم میں خرچ کرنے سے مال بردھتا ہے
266	دعائے عطار مدظلہ العالی	226	مال کے 3 فائدے
	امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی کے دستِ مبارک	226	سب سے افضل کام
	سے لکھی ہوئی چند تحریروں کا نمونہ	226	مسلمان کو اُس کی چاہت کی چیز کھلانے کی فضیلت
267	قافلے میں چلو	226	فرمانِ جنتِ نشان
271	مدنی کاموں کی تقسیم	227	مسلمان کو کپڑا پہنانے کی فضیلت
272	کام کی مبارک تقسیم	227	دعوتِ اسلامی کا تعارف
273	شہد کی تیاری اور تقسیمِ کاری	229	دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں
274	لنگڑا اور اندھا	238	جنت میں آقا ﷺ کے پڑوس کی بشارت
274	آگ بجھ گئی	239	12 ماہ کا سفر کرنے والے طالبِ علم پر کرم
275	دعوتِ اسلامی کو تقسیمِ کاری کی ضرورت ہے	242	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یمنِ روانگی
276	تقسیمِ کاری کی بہترین تصویر	242	5 غیبی خبریں

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
315	صحابی کی عاجزی	276	نفسِ جاہ پسند
316	روٹی کے بجائے کیک نما کھانا	278	حرصِ جاہ و مال کی تباہی
317	امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اور وقت کی قدر	278	شہرت کی ہلاکت خیزی
319	ضیاعِ اوقات کے چند امور کی نشاندہی	279	گمنامی نعمت ہے
320	سستی اور غفلت	281	پسپھر ٹرین کا مسافر
320	آپ ہی ذمہ دار ہیں	283	اخلاص کی پہچان کا ایک طریقہ
320	توازن	285	گمرانوں کے لیے دس فکر انگیز فرامینِ مصطفیٰ ﷺ
321	حوصلہ افزائی	287	کامیاب مبلغ
321	اعتماد	287	دیکھ نہیں شہد کی مکھی جیسا بنیں
322	آپ کا تعاون	288	فراسِ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ
323	تجربہ بھی ہو جاتا ہے	293	مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے
324	فوائد کے بجائے نقصانات	295	تقسیم کاری کی ضرورت
325	تقسیم کاری کی مضبوطی کا بہترین ذریعہ	297	تقسیم کاری اور اُس کے تقاضے
326	مقصدِ بعثت	298	پوچھ گچھ مدنی کاموں کی جان ہے
327	حسنِ خلق کے معنی	298	تقسیم کاری کے عظیم شامیانے کی مضبوطی
327	اخلاقِ حسنہ	299	بڑوں کو سنبھالو چھوٹے خود ہی سنبھل جائیں گے
328	ہلکی پھلکی عبادت	301	مطلوب کا ملنا کچھ اور ہے
328	اللہ عزَّ وَّجَل کا محبوب بندہ	301	کپڑوں کے دھبے
329	دُعائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	301	تقسیم کاری کا مدنی مقصد
329	ساری بھلائیاں اور ساری بُرائیاں	302	تقسیم کاری کے فوائد
330	حسنِ اخلاق کی اہمیت	302	مدنی تربیت
331	بلند حوصلہ	303	تربیت کے مشکبار مدنی پھول
332	بقاء کے انمول موتی	305	مدنی تربیت کا قرآنی نسخہ
333	مدنی اصولوں کی محافظت	306	احساسِ ذمہ داری
334	اہم امور	308	احساسِ ذمہ داری کی ایک مثال
334	اہم ذمہ داریاں	308	فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احساسِ ذمہ داری
335	حوصلہ شکنی کی نحوست	313	وقت کی قدر

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
356	امیرِ اہلسنت کی کیا بات ہے	336	خود اعتمادی کی فضا
356	امیرِ اہلسنت کے مدنی مشورے کا انداز	337	صلاحیتوں کے مطابق تقسیم
358	مشورہ قربت کا باعث ہے	337	نہر کا بہاؤ
359	صائب الرائے کی فوقیت	338	19 مدنی پھول
360	مشورہ دینے والا کیسا ہو؟	340	افرادِ قوت کا سمندر
361	مُشیر عاجزی و اخلاص والا ہو	341	ہمت ہارنا چھوڑ دیں
362	مشورہ یا حکم؟	341	دُعا سے غفلت نہ برتیں
363	مُشیر امین اور راز دار ہو	342	قابلِ توجہ
365	ذمہ داران کیلئے 19 مدنی پھول	342	آہ! میرا کیا بنے گا
370	مدنی مشورے کو موثر بنانے والے مدنی پھول	345	مدنی مشورے کی اہمیت
377	دعوتِ اسلامی کا تعارف	346	تقسیم کار کی خوبصورت تدبیر
378	دُرودِ پاک کی فضیلت	347	مشورے کے فوائد
378	”دعوتِ اسلامی“ کا آغاز	348	مشورہ کرنے والا درستی پاتا ہے
380	دعوتِ اسلامی 66 ممالک میں	349	خود رائی عقل کی دشمن
381	گُفّار میں تبلیغ	349	پسند کا معاملہ
381	کافر کا قبولِ اسلام	349	فرمانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
382	مدنی قافلے	351	نیک بخت کون؟
383	نورانی چہرے دیکھ کر مسلمان ہو گیا	351	خود رائی کا نقصان
384	مدنی تربیت گاہیں	352	مشورہ کرنا سنت ہے
384	مساجد کی تعمیر	352	جنگی تدبیر اور مشورہ
385	آئمہ مساجد	354	سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے
385	گُونگے، بہرے اور نابینا اسلامی بھائی	354	سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے
386	دھاڑیں مار مار کر رونے لگے	354	خلیفہ کا چناؤ بھی مشاورت سے
388	کر سچین کا قبولِ اسلام	355	مشورے کی سنت اپنائیے
		355	کسی کی رائے حقیر نہ جانئے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
406	تخصّص فی الفقہ	389	جیل خانے
406	شریعت کورس	389	قیدی کی اصلاح
406	مجلس تحقیقات شرعیہ	392	اجتماعی اعتکاف
407	دارالافتاء اہل سنت	393	میں نے کئی بار خودکشی کی کوشش کی تھی
407	انٹرنیٹ	395	حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع
407	آن لائن دارالافتاء اہل سنت	396	اولاد مل گئی
408	مکتبہ المدینہ	396	اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب
408	المدینۃ العلمیۃ	397	اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو!
409	مجلس تفتیش کتب و رسائل	399	مدنی انعامات
410	مختلف کورسز	400	عالمین مدنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ
410	نامعلوم درد	400	مدنی مذاکرات
411	ایصالِ ثواب	401	روحانی علاج اور استخارہ
411	مکتبہ المدینہ کے بستے	402	بزمِ یتیم کا مریض تندرست ہو گیا
412	مجلس تراجم	403	حُجّاج کی تربیت
412	بیرون ملک اجتماعات	403	تعلیمی ادارے
412	تربیتی اجتماعات	404	جامعۃ المدینہ
	”فیضانِ رضا“ کے آٹھ حروف کی نسبت	405	مدرسۃُ النمدینہ
413	سے دعوتِ اسلامی کے 8 مدنی پھول	405	مدرسۃُ النمدینہ (بالغان)
		405	شفاف خانے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”امیرِ اہلسنت“ کے دس حُرُوف کی نسبت سے

اس کتاب کو پڑھنے کی 10 نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ ۝ مسلمان کی نیت اس

کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير للطبرانی، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعویذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا۔

(اسی صفحہ کے اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔

﴿۵﴾ حتیٰ اُلُوسُ اس کا باؤضو اور ﴿۶﴾ قبلہ رُومُطالَعہ کروں گا ﴿۷﴾ جہاں جہاں

”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۸﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم

مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھوں گا ﴿۹﴾، ﴿۱۰﴾ حسبِ توفیق اس کتاب

کو تقسیم کروں گا اور دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے اور تقسیم کرنے کی ترغیب بھی دلاؤں گا۔

اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کاسٹوں بھر بیان ”نیت

کا پھل“ اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتب کردہ کارڈ اور پمفلٹ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی

شاخ سے ہدیہٴ حاصل فرمائیں۔

عقیدتِ مُرشد بڑھانے والے بیان کا تحریری گلدستہ

فَیْضَانِ مُرْشِدِ

اس رسالے میں ہے؛

☆ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے

☆ شیطان کے مکر و فریب سے بچنے کا طریقہ

☆ اولیاء اللہ کے تصرُّفات و اختیارات

☆ صاحبِ بصیرت

☆ امیرِ اہلسنت و امت برکاتِہم العالیہ کی چند نمایاں خصوصیات

☆ خوش نصیب عطااری

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فیضانِ مُرشد^۱

﴿شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ تحریری بیان مکمل پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل کو یادِ مُرشد میں مچلتا پائیں گے۔﴾

دُرودِ پاک کی فضیلت

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے تخریج شدہ رسالے ”ضیائے درود و سلام“ میں نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قراہِ قلب و سیدہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے: ”مجھ پر دُرود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔“

(فردوسُ الاخبار، رقم الحدیث ۳۱۴۸، ج ۳، ص ۴۱۷، طبعة دارالکتب العربی بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تصرف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولیِ نعمت، عظیمُ البرکت، عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دینِ وِملتِ حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اپنے عظیمُ الشان شہرہ

دینہ

۱۔ یہ بیان نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سَلَمَۃُ الْبَارِی نے ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ بمطابق 7 جولائی 2005ء فیضانِ مدینہ، مرکز الاولیاء لاہور کے ہفتہ وار اجتماع میں فرمایا۔ ضروری ترمیم و اضافے کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

آفاق فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 388 پر نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا شیخ عارف باللہ ابو الخیر بشر بن محفوظ بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: ایک روز میں 12 افراد کے ہمراہ شہنشاہ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ حضورِ غوثِ اعظم دتگیر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَدِیْر نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک، ایک ایک مراد مانگے ہم عطا فرمائیں گے۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر 10 صاحبوں نے دینی حاجات، علم و معرفت (مَعْرِفَت) کے متعلق اور 3 شخصوں (اشخاص) نے دنیوی عہدہ و منصب کی مرادیں مانگیں۔ پیرانِ پیر، روشن ضمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”تیرے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہم ان اہلِ دین و دنیا سب کی مدد کرتے ہیں اور تیرے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر روک نہیں۔“

حضرت سیدنا شیخ عارف باللہ ابو الخیر بشر بن محفوظ بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس نے جو مانگا تھا پایا، میں نے یہ مراد چاہی تھی کہ ایسی مَعْرِفَت مل جائے کہ وارداتِ قلبی (یعنی دلی ارادے) میں مجھے تمیز ہو جائے کہ یہ وارد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ نہیں؟“ (اوروں کو ان کی مرادیں ملنے کی تفصیل بیان کر کے فرماتے ہیں:) ”اور میری یہ کیفیت ہوئی کہ میں غوثِ الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَعْظَم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسی مجلس میں اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر رکھا تو فوراً ایک نور میرے سینے میں ایسا چمکا کہ آج تک میں اُسی نور سے تمیز کر لیتا ہوں کہ یہ واردِ حق ہے اور یہ باطل، یہ حالِ ہدایت ہے اور یہ حال

گمراہی۔ اس سے پہلے مجھے تمیز نہ ہو سکنے کے باعث سخت قلق (ق۔ لُح) یعنی رنج رہا کرتا تھا۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۳۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ تبارک و تعالیٰ نے

غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ مُقام اور بلندی عطا فرمائی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کی دنیوی و اُخروی حاجات پوری فرماتے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در سے مانگنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا (عزوجل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بلیات و غم و افکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں

سُروں پر نام لیووں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مُریدی لَا تَخَفُ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو

قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(قبلاً بخشش از خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا جمیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

اللہ تعالیٰ کے خاص بندے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شبِ اسری کے

دُلہا، حبیبِ کبریا، مُشکل گشا و حاجت روا عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خَلْق کی حاجت روائی

کے لیے خاص فرمایا ہے، لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں، یہ بندے عذابِ الہی سے امان میں ہیں۔

(المعجم الکبیر، الحدیث ۱۳۳۴، ج ۱۲، ص ۲۷۴)

مرجعِ حاجات

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے لوگوں کا مرجعِ حاجات بنا دیتا ہے۔

(الفردوس بمأثور الخطاب، الحدیث ۹۳۸، ج ۱، ص ۱۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی کی بارگاہ میں اُن کی ظاہری زندگی میں اور وصال کے بعد بھی حاضر ہو کر اپنی حاجتیں عرض کرتے ہیں اور اپنی جھولیاں مُرادوں سے بھر لیتے ہیں۔ بات صرف حُسنِ اعتقاد کی ہے، اگر یہ مضبوط ہو تو خوب بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ انہیں حاجت روائی کی طاقت اور قوت عطا فرمانے والا اللہ ربُّ العزّت ہے۔ بے شک عالم کے ذرّے ذرّے پر حقیقی قبضہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہے، مگر نہ اُس کی قدرت محدود، نہ اُس کی عطا کا باب وسیع مَسدُود (یعنی بند) اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

چنانچہ پارہ 1، سُورَةُ الْبَقَرَةِ، آیت 20 میں ارشاد ہوتا ہے،

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ

(عَزَّوَجَلَّ) سب کچھ کر سکتا ہے۔

پارہ 15، سُورَةُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ، آیت 20 میں ارشاد ہوتا ہے،

وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ۝ ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارے

رب (عَزَّوَجَلَّ) کی عطا پر روک نہیں۔

356 اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، آفتابِ قادریت، ماہتابِ رضویت، صاحبِ خوف و خشیت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سُنّتِ تخریج شدہ جلد اول کے صفحہ نمبر 431 پر 356 اولیائے کرام کی روایت نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت سیدنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہؐ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”اللہ تعالیٰ کے تین سوبندے رُوئے زمین پر ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرت سیدنا آدم صَفِیُّ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور چالیس کے دل حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور سات کے دل حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ اطہر پر ہیں اور پانچ کے دل حضرت سیدنا جبرائیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور تین کے دل حضرت سیدنا میکائیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ ایک ان میں سے ایسا ہے جس کا دل حضرت سیدنا اسرافیل علی نبینا

وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے قلبِ اطہر پر ہے۔ جب ان میں سے ”ایک“ وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ”تین“ میں سے ایک کو مقرر فرماتا ہے اور اگر ”تین“ میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ ”پانچ“ میں سے ایک کو اور اگر ”پانچ“ میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ ”سات“ میں سے ایک کو اور اگر ”سات“ میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ ”چالیس“ میں سے ایک کو اور اگر ان ”چالیس“ میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ ”تین سو“ میں سے ایک کو اور اگر ان ”تین سو“ میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ عام لوگوں میں سے کسی کو مقرر فرماتا ہے۔ ان کے ذریعے (وسیلے) سے زندگی اور موت ملتی، بارشِ برستی، کھیتی اُگتی اور بلائیں دُور ہوتی ہیں حضرت سیدنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفسار کیا گیا، ”ان کے ذریعے کیسے زندگی اور موت ملتی ہے؟“ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ سے اُمت کی کثرت کا سوال کرتے ہیں تو اُمت کثیر ہو جاتی ہے اور ظالموں کے لئے بددعا کرتے ہیں تو اُن کی طاقت توڑ دی جاتی ہے، لوگوں سے مختلف قسم کی بلائیں ٹال دی جاتی ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۴۰، حدیث ۱۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مقام ہے اولیاءِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم! جمعین کا کہ خَلْق

کی حیات و موت اور مینہ کا برسنا، نباتات کا اُگنا اور بلاؤں کا دفع ہونا ان کی برکتوں

سے ہوتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عوام سے کسی کو چُن کر ان کی تعداد پوری فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی کے صدقے اپنی ولایت کی خیرات عطا فرمادے۔

تو اپنی ولایت کی خیرات دے دے

وسیلہ میرے غوث کا یا الہی (عَزَّوَجَلَّ)

(مُنَاجَاتِ عطارِ یہ از امیرِ اہلسُنّت دامت برکاتہم العالیہ)

تمام عالم میں تصرف فرمانے والے

سردارِ سلسلہ سہروردیہ حضرت شیخ الشُّیُوخ، شہابُ الحقِّ والدِّین عمر سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ مجھے علمِ کلام کا بہت شوق تھا، میں نے اسکی کتابیں ازبر (یعنی حفظ) کر لی تھیں اور اس میں خوب ماہر ہو گیا تھا۔ میرے عمِّ مکرم (یعنی چچا جان) پیرِ معظم حضرت سیدِی نجیب الدِّین عبدُ القاہر سہروردی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی ایک روز مجھے ساتھ لے کر بارگاہِ غوثیت پناہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہوئے۔ راہ میں مجھ سے فرمایا: اے عمر! رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ ہم اس وقت اُس کے حضور حاضر ہونے کو ہیں، جس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دیتا ہے، دیکھ! ان کے سامنے باحتیاط (یعنی محتاط) حاضر ہونا کہ ان کے دیدار سے بَرَگت پاؤ۔

جب ہم حاضرِ بارگاہ ہوئے تو میرے پیر (سیدِی نجیب الدِّین عبدُ القاہر

سہروردی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی) نے حضرت سیدنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم سے عرض

کی: ”اے میرے آقا! رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ میرا بھتیجا علمِ کلام! میں آلودہ ہے، میں منع کرتا ہوں، نہیں مانتا۔“ حضور (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم نے علمِ کلام میں کون کون سی کتابیں حفظ کی ہیں؟ میں نے عرض کی: ”فُلاں فُلاں کتابیں۔“ (یہ سُن کر) حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دستِ مبارک میرے سینے پر پھیرا، خدا تعالیٰ کی قسم! ہاتھ ہٹنے نہ پائے تھے کہ مجھے ان کتابوں سے ایک لفظ بھی یاد نہ رہا، اور ان کے تمام مطالب اللہ تعالیٰ نے مجھے بھلا دیئے، ہاں! اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں فوراً علمِ لدُنّیٰؑ بھر دیا، تو میں حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے علمِ الہیؑ عَزَّوَجَلَّ کا گویا ہو کر اُٹھا (یعنی علمِ الہی عَزَّوَجَلَّ کو تسلیم کر کے اُٹھا) اور حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ”مُلکِ عراق میں سب سے پہلے نامور تم ہو گے یعنی تمہارے بعد عراق بھر میں کوئی اس درجہ شہرت کو نہ پہنچے گا۔“ اس کے بعد امام شیخ الشیوخ سہروردی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہِ طریق (یعنی طریقت

دینہ

اے علمِ کلام: مذہبی امور کو دلائل سے ثابت کرنا یعنی مذہبی بحث و مناظرہ کا علم۔ (فیروز اللغات، ص ۹۰۲) اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ، جلد 23 صفحہ 627 تا 628 لکھتے ہیں: ”ائمہ دین فرماتے ہیں جو علمِ کلام میں مشغول رہے اس کا نام دفترِ علماء سے محو ہو جائے۔ جب متاخرین کا علمِ کلام جس کے اصل اصول عقائد سنت و اسلام ہیں بوجہ اختلاط فلسفہ و زیادات مزخرفہ مذموم ٹھہرا اور اس کا مشتغل لقب عالم کا مستحق نہ ہوا تو خاص فلسفہ و منطق فلاسفہ و دیگر خرافات کا کیا ذکر ہے، ولہذا حکم شرعی ہے کہ اگر کوئی شخص علمائے شہر کے لئے کچھ وصیت کر جائے تو ان فنون کا جاننے والا ہرگز اس میں داخل نہ ہوگا۔“

۲: علمِ لدُنّیٰ: وہ علم جو کسی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست بغیر استاد حاصل ہو۔ (فیروز اللغات، ص ۹۰۲)

۳: علمِ الہی: اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم۔ (وہ علم جس میں ان امور سے بحث کی جائے جو وجود خارجی یا عقل میں

مادہ کے محتاج نہ ہوں۔) (فیروز اللغات، ص ۹۰۲)

کے بادشاہ) ہیں اور تمام عالم میں یقیناً تصرف فرمانے والے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بہجة الاسرار، فصول من كلامه مرصعا... الخ، ص ۷۰)

میٹھے اسلامی بھائیو! کیسا تصرف تھا حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا ارشادِ مبارک ”بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ“ میں ہے، ”کیا تمہیں معلوم

نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر

دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں۔“

(بہجة الاسرار، فصول من كلامه مرصعا... الخ، ص ۱۴۹)

گنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر (عزَّوَجَلَّ)

کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزانہ تیرا (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فرشتوں کا تصرف

میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرشتوں کو بھی دلوں

میں تصرف کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے جہی تو فرشتے دلوں میں القائے خیر کرتے

یعنی نیک ارادے ڈالتے اور بُرے خیالات سے بچاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مکے مدینے کے تاجدار،

دو عالم کے مالک و مختار بے طائے پروردگار، غیبیوں پر خبردار عزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے فرمایا کہ جب قاضیِ مجلسِ حکم (ح۔ گم) میں بیٹھتا ہے (یعنی فیصلہ کرنے بیٹھتا ہے) تو

دو فرشتے اُترتے ہیں جو اُس کی رائے کو دُرستی دیتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی

توفیق دیتے ہیں اور اسے نیک راستہ سمجھاتے ہیں جب تک حق سے میل نہ کرے۔ (یعنی رُوگردانی نہ کرے) جہاں اُس نے میل کیا (یعنی رُوگردانی کی) فرشتوں نے اُسے چھوڑا اور آسمان کی طرف پرواز کر گئے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، الحدیث ۲۰۱۶۶، ج ۱، ص ۱۵۱)

شیطان کا تَصَرُّف

جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں تصرف کرتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ابلیس شیطان کو بھی اپنے خاص بندوں کے علاوہ عام لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنے کا اختیار دیا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 381 پر فرماتے ہیں کہ ملائکہ کی شان تو بلند ہے شیاطین کو قلوب عوام میں تصرف دیا ہے جس سے فقط اپنے پُتے ہوئے بندوں کو مستثنیٰ (مُس - تَث - نا) یعنی محفوظ کیا ہے۔ چنانچہ پارہ ۱۵، سُورۃ بَنی إِسْرَآئِیل، آیت نمبر ۶۵ میں ارشاد ہوتا ہے۔

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
سُلْطٰنٌ
بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں۔

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا صَفِیَّہ بنت حُبَیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سلطانِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک شیطان انسان کی رگ رگ میں خون کی طرح جاری و ساری ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس و جنوده، الحدیث ۳۲۸۱، ج ۲، ص ۴۰۰)

حضرت سیدنا آنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی خدا تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، شیطان دَبک (دَبک) یعنی بھاگ جاتا ہے اور جب آدمی (ذکر سے) غفلت کرتا ہے (بھول جاتا ہے) تو شیطان اُس کا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے۔

(شعب الایمان، الحدیث ۵۴۰، ج ۱، ص ۴۰۲)

شیطان کے مکر و فریب سے بچنے کا طریقہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جب آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کے مکر و فریب سے بچا رہتا ہے اور شیطان اس کو غافل نہیں کر پاتا۔ جہاں انسان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہوا، شیطان فوراً اُس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور اُس کو بہکا تا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت اپنا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَمِیْنُ بِحَاجِہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

امام رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ اور شیطان

شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ”وسوسے اور اُن کا علاج“ میں نقل کرتے ہیں کہ امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ کی نزاع کا وقت جب قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس شیطان حاضر ہوا کیونکہ اُس وقت شیطان جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس بندے کا ایمان سلب ہو جائے۔ اگر اُس وقت وہ ایمان سے پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹ سکے گا۔ شیطان نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ تم نے تمام عمر مُناظروں، بحثوں میں گزاری، کیا خدا عَزَّوَجَلَّ کو بھی

پہچانا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: بے شک خدا عزَّوَجَلَّ ایک ہے۔ شیطان بولا، اِس پر کیا دلیل؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دلیل پیش کی۔ شیطان خبیث مُعَلِّمُ الْمَلَكُوتِ (یعنی فرشتوں کا اُستاز) رہ چکا ہے۔ اُس نے وہ دلیل توڑ دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوسری دلیل قائم کی؟ اُس خبیث نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ 360 دلیلیں حضرتِ امامِ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قائم کیں مگر اس لعین نے (اپنے زعمِ فاسد میں) سب توڑ دیں۔ اب امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سخت پریشانی اور مایوسی میں مبتلا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر حضرت شیخ نجم الدین گبرلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں دُور دراز مقام پر وضو فرما رہے تھے۔ وہاں سے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امامِ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آواز دی کہ کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا عزَّوَجَلَّ کو بے دلیل ایک مانا۔ (ملفوظات، حصہ چہارم، ص ۳۸۹ تا ۳۹۰)

مسلمان ہے عطار تیری عطا سے

ہو ایمان پر خاتمہ یا الہی عزوجل

(مناجاتِ عطار یہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرشدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ شیطان کے

مکر و فریب سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی مرشدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے

دیا جائے۔

مُرشدِ کامل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے اس پُر فتن دَور میں جبکہ ہر طرف بے راہ روی کا دور دورہ ہے ایک ایسی ہستی کا تذکرہ کرتا ہوں جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔ ان کو عوام و خواص امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عقائد و اعمال، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، طبابت و روحانیت وغیرہ مختلف موضوعات پر کئے گئے سوالات کے جوابات پر مشتمل مدنی مذاکرے اور اصلاحی، فقہی، روحانی و اخلاقی موضوعات سے معمور کثیر کیسٹ بیانات سُنئے، بے شمار سُنّتوں کا مجموعہ فیضانِ سُنّت (تخریج شدہ)، حج و عمرہ کے متعلق رفیقِ الحرمین اور بے شمار موضوعات پر دیگر کتب و رسائل کا مطالعہ کیجئے تو پتا چلے گا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کیسا علم عطا فرمایا ہے۔

یہ دعوتِ اسلامی کا ٹھکانہ ہے مارتا سمندر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مردِ کامل کے ذریعے لاکھوں بے نمازیوں کو نمازی، فیشن پرستوں کو سُنّتوں کا عادی، فاسقوں کو متقی بنا دیا ہے اور بد عقیدوں کو خوش عقیدگی، جاہلوں کو علمِ دین کی روشنی، بے عملوں کو عمل کی پختگی، خشک مزاجوں کو لذتِ عشقِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، بے باکوں کو خوفِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ اور لاکھوں اسلامی بہنوں کو زیورِ شرم و حیاء سے آراستہ و پیرا ستہ کیا ہے۔ جامعاتِ المدینہ، دارُالافتاءِ اہلسنّت، علماء کرام و مفتیانِ عظام و مصنفین کثَرُہُمُ اللہ تعالیٰ کی بہاریں دیکھئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اس مردِ قلندر کے

ذریعے جہالت کو کیسے دور فرمایا ہے۔

پیکرِ علم و حکمت ، امیرِ اہلسنت
کہتی ہے ان کو خَلَقْتَ امیرِ اہلسنت
نائبِ اعلیٰ حضرت امیرِ اہلسنت
ہیں عالمِ شریعت امیرِ اہلسنت
داڑھی سجائی ہم نے، زلفیں سجائی ہم نے
یہ سب ہے تیری برکت امیرِ اہلسنت
سینے ہمیں لگایا ، درس و بیاں سکھایا
چمکائی کیسی قسمت امیرِ اہلسنت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی چند نمایاں خصوصیات

خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ، عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور جذبہٗ اتباعِ قرآن
وسنت، جذبہٗ احیائے سنت، عفو و درگزر، صبر، شکر، عاجزی و انکساری، اخلاص و
تقویٰ، حُسنِ اخلاق، جو دوسخا، عبادت و ریاضت، دُنیا سے بے رغبتی، حفاظتِ ایمان کی
فکر، فروغِ علمِ دین و تبلیغِ دین بالخصوص خدمتِ اہلسنت، محبوبانِ بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ
خصوصاً اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے انتہائی محبت
و عقیدت، لوگوں سے ہمدردی اور خیر خواہی کا ذہن، تمام تر معاملات حتیٰ کہ علاج و معالجہ
کے بارے میں بھی لوگوں کی رہنمائی وغیرہ خاصیتیں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی

ذات میں نمایاں نظر آتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو ایسا مقام عطا فرمایا کہ وقت کے بڑے بڑے علماء الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے بارے میں علماء اہلسنت دامت فیوضہم کے تاثرات

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ! علمائے اہلسنت دامت فیوضہم امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی مدنی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اس کا اظہار بھی فرماتے رہتے ہیں، چنانچہ

﴿1﴾ فقیرِ اعظم ہند، شارحِ بخاری، نائبِ مفتی اعظم ہند، مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی جنہوں نے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو خلافت اور سندیں عطا کی ہیں، فرماتے ہیں: ”جناب مولانا محمد الیاس صاحب دامت برکاتہم العالیہ اس زمانے میں فی سبیل اللہ دَعْوِےً وَّجَلَّ بَغیر مشاہرے اور نذرانے کی طرف طمغ کے، خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا جوئی کے لیے اتنا عظیم الشان، عالم گیر پیمانے پر کام کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں لاکھوں بدعقیدہ، سنی، صحیح العقیدہ ہو گئے۔ اور لاکھوں شریعت سے بیزار افراد شریعت کے پابند ہو گئے۔ بڑے بڑے لکھ پتی کروڑ پتی گریجویٹ نے داڑھیاں رکھیں، عمامہ باندھنے لگے، پانچوں وقت باجماعت نمازیں پڑھنے لگے اور دینی باتوں سے دلچسپی لینے لگے،

دوسرے لوگوں میں دینی جذبہ پیدا کرنے لگے۔ کیا یہ کارنامہ اس لائق نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قبول ہو؟ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بگڑنے کے وقت جو میری سُنّت کا پابند ہوگا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ، ص ۳۰)

جب اُمّت کے بگڑنے کے وقت سُنّت کی پابندی کرنے والے کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ تو جو بندہ خدا سُنّت کا پابند ہوتے ہوئے کروڑوں انسانوں کو ایک نہیں اکثر سُنّتوں کا پابند بنادے، اُس کا اجر کتنا ہوگا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

﴿2﴾ مرکزِ علم و عرفان، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان اور رضا فاؤنڈیشن کے بانی و ناظم اعلیٰ، حُسنِ اہلسُنّت، مفتی اعظم پاکستان اور اپنے وقت کے بہت بڑے اُستاد، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِیٰ فرماتے ہیں۔ فقیر نے خود ان سے ملاقات کی ہے۔ انھیں بے حد متواضع، باعمل، عوام کا درد رکھنے والا، علماء کرام کی تعظیم کرنے والا اور مذہبِ اسلام کی تعمیر و ترقی کے سلسلے میں بے حد مخلص پایا۔ آپ کی تحریک سے وابستہ نوجوانوں کا سُنّتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ڈھلا ہوا سانچہ، خود پکار پکار کر مولانا کے اخلاص و استقامت و محنت و جدوجہد کی مسلسل خبر دے رہا ہے۔ بلا مُبالغہ آپ اہل سنت و جماعت کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

﴿۳﴾ شرفِ ملت، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف

قادری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنَی لکھتے ہیں: حدیث شریف میں ہے: ”مَنْ أَحْيَا سُنَّتِي بَعْدَ مَا أُمِيتَتْ فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ“ یعنی جس شخص نے ہماری ایسی سنت کو رائج کیا جسے ترک کر دیا گیا ہو اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ اس حدیثِ مبارک کی روشنی میں اندازہ کیجئے کہ امیرِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اور دعوتِ اسلامی کے مبلغین کو کتنے شہیدوں کا ثواب ملے گا؟ جن کی مساعیٰ جلیلہ سے لاکھوں افراد نہ صرف نمازی بن گئے ہیں بلکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنتوں پر عمل پیرا ہو گئے ہیں۔ اس کامیابی میں جہاں حضرت امیرِ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کی شب و روز کوششوں اور ان کے بیانات کا دخل ہے وہاں فیضانِ سنت کا بھی بڑا عمل دخل ہے، **فیضانِ سنت** فقیر کے اندازے کے مطابق پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی کتاب ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۴﴾ حُسنِ دعوتِ اسلامی، عالمِ باعمل، حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل

قادری رضوی نوری مُدَظِّلُہُ الْعَالِی (شیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ، باب المدینہ کراچی) لکھتے ہیں: موصوف (یعنی امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ) کی دینی خدمات کا ایک زمانہ مُعْتَرَف ہے۔ آپ کی سعیِ پیہم سے لاکھوں بے عمل مسلمان خصوصاً نوجوان نہ صرف خود نیکی کی راہ پر گامزن ہو گئے بلکہ مبلغ بن کر دوسروں کو راہِ سنت کی طرف مائل کرنے لگے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ملک اور بیرون ملک دعوتِ اسلامی کے

مدنی قافلے سفر کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ میری آخری معلومات کے مطابق اس وقت تقریباً 63 ممالک میں دعوتِ اسلامی کا پیغام پہنچ چکا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے عظیم مقام عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی مزید محبت عطا فرمائے۔ میرے پاس علماء و مشائخ اہلسنت کثرتاً اللہ تعالیٰ کے بہت سارے تحریری بیانات موجود ہیں، جن میں سے صرف چند کے تاثرات میں نے آپ کو پیش کیے ہیں۔ وہ علماء و مشائخ اہلسنت کثرتاً اللہ تعالیٰ جنہوں نے اپنے علم کا سکہ بٹھایا ہے، میرے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو خلافتیں، اجازتیں اور سندیں دیتے چلے جا رہے ہیں کیونکہ یہ میرے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے علم و عمل، تقویٰ و پرہیزگاری کو ملاحظہ کر رہے ہیں۔ یہ مقام ہے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہِ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

مُرشد پر قربان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربان جاییے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ پر کہ جنہوں نے ہم جیسے ننگوں، نالائقوں، گناہگاروں، بدکاروں کو غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام بنا دیا۔

جمیل قادری سو جان سے ہو قربان مرشد پر

بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

(قبالہ بخشش از: مولانا جمیل الرحمن قادری علیہ رحمۃ القوی)

وہ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جن کے دربار میں چور آتا تو قُطب بنادیا کرتے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کے صدقے ہم ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا ایمان سلامت لیکر جائیں گے۔

لیجاؤں گا میں ایماں، سُن لے لعینِ شیطان تیرا چلے نہ چکر، عطار رہنما ہیں آتش میں نہ جلوں گا، فردوس میں رہوں گا جاؤں گا خلد کہہ کر، عطار رہنما ہیں

قادریوں کیلئے بشارت کے بغدادی پھول

(از رسالہ سانپ نما جن، ص ۲۵، ۲۶ بحوالہ بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ وَمَعْدَنُ الْأَنْوَارِ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام بن جاتا ہے اُس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ میں ہے پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، قُطْبِ رَبَّانِی، محبوبِ سُبْحَانِی، پیرِ لائِثَانِی، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانِی الشیخ ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی قُدَّسَ سِرُّ الرَّبَّانِی کا فرمانِ بشارت نشان ہے، مجھے ایک بہت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مصاحبوں اور میرے قیامت تک ہونے والے مُریدوں کے نام درج تھے اور کہا گیا کہ یہ سارے افراد تمہارے حوالے کر دیے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں، میں نے دَارِ غَمِّ جَهَنَّمَ سے اسْتِفْصَار کیا، کیا جہنم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا، ”نہیں۔“ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے مزید فرمایا، مجھے اپنے پروژڈگار عَزَّوَجَلَّ کی عزت و جلال کی قسم! میرا دستِ حمایت میرے مُرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کناں ہے۔ اگر میرا مرید اچھا نہ بھی ہو تو کیا ہوا! الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں تو اچھا ہوں۔ مجھے اپنے پالنے والے عَزَّوَجَلَّ کی عزت و جلال کی قسم! میں اُس وقت تک اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا

جب تک اپنے ایک ایک مرید کو داخلِ جنت نہ کروالوں۔ سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مُریدوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ جو شخص میری طرف منسوب ہو اور میرا نام لے، اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرے گا اور اس پر مہربانی کرے گا، اگرچہ وہ بُرے عمل پر ہو، وہ میرے مریدوں میں سے ہے۔ میں نے منکر نکیر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ قبر میں میرے مریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔

پیر و مرشد ہمارے اُستاد بھی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ویسے تو عام مسلمانوں کے بھی ہم پر حقوق ہیں اور ہمیں ان حقوق کو پورا بھی کرنا چاہئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کے حقوق کا تو عام مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ خیال رکھنا چاہئے اور اگر وہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی ہمارا مُرشد ہو تو اُس کے حقوق پورے کرنے میں اور بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اور وہ مُرشد ہمارا استاذ بھی ہو، ہمیں سکھاتا، ہماری تربیت کرتا ہو، ہمیں ظاہر اور باطن کا علم بھی عطا کرتا ہو۔ تو غور کیجئے کہ اُس کے کس قدر احسانات ہم پر ہوں گے اور کس قدر حقوق اُس شخصیت کے ہم پر بڑھ جائیں گے۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اللہ تعالیٰ سے یہ حسنِ ظن ہے کہ اس نے ہمارے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو ولایت کی بہت بڑی منزل عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول ولی بلکہ ہمارے پیر و مرشد اور استاذ بھی ہیں تو سوچئے ہم پر کس قدر ہمارے پیر و مرشد، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے حقوق لازم آتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّتِ فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 369 (تخریج شدہ)

رضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور) میں فرماتے ہیں:

مُرشد کے حقوق

مُرشد کے حقوق مرید پر شمار سے افزوں ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ میں مُردہ بدست زندہ ہو کر رہے، اُس کی رضا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا، اُس کی ناخوشی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناخوشی جانے، اُسے اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے بہتر سمجھے، اگر کوئی نعمت دوسرے سے ملے تو بھی اُسے مُرشد ہی کی عطا اور انہیں کی نظر کی توجہ کا صدقہ جانے، مال، اولاد، جان سب اُن پر تصدّق کرنے کو تیار رہے، اُن کی جو بات اپنی نظر میں خلاف شرعی بلکہ معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبیرہ معلوم ہو، اُس پر بھی نہ اعتراض کرے، نہ دل میں بدگمانی کو جگہ دے بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی غلطی ہے، دوسرے کو اگر آسمان پر اُڑتا دیکھے جب بھی مُرشد کے سوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو آگ جانے، ایک باپ سے دوسرے کو باپ نہ بنائے، ان کے حضور بات نہ کرے، ہنسنا تو بڑی چیز ہے، ان کے سامنے آنکھ، کان، دل، ہمہ تن انہیں کی طرف مصروف رکھے، جو وہ پوچھے نہایت نرم آواز سے باکمال ادب بتا کر جلد خاموش ہو جائے۔ ان کے کپڑوں، ان کے بیٹھنے کی جگہ، ان کی اولاد، ان کے مکان، ان کے محلہ، ان کے شہر کی تعظیم کرے۔ جو وہ حکم دیں ”کیوں“ نہ کہے دیر نہ کرے، سب کاموں پر اسے تقدیم (اولیت) دے۔ ان کی غیبت (غیر موجودگی) میں بھی ان کے بیٹھنے کی جگہ پر نہ بیٹھے۔ ان کے وصال کے بعد بھی ان کی زوجہ سے نکاح نہ کرے، روزانہ اگر زندہ ہیں ان کی سلامتی و عافیت کی دُعا باکثرت کرتا رہے اور اگر انتقال ہو گیا ہو تو روزانہ ان کے نام پر فاتحہ و دُرود کا ثواب پہنچائے۔ ان کے دوست کا دوست، ان کے دشمن کا دشمن

رہے۔ غرض اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد ان کے علاقہ (تعلق) کو تمام جہان کے علاقہ پر دل سے ترجیح دے اور اسی پر کاربند رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب ایسا ہوگا تو ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ و سَیِّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و مشائخِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مدد زندگی میں، نزع میں، قبر میں، حشر میں، میزان پر، پل صراط پر حوضِ کوثر پر ہر جگہ اس کے ساتھ رہے گی۔ اس کے پیر اگر خود کچھ نہیں تو ان کے پیر تو کچھ ہیں یا پیر کے پیر یہاں تک کہ صاحبِ سلسلہ حضورِ پُر نور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر یہ سلسلہ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَ جَہَّہُ الْکَرِیْمُ اور ان سے سَیِّدُ المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور ان سے رَبُّ العالمین جَلَّ جَلَالُہُ تک مسلسل چلا گیا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مرشد چاروں شرائطِ بیعت کا جامع ہو۔ پھر ان کا حسنِ اعتقاد سب کچھ پھل لاسکتا ہے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (فتاویٰ رضویہ جدید، جلد ۲۲، صفحہ ۳۶۹)

مدینہ: ایسے شخص سے بیعت کا حکم ہے جو کم از کم یہ چاروں شرطیں رکھتا ہو۔ اوّل: سُنّی صحیح العقیدہ ہو دُوم: علمِ دین رکھتا ہو سُوّم: فاسق نہ ہو (یعنی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو) چہارم: اس کا سلسلہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے متصل ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، جلد ۲۱، صفحہ ۶۰۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ان چاروں شرائطِ بیعت

کے جامع ہیں۔

مدینہ

۱: مزید معلومات کے لئے نگرانِ شوریٰ کا کیسٹ بیان ”جامع شرائطِ پیر“ سُننا بے حد مفید ہو گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بنایا مجھ کو اپنا ہے تیرا احسان ہے مرشد ملا مجھ کو یہ رُتبہ ہے تیرا احسان ہے مرشد
تیری نسبت نے مجھ کو کر دیا ہے کیا سے کیا مرشد رکھا کیا مجھ میں ورنہ ہے تیرا احسان ہے مرشد
بھگلتا پھر رہا تھا دشتِ عصیاں میں یوں ہی بیکس دکھایا تُو نے رستہ ہے تیرا احسان ہے مرشد

اللہ تعالیٰ کا تَقَرُّبُ (ت - قُر - رُب)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو فرائض اور واجبات کی ادائیگی نہیں کرتا وہ اللہ

تعالیٰ کا قرب نہیں پا سکتا۔ چنانچہ مصطفیٰ جانِ رحمت، محبوبِ ربِّ العزّت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت عَزَّوَجَلَّ وُصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی سے بڑھ کر کسی اور چیز سے میرا تقرب حاصل نہیں کر سکتا۔ (فرائض کے بعد پھر وہ) نوافل سے مزید میرا قُرب حاصل کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اُسے محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں۔“

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث ۶۵۰۲، ج ۴، ص ۲۴۸)

نیک بننے کا نسخہ

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں اس دورِ پُر فتن

میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل مدنی انعامات کا عظیم مدنی تحفہ عطا فرمایا ہے۔ ہم میں سے کون ہے جو نیک نہیں بننا چاہتا؟

کون ہے جو نفس و شیطان کے مکر و فریب سے نہیں بچنا چاہتا۔ اس کے لئے کوشش کر کے مدنی انعامات کو تھام لیجئے، یہ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نیک بنادیں گے۔

مَدَنی انعامات کی برکات

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ اچھے اچھے اعمال کی اچھی اچھی نِیّات، مدنی انعامات کے ذریعے، فرض اور واجب یعنی نماز اور پابندیِ جماعت مدنی انعامات کے ذریعے، قرآن کی تلاوت مدنی انعامات کے ذریعے، روزوں کی کثرت مدنی انعامات کے ذریعے، اوراد و وظائف پر استقامت (اِس۔ت۔قا۔مَت) مدنی انعامات کے ذریعے، امیرِ اہلسنّت و علمائے اہلسنّت کی کتب کے مطالعہ پر مداومت (مُ۔دا۔و۔مَت) یعنی ہمیشگی مدنی انعامات کے ذریعے، قرآن سیکھنے سکھانے کی سعادت مدنی انعامات کے ذریعے، سُنّتوں کی برکات مدنی انعامات کے ذریعے، روزانہ کنز الایمان (مع تفسیر خزائن العرفان/ نور العرفان) کی تین آیات مدنی انعامات کے ذریعے، انفرادی کوشش کی تربیت مدنی انعامات کے ذریعے، پردے میں پردہ، اٹھتے بیٹھتے اور کھڑے رہتے ہوئے حتی الامکان رُخ قبلہ کی سمت مدنی انعامات کے ذریعے، فلموں، ڈراموں، گانوں، باجوں، تہمتوں، گالیوں، جھوٹی باتوں، چغلیوں، وعدہ خلافیوں، طنز و دل آزاریوں، تمہقوں، حسد، تکبر، نفاق، ریاکاری، خیانت سے نفرت مدنی انعامات کے ذریعے، ذاتی دوستی کی بجائے سب سے یکساں تعلقات مدنی انعامات کے ذریعے، ہفتہ وار اجتماع میں شرکت مدنی انعامات کے ذریعے، مطالعہ بہارِ شریعت و کتبِ اعلیٰ حضرت مدنی انعامات کے ذریعے، شوریٰ و

کابینہ و مشاورتوں اور مجالس کی اطاعت مدنی انعامات کے ذریعے، مدنی ماحول میں استقامت مدنی انعامات کے ذریعے نصیب ہوتی ہے۔

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام

شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت

برکاتہم العالیہ اپنی مشہور زمانہ تالیف ”فیضانِ سنت“ جلد اول کے صفحہ 931 پر لکھتے ہیں:

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے مدنی**

انعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت

کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ صوبہ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر

تھا۔ اسی دوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم گھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت

انگریزی لیکر جاگ اٹھی، جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خواب میں

تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گم تھا کہ لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت

کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مدنی قافلے میں روزانہ فکرِ

مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤں گا۔“

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفیٰ

کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضانِ لیلۃِ القدر، ج ۱، ص ۹۳۱)

گناہوں کے مرض سے شفاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکرے اور کیسٹ بیانات سنتے رہیں گے، روزانہ وقت مقرر کر کے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرتے رہیں گے، مرشدِ مرشد کرتے رہیں گے تو یہ دلِ کینہِ مسلم سے پاک ہو جائے گا ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے دل پر تصرف فرمائیں گے، ہمارے دل سے ساری کدورتیں نکال پھینکیں گے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ پڑے گی، ہمارے قلب میں تقویٰ داخل ہو جائے گا، ہم نیک بن جائیں گے۔ اور گناہوں کے مرض سے شفا پا جائیں گے، اس کے لئے مدنی قافلے کے شفاخانے میں جتنا عرصہ گزرتا ہے گزر جائے۔ اس وقت تک مدنی قافلے کے شفاخانے سے باہر نہیں نکلیں گے جب تک گناہوں کے مرض سے شفاء نہ پا جائیں۔ شفا پانے کے لئے مدنی انعامات کا وہ معجونِ شفاء جس میں مختلف مدنی جڑی بوٹیاں ہیں، استعمال کیجئے مرضِ عصیاں سے شفا یابی حاصل ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

میں فنکار تھا

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہور زمانہ تالیف ”فیضانِ سنت“ جلد اول کے صفحہ 851 پر لکھتے ہیں:

آئیے! گناہوں کے دلدل میں دھسے ہوئے ایک فنکار کا واقعہ پڑھئے جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول نے مدنی رنگ چڑھا دیا۔ چنانچہ اورنگی

ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُب ہے: افسوس صد کروڑ افسوس! میں ایک فنکار تھا، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کرتے ہوئے زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جا رہے تھے، قلب و دماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ نماز کی توفیق تھی نہ ہی گناہوں کا احساس۔ صحرائے مدینہ ٹول پلازہ سپر ہائی وے باب المدینہ کراچی میں باب الاسلام سطح پر ہونے والے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (۱۴۲۴ھ - 2003ء) میں حاضری کیلئے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کر کے ترغیب دلائی۔ زبے نصیب! اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اختتام پر رقت انگیز دُعا میں مجھے اپنے گناہوں پر بہت زیادہ غم امت ہوئی، میں اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا، پھوٹ پھوٹ کر رویا، بس رونے نے کام دکھا دیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا۔ اور میں نے رقص و سُور (س - رُ - ر) کی محفلوں سے توبہ کر لی اور مَدَنی قافلہ میں سفر کو اپنا معمول بنالیا۔

25 دسمبر 2004 کو میں جب مَدَنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو رہا تھا کہ

چھوٹی ہمیشہ کا فون آیا، بھڑائی ہوئی آواز میں انہوں نے اپنے یہاں ہونے والی نابینائی کی ولادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اس کی آنکھیں روشن نہیں ہو سکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بند ٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے سے ہلک ہلک کر رونے لگی۔ میں نے یہ کہہ کر ڈھارس بندھائی کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں دعاء کروں گا۔ میں نے مَدَنی قافلے میں خود بھی بہت دعائیں کیں اور مَدَنی قافلہ والے عاشقانِ رسول سے بھی دعائیں کروائیں۔ جب مَدَنی قافلے

سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا مُسکراتا ہوا فون آیا اور انہوں نے خوشی خوشی یہ خبر فرحت اثر سنائی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری نابینا بیٹی مہک کی آنکھیں روشن ہو گئی ہیں اور ڈاکٹر زَعْبُجْب کر رہے ہیں کہ یہ کیسے ہو گیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے باب المدینہ کراچی میں علاقائی مشاورت کے ایک رکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے کوششیں کرنے کی سعادتیں حاصل ہیں۔

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر روشن آنکھیں ملیں، قافلے میں چلو
آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر بھی دیامت ڈریں، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اس کے دامن میں آکر معاشرہ کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد باکردار بن کر سُنّتوں بھری باعزت زندگی گزارنے لگے نیز مدنی قافلوں کی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ جس طرح مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے بعضوں کی دُنیوی مصیبت رخصت ہو جاتی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی طرح تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، سراپا رحمت، شفیعِ امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت سے آخرت کی آفت بھی راحت میں ڈھل جائیگی۔

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تعالیٰ ہمیں مدنی انعامات کا عامل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنائے، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی غلامی اور دعوتِ اسلامی پر تاقدم مرگِ اخلاص کے ساتھ استقامت عطا فرمائے۔ بانیِ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ اور ان کے بنائے ہوئے نگرانوں کا مطیع و فرماں بردار بنائے۔

اٰمِیْنِ نِجَاہِ النَّحْمِ اَلْاٰمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بنادے مجھے ایک در کا بنادے
میں ہر دم رہوں با وفا یا الہی (عزوجل)
سدا پیر و مُرشد رہیں مجھ سے راضی
کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یا الہی (عزوجل)

(مُنَاجَاتِ عَطاریہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

یک در گیر و مُحکم گیر

(ایک در پکڑو اور مضبوطی سے پکڑو)

خوش نصیب عطاری

باب الاسلام (سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ میرے والد صاحب مدنی ماحول سے ناواقفیت کی بنا پر میرے اجتماع میں شرکت کرنے پر کبھی کبھی اعتراض بھی کیا کرتے مگر میں نے جواب دینے کی بجائے گھر والوں پر انفرادی کوشش جاری رکھی۔ موقع ملنے پر امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے سنتوں بھرے بیانات کی کیٹیں گھر میں سنانے کا سلسلہ رکھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے والد صاحب سمیت تمام گھر والے بھی امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے مرید بن گئے اور ایک دن والد صاحب نے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کی کیسیٹ ”قبر

کی پکار، سُنی تو چہرے پر داڑھی شریف بھی سجالی۔ نماز وہ پہلے ہی شروع فرما چکے تھے۔ چند دن بیمار رہے اور انہیں راجپوتانہ ہسپتال (حیدر آباد) میں داخل کرا دیا گیا۔ 20 جولائی 2004ء بروز منگل دوپہر کم و بیش 1:30 بجے میری اور دیگر رشتہ داروں کی موجودگی میں والد صاحب بلند آواز سے کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کا ورد کرنے لگے اور اسی عالم میں ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

کم و بیش تین دن بعد میری بیٹی نے بتایا کہ رات میں نے دادا ابو کو خواب میں دیکھا کہ وہ بہت خوش اور مسکرا رہے تھے۔ ان کا چہرہ بہت روشن لگ رہا تھا، انہوں نے سبز رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ کہہ رہے تھے کہ میں یہاں بہت آرام میں ہوں۔ کم و بیش چالیس دن بعد جب شدید بارش ہوئی تو قبر ایک جانب سے دَب گئی، خطرہ تھا کہ کہیں اندر نہ گر جائے، لہذا جب درست کرنے کیلئے کھولنے کی ضرورت پیش آئی تو ایک ایمان افروز منظر سامنے تھا۔ والد صاحب کا کفن اور جسم چالیس (40) دن گزرنے کے باوجود سلامت تھا اور خوشبوؤں کی پلٹیں بھی آ رہی تھیں۔ (آدابِ مرشد

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبوعہ
۱	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز
۲	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
۳	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ المتوفی ۲۴۳ھ	دارالمعرفۃ بیروت
۴	المعجم الکبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی المتوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
۵	المستدرک	امام محمد بن عبد اللہ الحاکم المتوفی ۴۰۵ھ	دارالفکر بیروت
۶	السنن الکبریٰ	امام احمد بن حسین بن النبیحی المتوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
۷	شعب الایمان	امام احمد بن حسین بن النبیحی المتوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
۸	الجامع الصغیر	جلال الدین ابن ابی بکر السيوطی المتوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
۹	فردوس الاخبار	شیرویه بن شہر داد الدیلمی المتوفی ۵۰۹ھ	دارالفکر بیروت
۱۰	حلیۃ الاولیاء	امام ابی نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی المتوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
۱۱	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی المتقی المتوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
۱۲	بہجۃ الاسرار	نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف الجریز المتوفی ۷۱۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
۱۳	فتاویٰ رضویہ جدید	امام احمد رضا خان المتوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
۱۴	الملفوظ	امام احمد رضا خان المتوفی ۱۳۴۰ھ	فرید بک اسٹال لاہور
۱۵	فیضانِ سنت	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
۱۶	مناجاتِ عطاریہ	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
۱۷	آدابِ مُرشد کامل	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

تمام مسلمانوں بالخصوص ذمہ داروں کے دل میں ذمہ داری کا
جذبہ بیدار کرنے میں معاون تحریر

احساسِ ذمہ داری

اس رسالے میں ہے؛

☆ سیدنا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احساسِ ذمہ داری

☆ نگرانی ملنے پر خوف زدہ ہو گئے

☆ خوشبو باقی رہی

☆ انگور کھانے کی خواہش

☆ علمائے کرام سے مربوط رہئے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرود شریف کی فضیلت

شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ”ضیائے درود و سلام“ میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں: ”مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لیے طہارت ہے۔“ (مسند ابی یعلیٰ، ج ۵، ص ۵۸، الحدیث ۶۳۸۳، دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا فاروقِ اعظمؓ کا احساسِ ذمہ داری

ایک مرتبہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت مدینہ منورہ کے مقدس گلی گوجوں میں مدنی دورہ فرما رہے تھے۔ اس دوران آپ نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے گھر میں چولہے پر دیگچی چڑھائے بیٹھی ہے اور اس کے بچے ارد گرد بیٹھے رو رہے ہیں۔ حضرت سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت سے دریافت فرمایا، ”یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟“ اس عورت نے عرض کی، ”یہ بھوک کی وجہ سے رو رہے ہیں۔“ آپ نے پوچھا، ”اس دیگچی میں کیا ہے؟“ وہ بولی، ”میں نے ان بچوں کو بہلانے کے لئے اس میں پانی بھر کر چڑھادیا ہے تاکہ بچے یہ سمجھیں کہ اس میں کچھ پک رہا ہے اور انتظار کرتے کرتے سو جائیں۔“

یہ سن کر حضرت سیدنا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے قرار ہو گئے اور فوراً واپس لوٹے۔ آپ نے ایک بڑی سی بوری میں آٹا، گھی، چربی، چھوہارے، کپڑے اور روپے منہ تک بھر لئے اور اپنے غلام اسلم سے ارشاد فرمایا، ”اسلم! یہ بوری ہماری پیٹھ پر لا دو۔“ انہوں نے عرض کی، ”اے امیر المؤمنین! اسے میں اپنی پیٹھ پر اٹھالیتا ہوں۔“ تو آپ نے ارشاد فرمایا، ”نہیں! اسے میں ہی اٹھاؤں گا کیونکہ اس کا سوال آخرت میں مجھ ہی سے ہونا ہے۔“ پھر وہ بوری اپنی پشت مبارک پر اٹھا کر اس عورت کے گھر لے گئے اور اس دیکھی میں آٹا، چربی اور چھوہارے ڈال کر اسے چولہے پر چڑھایا اور کھانا تیار کرنے لگے۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو اس عورت کے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔

اس کے بعد باہر صحن میں تشریف لے آئے اور ان بچوں کا دل بہلانے لگے۔ آپ کے غلام اسلم کا بیان ہے کہ میں آپ کے رعب کی وجہ سے کچھ نہ کہہ سکا۔ آپ کافی دیر یونہی بیٹھے رہے یہاں تک کہ بچے آپ کے ساتھ ہنسنے کھیلنے لگے۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے واپس تشریف لا رہے تھے تو اپنے غلام سے دریافت فرمانے لگے، ”تم جانتے ہو کہ میں ان بچوں کے ساتھ اس طرح کیوں بیٹھا تھا؟“ غلام نے عرض کی، ”نہیں!“ تو ارشاد فرمایا، ”جب میں نے انہیں روتا ہوا دیکھا تو مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ انہیں یونہی چھوڑ کر آ جاؤں، لہذا! جب بچوں کے چہروں پر مسکراہٹ طاری ہوئی تو میرا دل شاد ہو گیا۔“

پیٹھے پیٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی ذمہ داریوں کا کس قدر احساس تھا کہ امیر المؤمنین ہونے کے باوجود اناج کی بوری اپنی پیٹھ پر اٹھا کر اس عورت کے گھر تک لے گئے۔ یہ وہی سیدنا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کا فرمان ہے کہ ”اگر نہر فرات کے کنارے بکری کا بچہ بھی پیسا مر گیا تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس کے بارے میں حساب نہ لے لے۔“ (حلیۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۸۹)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے فلاح کو پہنچنے والے (یعنی کامیابی کو پالنے

والے) مؤمنین کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
ترجمہ کنز الایمان: اور وہ (لوگ) جو اپنی
امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔
(پ ۱۸، المؤمنون: ۸)

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

”خزائن العرفان“ میں فرماتے ہیں کہ ”خواہ وہ امانتیں اللہ کی ہوں.. یا.. خلق (یعنی مخلوق) کی،..... اور اسی طرح عہد (یعنی وعدے) خدا کے ساتھ ہوں.. یا.. مخلوق کے ساتھ،..... (ان) سب کی وفا لازم ہے۔“

جبکہ علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ”یعنی ہر قسم کی

ذمہ داری جو انسان اپنے ذمہ لیتا ہے، خواہ اس کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے، گفتار سے ہو یا کردار سے، اس کا پورا کرنا مسلمان کی امتیازی شان ہے۔“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اُخروی کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں چاہئے کہ اپنے اوپر عائد ہونے والی مختلف قسم کی ذمہ داریوں کو اچھی طرح نبھائیں اور اپنے وعدوں کو پورا کریں چاہے ان کا تعلق اُمورِ دنیا سے ہو یا آخرت سے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ ہم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے کیونکہ کسی نہ کسی حوالے سے ہم پر کچھ نہ کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، کہیں باپ کی حیثیت سے، کہیں شوہر کی، کہیں استاذ کی اور کہیں مجلسِ کانگراں ہونے کی حیثیت سے، علیٰ هذا القیاس (یعنی اسی پر قیاس کر لیں)۔ اس حدیث میں بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جسے ہمارے شیخ طریقت امیر اہل سنت حضرت علامہ ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی نے اپنے رسالے ”مُر دے کے صدے“ میں نقل کیا ہے کہ ”كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔ تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائیگا۔“ (مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۳۷۴)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف رضی اللہ عنہم اپنی ذمہ داریوں کے حوالے سے کس قدر حساس تھے اور احساسِ ذمہ داری ان میں کس طرح کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا؟ اس کا اندازہ ذیل میں دی گئی حکایات سے لگائیے۔ چنانچہ.....

زخمی اونٹ

ایک دن حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اونٹ کے زخم کو دھونے میں مصروف تھے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ فرما رہے تھے کہ ”میں ڈرتا ہوں کہ کہیں قیامت میں مجھ سے اس زخم کے بارے میں پُرسش (پوچھ گچھ) نہ ہو جائے۔“

گھر کے کام کر دیا کرتے

حضرت ابو صالح غفاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ المنورہ کے اطراف میں رہنے والی ایک نابینا عورت کے گھر کے کام کر دیا کرتے اور رات کو (گھڑوں میں) پانی بھر دیا کرتے اور اس کی پوری خبر گیری رکھتے تھے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۶۱)

خوفِ آخرت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک باغ میں گیا تو میں نے وہاں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا، ”عمر، خطاب کا بیٹا اور امیر المؤمنین کا منصب، واہ کیا خوب! اے عمر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ورنہ وہ تم کو سخت عذاب دیگا۔“ (تاریخ الخلفاء، صفحہ ۱۰۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ وہی سیدنا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، جن کے فضائل خود سرکار مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائے۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری فرما دیا ہے۔“

(ترمذی کتاب المناقب، ج ۵، ص ۳۸۳)

یعنی ان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ حق ہوتے ہیں اور ان کی زبان سے جو کلمات ادا ہوتے ہیں حق ہوتے ہیں ان کے خیالات و کلامِ شیطانی یا نفسانی نہیں بلکہ رحمانی ہوتے ہیں۔

احساسِ ذمہ داری

ایک دن خلیفۃ المسلمین فاروقِ ثانی حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ نے آپ سے عرض کی، ”مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔“ تو آپ نے فرمایا:

”سنو! جب میں نے دیکھا کہ اس امت کے ہر سرخ و سفید کی ذمہ داری میرے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے تو مجھے فوراً دُور دراز کے شہروں اور زمین کے اطراف و اکناف میں رہنے والے بھوک کے مارے ہوئے فقیروں، بے سہارا مسافروں، ستم رسیدہ لوگوں اور اس قسم کے دوسرے افراد کا خیال آیا اور میرے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے میری رعایا کے بارے میں باز پرس فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان تمام لوگوں کے حق میں میرے خلاف بیان دینگے۔ یہ سوچ کر میرے دل پر ایک خوف طاری ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں میرا کوئی عذر قبول نہیں فرمائے گا اور میں اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور کسی قسم کی صفائی پیش نہیں کر سکوں گا۔ یہ سوچ کر مجھے خود پر ترس آتا ہے اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کا سمندر امنڈ آتا ہے۔ اس حقیقت کو میں جتنا یاد کرتا ہوں، میرا احساس اتنا ہی بڑھتا چلا جاتا ہے۔“

پھر آپ نے اپنے بچوں کی امی سے مخاطب ہو کر فرمایا، ”اب آپ کی مرضی

ہے اس سے نصیحت حاصل کریں یا نہ کریں۔“ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہستی ہیں جنہیں فاروق ثانی کا لقب دیا جاتا ہے اور آپ کے دورِ خلافت کو بھی خلافتِ راشدہ میں شامل سمجھا جاتا ہے۔ پہلے پہل آپ نہایت عیش و عشرت کی زندگی بسر کیا کرتے تھے لیکن جب آپ منصبِ نگرانی پر متمکن ہوئے تو تن دہی سے رعایا کی خدمت میں مصروف عمل ہو گئے۔ آپ نے اپنی ذات اور ذہن کو مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ دن بھر مدنی کام میں مصروف رہتے حتیٰ کہ رات ہو جاتی مگر دن کا کام ختم نہ ہوتا، لہذا! رات گئے تک کام کرتے رہتے۔ جب آپ فارغ ہو جاتے تو اپنی ذاتی رقم سے خریدا ہوا چراغ منگواتے اور اس کی روشنی میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ اس کے بعد گھٹنے کھڑے کر کے زمین پر بیٹھ جاتے اور اپنا سر دونوں ہتھیلیوں میں رکھ کر شدید گریہ و زاری فرماتے حتیٰ کہ ساری رات اسی کیفیت میں گزر جاتی جبکہ دن میں آپ روزے سے ہوتے تھے۔

منصبِ ملنے پر حیرانی

خليفة سلیمان نے انتقال سے قبل ایک وصیت نامہ لکھا اور اس میں اپنے جانشین کا نام لکھ کر اسے مہر لگا کر بند کر دیا۔ اس کے انتقال کے بعد جب اس سر بھر وصیت نامے کو کھولا گیا تو اس میں (غیر متوقع طور پر) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نکلا۔ یہ دیکھ کر آپ حیران و ششدر رہ گئے اور فرمایا: ”میں نے اللہ تعالیٰ سے کبھی اس منصب کے لئے دعا نہیں کی تھی۔“ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

نگرانی ملنے پر خوف زدہ

حضرت سیدنا حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو رونے لگے۔ جب میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا، ”اے حماد! مجھے اس ذمہ داری سے بڑا خوف آتا ہے۔“ میں نے ان سے پوچھا، ”آپ کے دل میں مال و دولت کی کتنی محبت ہے؟“ ارشاد فرمایا، ”بالکل نہیں۔“ تو میں نے عرض کی، ”آپ خوف زدہ نہ ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔“ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر بن

عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرزِ عمل ملاحظہ فرمایا کہ خلافت کا اعلیٰ ترین منصب ملنے پر خوش ہونے کی بجائے احساس ذمہ داری کی وجہ سے کس قدر پریشان ہو گئے اور ایک ہم ہیں کہ اگر ہمارا نام نگرانی یا کسی ذمہ داری یا بیان کرنے یا دعاء کروانے کے لئے نہ آئے تو ہمارا موڈ آف ہو جاتا ہے۔ صرف اسی پر بس نہیں بلکہ (معاذ اللہ عزَّوَجَلَّ) حسد و بغض، چغلی و غیبت، اور عیب جوئی کا ایک سنگین سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ **کاش!** ہمیں بھی ان اکابرین کے صدقے میں ایسا خوفِ خدا عزَّوَجَلَّ نصیب ہو جاتا کہ نہ تو کسی نگرانی کی خواہش ہوتی اور نہ ہی حبِ جاہ (عزت پسندی) کا مرض ہوتا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگوں کو اگر کوئی منصب مل جاتا تو وہ ان

کے زہد و تقویٰ میں اضافے کا سبب بن جاتا تھا۔ چنانچہ.....

خوشبو جاتی رہی

ایک مرتبہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ غنیمت کی مُشک اپنے گھر میں رکھی ہوئی تھی تاکہ آپ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہا اس خوشبو کو مسلمانوں کے پاس فروخت کر دیں۔ ایک روز آپ گھر تشریف لائے تو بیوی کے دوپٹے سے مشک کی خوشبو آئی۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ ”یہ خوشبو کیسی؟“ انہوں نے جواب دیا کہ ”میں خوشبو تول رہی تھی، اس سے کچھ خوشبو میرے ہاتھ کو لگ گئی، جسے میں نے اپنے دوپٹے پر مل لیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے سر سے دوپٹہ اتارا اور اس کو دھویا اس کے بعد سونگھا، پھر مٹی ملی اور دوبارہ دھویا حتیٰ کہ اس وقت تک دھوتے رہے، جب تک خوشبو ختم نہ ہو گئی۔ (کیمیائے سعادت، ج ۱، ص ۳۴۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

شہد کے لئے اجازت لی

ایک مرتبہ سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی تکلیف لاحق تھی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اس مرض کو دور کرنے کے لئے شہد بہت مفید ہے۔ اس وقت بیت المال میں شہد کا ایک گُٹّا موجود تھا۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ ”کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں اس میں سے کچھ شہد لے لوں؟ اگر تم اجازت دیتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تمہاری اجازت کے بغیر وہ مجھ پر حرام ہے۔“ چنانچہ لوگوں نے آپ کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اجازت دے دی۔

(طبقات الکبریٰ، باب ذکر اختلاف عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج ۳، ص ۲۰۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

آمدنی کم ہو گئی

حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالعزیز علیہ الرحمۃ سے دریافت کیا گیا کہ ”آپ کے والد کی آمدنی کتنی تھی؟“ انہوں نے جواب دیا، ”خلافت سے قبل چالیس ہزار دینار تھی لیکن انتقال کے وقت چار سو دینار رہ گئی تھی اور اگر کچھ دن مزید زندہ رہتے تو شاید اس سے بھی کم ہو جاتی۔“

(تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
ایک ہی کرتا

حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری کے ایام میں مسلم بن عبدالملک عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو دیکھا، ”آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کرتا پہن رکھا ہے، فوری طور پر دھوئے جانے کا متقاضی ہے۔“ یہ حالت دیکھ کر مسلم بن عبدالملک نے ان کی زوجہ سے کہا، ”آپ یہ کرتا کیوں نہیں دھوتیں؟“ انہوں نے جواب دیا، ”ان کے پاس یہی ایک کرتا ہے، اگر میں اسے دھونے میں لگ جاؤں تو

(اس دوران) یہ کیا پہنیں گے؟“ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
انگور کھانے کی خواہش

ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں انگور کھانے کی خواہش پیدا ہوئی تو اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا، ”اگر آپ کے پاس ایک درہم ہو تو مجھے دے دیں، میرا دل

انگور کھانے کو چاہ رہا ہے۔“ انہوں نے جواب دیا، ”میرے پاس ایک درہم کہاں ہے؟ کیا آپ کے پاس امیر المؤمنین ہونے کے باجود ایک درہم بھی نہیں کہ اس سے انگور ہی خرید لیں؟“ آپ نے فرمایا، ”انگور نہ کھانا اس سے کہیں زیادہ آسان ہے کہ کل میں جہنم کی زنجیریں پہنوں۔“ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

شاہی سواری سے اجتناب

ایک مرتبہ اصطلب کے نگران شاہی سواری کا گھوڑا لئے حاضر ہوئے تو آپ نے اس پر سوار ہونے سے انکار کر دیا اور فرمانے لگے، ”میری سواری کے لئے میرا خچر ہی لاؤ، میرے لئے وہی کافی ہے۔“ اسی طرح ایک مرتبہ اصطلب کے نگران نے شاہی گھوڑوں کے لئے گھاس اور دانے وغیرہ کا خرچ طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ ”ان گھوڑوں کو بیچنے کے لئے شام کے مختلف شہروں میں بھیج دو اور ان کی قیمت میں ملنے والی رقم بیت المال میں جمع کر دی جائے، میرے لئے میرا خچر ہی کافی ہے۔“

(تاریخ الخلفاء، ص ۲۳۴ کرچی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حاکم کا نام محتاجوں کی فہرست میں

ایک مرتبہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمص کے باشندوں کو ایک مکتوب روانہ کیا اور حمص کے فقراء اور محتاجوں کی فہرست طلب کی تاکہ انہیں عطیات بھیجے جاسکیں۔ جب وہ مطلوبہ فہرست امیر المؤمنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچی تو اس میں سب سے پہلا نام حمص کے نگران (یعنی حاکم) حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بڑی حیرت ہوئی کہ ہم تو انہیں مناسب مقدار میں وظیفہ دیتے ہیں، اس کے باوجود وہ محتاج و مسکین کیوں ہیں؟“ آپ کے استفسار پر بتایا گیا کہ ”جو کچھ آپ یہاں سے روانہ کرتے ہیں، وہ اسے اپنے پاس نہیں رکھتے بلکہ فقیروں اور محتاجوں میں تقسیم فرما دیتے ہیں۔“

پھر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمص سے آنے والوں سے اُن کے رویہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا، ”باقی تو سب ٹھیک ہے مگر ہمیں ان کی چار عادتوں پر اعتراض ہے۔

﴿۱﴾ وہ ہمارے پاس دن چڑھنے کے بعد آتے ہیں۔.....

﴿۲﴾ رات کے وقت ملاقات نہیں فرماتے۔.....

﴿۳﴾ مہینے میں ایک دن ایسا آتا ہے کہ وہ کسی سے نہیں ملتے۔.....

﴿۴﴾ کبھی کبھی ان پر بے ہوشی کا طویل دورہ پڑتا ہے۔.....

جب امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے اُن سے اہل حمص کی شکایات کے بارے میں وضاحت چاہی تو حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور وضاحت عرض کی۔

[1] گھر سے چاشت کے وقت نکلنے کی وجہ یہ ہے کہ میرا کوئی خادم نہیں

ہے جبکہ میری بیوی بیمار ہے۔ لہذا! نمازِ فجر کے بعد دن چڑھنے تک گھریلو کام کاج میں خود کرتا ہوں۔

(2) رات کے وقت میں لوگوں سے اس لئے ملاقات نہیں کرتا کہ دن بھر میں لوگوں کی خدمات سرانجام دیتا ہوں اور رات کا وقت میں نے اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے لئے وقف کر رکھا ہے۔

(3) سارے مہینے میں ایک دن گھر سے اس لئے باہر نہیں نکلتا کہ میرے پاس کپڑوں کا صرف ایک جوڑا ہے، جسے میں اُس دن دھوتا ہوں اور خشک ہونے پر پہن لیتا ہوں۔ لہذا! اس دن میں لوگوں سے ملاقات نہیں کر سکتا۔

(4) بے ہوشی کی وجہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے سامنے شہید کئے گئے، میں اس وقت حالتِ کفر میں تھا۔ مجھے جب بھی یہ واقعہ یاد آتا ہے تو دل پر چوٹ لگتی ہے اور سینے سے ایک ہوک سی اٹھتی ہے کہ کاش! میں اُس وقت اسلام لاچکا ہوتا اور ان کے دفاع کی کوشش کرتا۔ یا امیر المؤمنین! مجھے جب بھی اُن کی یاد آتی ہے تو مجھ پر رنج و الم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے اور میرے ہوش و حواس گم ہو جاتے ہیں۔“

یہ گفتگو سن کر سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شدت سے روئے کہ آپ کی ہچکی بندھ گئی۔ حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو جانے کے بعد جب بھی ان کا تذکرہ ہوتا تو سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شدید گریہ طاری ہو جاتا اور آپ ان کے لئے دعائے رحمت و مغفرت کیا کرتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی آرزو

حضرت سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور انہیں کہا، ”اپنی اپنی آرزو بیان کیجئے۔“ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میری آرزو ہے کہ ”میرے پاس ایک لشکر ہو جسے لیکر میں دشمنانِ اسلام سے جہاد کروں۔“ دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ”میری آرزو یہ ہے کہ میرے پاس بہت سامان ہو جسے میں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کر دوں۔“ حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ”میری آرزو یہ ہے کہ میرے پاس سعید بن عامر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جیسا کوئی نگران ہو جسے میں مسلمانوں کے امور کا والی بنا دوں۔“ یہ کہنے کے بعد آپ اتاروئے کہ بات کرنا مشکل ہو گئی۔ آپ کے زبان سے بار بار یہی دعا نکل رہی تھی، رَحِمَهُ اللّٰہُ..... رَحِمَهُ اللّٰہُ..... رَحِمَهُ اللّٰہُ یعنی اللّٰہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے..... اللّٰہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے..... اللّٰہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ (من نفحات الخلود، ص ۹۵ مترجم)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ (عَزَّوَجَلَّ)! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے بزرگوں کا کردار کتنا عظیم اور لائقِ تقلید ہوا کرتا تھا، بالخصوص اہلِ حمص کے دوسرے اعتراف کے جواب میں حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا، اس میں ہمارے لئے کس قدر سبق پوشیدہ ہے اور آپ اپنے بعد میں آنے والے نگرانوں کے لئے رعایا کی خدمت کے ساتھ ساتھ انفرادی عبادت کی کیسی مدنی سوچ پیدا کر رہے ہیں، اور اس عبادت میں اخلاص ایسا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دی۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہماری حالت زار

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے گریبان میں جھانکنے کی زحمت گوارہ کریں تو انفرادی عبادت کا جذبہ شاید سویا ہوا نظر آئے اور بالفرض اگر انفرادی عبادت کی ترکیب بنی ہوئی ہو تو بھی اخلاص تلاشِ بسیار کے باوجود نہ ملے۔ آہ صد کروڑ آہ! رونے کا مقام ہے کہ آج ہماری عبادتیں دکھاوے کی نذر رہتی جا رہی ہیں، لوگوں کے درمیان تو خوب عاجزی کے پیکر، حسن اخلاق کے مظہر اور سنتوں کے عامل بن کر رہتے ہیں لیکن جوں ہی تنہائی میسر آتی ہے تو یہ عاجزی کا پیکر، حسن اخلاق کا مظہر اور سنتوں کا عامل ہونے کی صفت نہ جانے کون سی اندھیری غار میں چھپ جاتی ہے کہ ڈھونڈے نہیں ملتی۔ غور کیجئے! کہیں ایسا تو نہیں کہ عاجزی، حسن اخلاق اور سنت پر عمل کے دل کش مناظر صرف اور صرف لوگوں کے لئے تھے؟ کہیں ہم بھی تو ان میں شامل نہیں جو لوگوں کو دکھانے کے لئے تو نیکی کی دعوت کی خوب دھومیں مچائیں، مدنی انعامات پر خوب عمل کریں، اسلامی بھائیوں کے درمیان کھانا کھاتے وقت خوب خوب سنتوں پر عمل کریں، پردے میں پردہ کریں لیکن جب گھر پر تنہا کھانا کھائیں تو نہ سنتوں پر عمل یاد رہے اور نہ ہی پردے میں پردہ کر کے بیٹھنا نصیب ہو، جب لوگوں کے درمیان ہوں تو مغرب کے بعد نوافل کی خوب کثرت کریں مگر تنہائی میں فرض کے بعد والی دو سنتیں بھی مشکل سے ادا ہوں، لوگوں کے درمیان تو سنجیدگی کا خوب مظاہرہ کریں لیکن جب گھر والوں کے ساتھ بیٹھیں تو مسخرے پن کے عادی نظر آئیں، لوگوں کے درمیان تو خوب مسکرا مسکرا کر باتیں کریں اور ذمہ داران کی خوب اطاعت کریں لیکن

جب ماں باپ کوئی کام کہیں تو صاف انکار کر دیں اور ان کا دل دکھا بیٹھیں وغیرہ۔

آہ! آہ! آہ! ہمارا یہ طرزِ عمل کہیں ہمیں آخرت میں ذلیل و رسوا نہ

کروادے۔ جیسا کہ.....

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر

حضرت سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر،

تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا، ”قیامت کے دن لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم دیا

جائے گا جب وہ لوگ جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور اس کی خوشبوؤں کو سونگھ لیں گے

اور اس کے محلات اور جنتیوں کے لئے تیار کردہ نعمتوں کو دیکھ لیں گے تو ندا آئے گی

، ”ان کو جنت سے ہٹادو، انکا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔“ وہ وہاں سے اتنی حسرت

سے لوٹیں گے کہ پہلے ایسی حسرت سے کوئی نہیں لوٹا تھا۔ وہ کہیں گے، ”اے ہمارے

رب عَزَّوَجَلَّ! اگر تو ہمیں جنت دکھانے اور اپنے ثواب دکھانے، اور اپنے دوستوں

کے لئے تیار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی دوزخ میں داخل کر دیتا تو یہ ہمارے لئے

بہت آسان ہوتا۔“

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، ”میں نے تمہارے ساتھ یہی ارادہ کیا تھا،

جب تم خلوت میں ہوتے تھے تو میرے سامنے بڑے بڑے گناہ کرتے تھے اور جب

تم لوگوں سے ملتے تو انتہائی تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ ملتے تھے، تم لوگوں کو اس

کے خلاف دکھاتے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے خیال تھا، تم لوگوں سے ڈرتے

تھے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، تم نے لوگوں کی خاطر (برے کام) ترک کئے اور میری خاطر نہیں کئے، آج میں تم کو ثواب سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ دردناک عذاب

چکھاؤں گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزہد، ج ۱۰ ص ۳۷۷، الحدیث: ۱۷۶۴۹)

ریا کار کا انجام

حضرت سیدنا ابوسعید بن ابی فضالہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو قیامت کے اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں کوئی شک نہیں ہے تو ایک منادی یہ ندا کرے گا، ”جس شخص نے اللہ عزوجل کے لئے کسی عمل میں دوسرے کو شریک کیا تھا تو وہ اس کا ثواب بھی غیر اللہ سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شریک سے بے نیاز ہے۔“

(ابن ماجہ، کتاب الزہد، ص ۴۷۰، الحدیث: ۴۲۰۳)

چہرہ تاریک کر دیا جائے گا

حضرت سیدنا جارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پاک، صاحب کواکب، سیارح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس شخص نے عمل آخرت کے بدلے دنیا کو طلب کیا اس کا چہرہ تاریک کر دیا جائیگا، اس کا ذکر مٹا دیا جائیگا اور دوزخ میں اس کا نام ثبت کر دیا جائیگا۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الزہد، ج ۱۰ ص ۳۷۶، الحدیث: ۱۷۶۴۷)

بے عمل مبلغ

سَيِّدُ الْمُبْلَغِينَ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت کے دن ایک شخص جہنم میں ڈالا جائیگا اور وہ اس طرح جہنم میں چلے پیتا ہوگا جس طرح گدھا چلے چلایا کرتا ہے۔ یہ دیکھ کر جہنمی لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس سے کہیں گے، ”اے فلاں! کیا تُو بھی جہنم کے اندر عذاب میں مبتلا ہے؟ حالانکہ تُو تو وہ شخص ہے کہ دنیا میں لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیا کرتا تھا اور بری باتوں سے منع کیا کرتا تھا۔“ تو وہ شخص جواب دے گا ”میں لوگوں کو تو اچھی باتوں کا حکم دیا کرتا تھا مگر خود اچھے کام نہیں کرتا تھا اور میں دوسروں کو تو بُری باتوں سے منع کرتا تھا مگر میں خود ان بُرے کاموں کو کرتا تھا۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب العلم، ج ۱، ص ۷۲، الحدیث: ۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! ہمیں اللہ عزوجل کے محبوب،
 دانائے عُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری پیاری امت کی خیر خواہی اور غم خواری کے ساتھ ساتھ انفرادی عبادت کی توفیق بھی نصیب ہو جاتی،.....
 اے کاش! ہمیں بھی ایسے نیک اعمال کرنا نصیب ہو جاتا جنہیں ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ کے سواء کوئی نہ جانتا،..... اے کاش! ظاہر کے ساتھ ساتھ ہمارا باطن بھی سنور جاتا،.....
 اے کاش! ہم بھی اخلاص و استقامت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے میں کامیاب ہو جاتے،..... اے کاش! جن جن کے حقوق ہمارے ذمہ ہیں، ہم ان کی ادائیگی کی کوشش میں لگ جاتے،.....

نگرانوں اور ذمہ داران کے لئے فکر انگیز فرامینِ مصطفیٰ ﷺ

(امیر اہل سنت مدظلہ العالی کے رسالے ”مردے کے صدمے“ سے ماخوذ)

﴿1﴾ ”جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کسی رعایا کا نگران بنایا پھر اس نے ان کی

خیر خواہی کا خیال نہ رکھا اس پر جنت کو حرام کر دیگا۔“ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۸)

﴿2﴾ ”تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اُس کے ماتحت افراد

کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“ (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۰۷)

﴿3﴾ ”جو نگران اپنے ماتحتوں سے خیانت کرے وہ جہنم میں جائے گا۔“

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۲۵)

﴿4﴾ ”انصاف کرنے والے قاضی پر قیامت کے دن ایک ساعۃ ایسی

آئے گی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش! وہ آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے بارے میں

بھی فیصلہ نہ کرتا۔“ (مجمع الزوائد ج ۴ ص ۱۹۲)

﴿5﴾ ”جو شخص دس آدمیوں پر بھی نگران ہو قیامت کے دن اسے اس طرح

لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوا ہوگا۔ اب یا تو اس کا عدل اسے

چھڑائے گا یا اس کا ظلم اسے عذاب میں مبتلا کرے گا۔“

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۱۲۹)

﴿6﴾ (دعائے مصطفیٰ ﷺ) ”اے اللہ! جو شخص اس

اُمّت کے کسی معاملے کا نگران ہے پس وہ ان سے نرمی برتے تو تُو بھی اس سے نرمی فرما

اور ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی فرما۔“ (کنز العمال ج ۶ ص ۸۰)

﴿7﴾ ”اللہ تعالیٰ جس کو مسلمانوں کے اُمور میں سے کسی معاملے کا نگران

بنائے پس اگر وہ ان کی حاجتوں، مفلسی اور فقر کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاجت، مفلسی اور فقر کے سامنے رکاوٹ کھڑی کرے گا۔“

(الترغیب و الترہیب ج ۳ ص ۱۷۷)

﴿8﴾ ”جو شخص رحم نہیں کرتا، اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحم

نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔“ (مشکوٰۃ المصابیح باب البرِّ والصِّلۃ ص ۴۲۱)

﴿9﴾ ”بے شک تم عنقریب حکمرانی کی خواہش کرو گے لیکن قیامت کے

دن وہ پشیمانی کا باعث ہوگی۔ اللہ کی قسم! میں اس امر (یعنی حکمرانی) پر کسی ایسے شخص کو مقرر نہیں کرتا جو اس کا سوال کرے یا اس کی حرص رکھتا ہو۔“

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ گزشتہ سطور کو پڑھنے کے بعد دعوتِ

اسلامی کے کسی ذمہ دار اسلامی بھائی کو یہ احساس دامن گیر ہو جائے کہ ”ہم تو اپنی ذمہ داری کا حق ادا نہیں کر سکتے لہذا! عافیت اسی میں ہے کہ کوئی ذمہ داری لی ہی نہ

جائے۔“ ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مدنی عرض ہے کہ وہ نیچے دی گئی امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ کی مبارک تحریر کو غور سے پڑھیں اور اپنے خیالات پر نظرِ ثانی فرمائیں، چنانچہ آپ اپنے رسالے ”مردے کے صدمے“ کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ

”مگر ان سے مراد صرف کسی ملک یا شہر یا مذہبی و سماجی و سیاسی تنظیم کا ذمہ دار

ہی نہیں بلکہ عموماً ہر شخص کسی نہ کسی کا ذمہ دار ہوتا ہے مثلاً مراقب (یعنی سپروائزر) اپنے ماتحت مزدوروں کا، افسر اپنے کلرکوں کا، امیر قافلہ اپنے قافلوں کا اور ذیلی نگران اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کا وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسے معاملات ہیں کہ ان نگرانیوں سے فراغت مشکل ہے۔ بالفرض اگر کوئی تنظیمی ذمہ داری سے مستعفی ہو بھی جائے تب بھی اگر شادی شدہ ہے تو اپنے بال بچوں کا نگران ہے۔ اب وہ اگر چاہے کہ ان کی نگرانی سے مگلو خلاصی ہو تو نہیں ہو سکتی کہ یہ تو اسے شادی سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔ بہر حال ہر نگران سخت امتحان سے دوچار ہے مگر ہاں جو انصاف کرے اس کے وارے نیارے ہیں چنانچہ ارشادِ رحمت بنیاد ہے، ”انصاف کرنے والے نور کے منبروں پر ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جن جن کے نگران بنتے ہیں ان کے بارے میں عدل سے کام لیتے ہیں۔“ (سنن نسائی ج ۴ ص ۲۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا تحریر سے واضح ہوا کہ ہم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے، والدین اپنی اولاد کے، اساتذہ اپنے شاگردوں کے، شوہر اپنی بیوی کا وغیرہ وغیرہ۔ لہذا! ہمیں چاہئے کہ اپنے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا کریں اور عدل و انصاف سے کام لے کر شریعت کے احکام کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔

ذمہ دار اسلامی بھائیو! مندرجہ ذیل مدنی پھولوں پر عمل کر کے ہم اپنی دنیا و آخرت بہتر بنا سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ عزوجل

(۱) خود کو ماتحت جانیں

یعنی آپ کتنے ہی بڑے ذمہ دار کیوں نہ ہوں اپنے آپ کو ماتحت اور

دوسرے اسلامی بھائیوں کو اپنا نگران تصور کریں۔ پھر جو بات آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی اپنے دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے بھی پسند کریں مثلاً ہر ماتحت یہ پسند کرتا ہے کہ میرا نگران میرے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آئے، اگر میں بیمار ہو جاؤں تو میری عیادت کرے، مجھے کوئی مشکل درپیش ہو تو میری مدد کرے، میرا کوئی نقصان ہو جائے تو میری بھرپور دل جوئی کرے، مدنی کاموں کے سلسلے میں میری عملی طور پر رہنمائی کرے نہ کہ ذرا سی غلطی پر جھاڑنا اور طنز و تنقید کے تیر برسانا شروع کر دے، وغیرہ۔ خود کو ماتحت تصور کرنے کی صورت میں آپ کو نہایت آسانی سے معلوم ہو جائے گا کہ آپ کے ماتحت اسلامی بھائی آپ سے کس قسم کے سلوک کی توقع رکھتے ہیں؟

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کیلئے بھی وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“ (مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ان یحب لانیہ،

الحدیث ۴۵، ص ۴۲)

شہنشاہِ خوشِ خصال، پیکرِ حسن و جمال،، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ ”تم جانتے ہو قیامت کے دن اللہ عزَّوَجَلَّ کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون ہیں؟“ حاضرین نے عرض کی، ”یا رسول اللہ عزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ خوب جانتے ہیں۔“ فرمایا، ”وہ لوگ کہ جب حق دیئے جائیں تو اسے قبول کر

لیں اور جب ان سے حق مانگا جائے تو دے دیں اور لوگوں کے لئے اسی طرح فیصلہ کریں جس طرح اپنی ذات کے لئے فیصلہ کرتے ہیں۔“

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الامارۃ والقضاء، الفصل الثالث ج ۲، ص ۳۴۱، الحدیث: ۳۷۱۱)

یعنی اگر کوئی حق بات سنائے تو اسے قبول کر کے اسکا احسان مانیں اور اپنے ماتحت لوگوں کے حقوق بخوشی ادا کریں۔ اور جب انہیں کوئی فیصلہ کرنا پڑے تو ایسا فیصلہ کریں جیسا فیصلہ خود اپنے لئے یا اپنے عزیز کے لئے پسند کرتے ہیں۔ سبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کتنا پیارا نظام عطا فرما دیا، اگر ہر مسلمان اس مدنی نصیحت کا عامل بن جائے تو نہ کسی تنظیم میں انتشار ہو اور نہ کسی ملک میں ہڑتالیں ہوں۔ (ماخوذ من مرآۃ شرح مشکوٰۃ، کتاب الامارۃ والقضاء، ج ۳، ص ۳۶۵)

(۲) نرمی اختیار کیجئے

جونگران و ذمہ دار اسلامی بھائی اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کو جھاڑنے اور ڈانٹنے کا انداز اختیار کرتا ہے، وہ بہت جلد اپنی وقعت کھو بیٹھتا ہے۔ یاد رکھئے! آپ کی ذمہ داری اپنے اسلامی بھائیوں سے نرمی کے ساتھ مدنی کام لینا ہے۔ بالفرض اگر وہ سستی اور کابلی کا ثبوت دیں تب بھی آپ نرمی ہی اختیار فرمائیں۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دس سال مدنی آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہا، آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ ”فلاں کام تو نے کیوں کیا یا فلاں کام کیوں نہ کیا؟“ (مسلم، کتاب الفضائل، باب کان رسول اللہ ﷺ احسن الناس خلقاً ص ۱۲۶۴،

ہمارے شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کا بھی یہی معمول ہے کہ آپ اسلامی بھائیوں کے ساتھ بہت نرمی سے پیش آتے ہیں۔ جب کسی غلطی کا مرتکب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو بھرپور شفقت سے نوازتے ہوئے اس کی ایسی تربیت فرماتے ہیں کہ وہ بے اختیار پکار اٹھتا ہے، ”میرا پیر، میرا پیر (ہے).....۔“

آپ مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں کہ، ”حادثہ اسی کار کو پیش آتا ہے جو سڑک پر چلے، گیراج میں کھڑی کار کو حادثہ کیسے پیش آئے گا؟ اسی طرح ٹھوکرو، ہی گھوڑا کھاتا ہے جو دوڑ میں شامل ہو، اصطبل میں کھڑا رہنے والا گھوڑا کیا گرے گا؟ بالکل اسی طرح غلطی بھی اسی سے ہوتی ہے جو کام کرتا ہے۔“

لہذا! اپنے اسلامی بھائیوں کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں کہ وہ حتی المقدور غلطی سے بچیں اور دورانِ تربیت نرمی اختیار کیجئے (سختی سے کام نہ لیں) کہ

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَمِّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ خاتم المرسلین، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ، شَفِيعُ الْمَذْمُونِينَ، اَنْبِیَیُ الْغَرِیْبِیْنَ، سِرَاجُ السَّالِکِیْنَ، مَحْبُوْبُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعاء کی، ”یا الہی عَزَّوَجَلَّ جو میری امت کے کسی کام کا والی ہو پھر وہ ان پر مشقت بن جائے تو اس پر مشقت ڈال اور جو میری امت کی کسی

چیز کا والی ہو پھر ان پر نرمی کرے تو ان پر نرمی کر۔“

(مسلم، کتاب الامارۃ، ص ۱۰۱۶، الحدیث: ۱۸۲۸)

اے مجالس اور مشاورتوں کے نگرانِ اسلامی بھائیو! اے جامعۃ المدینہ کے ذمہ دار اسلامی بھائیو! اے مدرسۃ المدینہ کے ذمہ دارو! اے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے ذمہ دار اسلامی بھائیو! ذیل میں دی گئی روایات کو غور سے پڑھئے اور اپنا محاسبہ کرنے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ.....

حضرت سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نرمی فرمانے والا ہے اور نرمی کرنے والے کو پسند فرماتا ہے اور اسے وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی کرنے والے کو نہیں دیتا۔“

(ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرفق، ج ۴، الحدیث ۳۶۸۸، ص ۱۹۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ والا متبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ ہر معاملے میں نرمی کو ہی پسند فرماتا ہے۔“

(ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرفق، ج ۴، الحدیث ۳۶۸۹، ص ۱۹۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ملی کہ ان کی رعایا کی ایک جماعت اپنے حاکموں کی شکایت کرتی ہے تو آپ نے ان سب کو اپنے پاس بلایا۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا، ”اے لوگو! بے شک ہمارا تم پر حق ہے کہ تم پیٹھ پیچھے ہماری خیر خواہی کرو اور اچھے کاموں میں معاونت کرو۔“ پھر فرمایا، ”اے حاکمو! تم پر رعایا کا حق ہے اور یاد رکھو کہ حکمران کی بُر دباری اور نرمی سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور اللہ تعالیٰ کو حاکم کی جہالت سے زیادہ کسی کی جہالت سے نفرت نہیں، یاد رکھو کہ جو شخص اپنے سامنے والوں کو عافیت سے رکھتا ہے، اسے دوسرے لوگوں سے عافیت پہنچتی ہے۔“

(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۱۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”ایک مرتبہ ایک قریشی نے حضرت عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے سخت کلامی کی تو انہوں نے کافی دیر تک سر نیچے کئے رکھا، پھر فرمایا، ”تمہارا ارادہ یہ تھا کہ شیطان کے ہاتھوں خفیف ہو کر سلطانی غلبہ کے تحت تمہارے ساتھ وہ بات کروں جو کل تم مجھ سے کرو گے۔“ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۳۷۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا، ”اے بیٹے! غصے کے وقت عقل اسی طرح ٹھکانے نہیں رہتی جس طرح جلتے تنور میں زندہ آدمی کی روح قائم نہیں

رہتی۔“ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۳۷۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی گئی، ”ایک جملے میں اچھے اخلاق کی وضاحت فرمادیں۔“ تو ارشاد فرمایا، ”غصے کو چھوڑ دینا۔“

(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۱۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۳) سب سے یکساں تعلقات رکھیں

نگرانِ اسلامی بھائی کو چاہئے کہ کسی مخصوص اسلامی بھائی سے دوستی نبھانے کی بجائے تمام اسلامی بھائیوں سے یکساں تعلقات رکھے اور ہر ایک سے حسنِ اخلاق سے پیش آئے۔ کوشش کرے کہ ہر ماتحت اسلامی بھائی اس سے راضی رہے لیکن ہر گز ہر گز! اسے راضی رکھنے کے لئے کوئی خلافِ شرع کام سرانجام نہ دے کیونکہ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے خالق کی نافرمانی کرنا بہت بڑی نادانی ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مکتوب بھیجا کہ ”مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔“ آپ رضی اللہ عنہا نے جواب میں لکھا کہ میں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ ”جس نے مخلوق کو خوش کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا مندی تلاش کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہوگا اور مخلوق کو بھی اس سے راضی رکھے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر کے مخلوق کی خوشی چاہی تو اللہ تعالیٰ اس سے ناخوش ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے ناخوش رکھے گا۔“ (کیمیائے سعادت صفحہ ۴۴۵)

(۴) علماء کرام سے مربوط رہیں

بانی دعوتِ اسلامی امیرِ اہل سنت علامہ ابو بلال محمد الیاس قادری مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ ”علماء کے قدموں سے ہٹے تو بھٹک جاؤ گے۔“ لہذا! نگرانِ اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ علماءِ اہل سنت سے رابطے میں رہیں۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے واسطہ علماء کو اپنی مشاورت کا رکن بنائیں کیونکہ ان ذمہ داریوں کو نبھانے کے شرعی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے وسیع علم درکار ہے، لہذا! عافیت اسی میں ہے کہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والے، تقویٰ اور پرہیزگاری سے مزین علماء کو مدنی کاموں کے دوران اپنے ساتھ رکھیں کیونکہ ایسے شخص کو آپ سے کوئی دنیاوی طمع نہیں ہوگی، نہ ہی وہ آپ کے ذریعے کسی منصب کا خواہش مند ہوگا، لہذا! وہ احسن انداز سے نگران کی اصلاح کرتا رہے گا۔ ہرگز ہرگز خوشامد کرنے والے اسلامی بھائی کو اپنے زیادہ قریب نہ آنے دیں اور نہ ہی لوگوں کی تعریف سے خوش ہو کر تکبر کا شکار ہوں کیونکہ یہ امور بالخصوص نگران کے لئے زہرِ قاتل ہیں۔

خليفة کی ولی کامل کی بارگاہ میں حاضری

منقول ہے ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے اپنے وزیرِ فضل برکی کے سامنے، کسی ولی کامل سے ملاقات اور ان سے نصیحت حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ فضل ہارون کو حضرت سیدنا فضیل بن عیاض کی بارگاہ میں لے آیا۔

جب یہ دونوں دروازے کے باہر پہنچے، تو اندر سے حضرت کے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ آپ یہ آیتِ پاک تلاوت فرما رہے تھے،

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا
السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ

ترجمہ کنز الایمان: کیا جنہوں نے
برائیوں کا ارتکاب کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں

أَمْثُلًا (پ ۲۵، سورۃ الحاثیۃ: ۲۱)

ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے۔“

یہ آیت کریمہ سن کر ہارون رشید نے کہا، ”اس سے بڑھ کر اور کون سی
نصیحت ہو سکتی ہے۔“ پھر فضل نے دروازے پر دستک دی۔ اندر سے دریافت کیا گیا،
کون؟... فضل نے کہا، ”امیر المؤمنین آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے
ہیں۔“ حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا، ”ان کا میرے پاس کیا کام اور میرا
ان سے کیا واسطہ؟ آپ حضرات میری مشغولیت میں خلل نہ ڈالیں۔“ فضل
بولا، ”اگر آپ اجازت نہ دیں گے، تو ہم بلا اجازت ہی داخل ہو جائیں گے۔“ اندر
سے جواب ملا، ”میں تو اجازت نہیں دیتا، ویسے بلا اجازت اندر داخل ہونے میں تم
دونوں مختار ہو۔“

جب یہ دونوں اندر داخل ہوئے، تو حضرت نے چراغ بجھا دیا تاکہ ان کی
صورت نظر نہ آئے اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ فارغ ہوئے تو ہارون نے نصیحت کی
درخواست کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا، ”تمہارے والد، سپد المبلغین، رَحْمَةُ اللّٰعٰلَمِیْنَ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چچا تھے۔ جب انہوں نے کسی ملک کا حکمران بننے کی خواہش
کا اظہار کیا، تو نبی مکرّم، نُورِ مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے
ارشاد فرمایا تھا: ”میں تمہیں، تمہارے نفس کا حکمران بناتا ہوں، کیونکہ دنیاوی حکومت
تو بروز قیامت، وجہِ ندامت بن جائے گی۔“ یہ سن کر ہارون نے عرض کیا ”کچھ اور

ارشاد فرمائیے۔“ فرمایا، ”جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکومت حاصل ہوئی تو انہوں نے کچھ ذی عقل لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا کہ ”مجھ پر ایک ایسے بارگراں کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے، جس سے چھٹکارے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔“

یہ سن کر ان میں سے ایک نے مشورہ دیا تھا کہ ”آپ ہر سن رسیدہ شخص کو اپنا والد، ہر جوان کو بمنزلہ بھائی یا بیٹا اور ہر عورت کو ماں یا بیٹی یا بہن سمجھیں، پھر انہیں رشتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔“ ہارون رشید نے عرض کی، ”کچھ اور بھی ارشاد فرمائیں۔“ آپ نے فرمایا، ”مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہاری حسین و جمیل صورت نارِ جہنم کا ایندھن نہ بن جائے، کیونکہ بہت سے حسین چہرے، بروز قیامت آگ میں جا کر تبدیل ہو جائیں گے، وہاں بہت سے امیر، اسیر ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ محشر میں جواب دہی کے لئے ہر لمحہ چوکس رہو کیونکہ وہاں تم سے ایک ایک مسلمان کی باز پرس ہوگی۔ اگر تمہاری سلطنت میں ایک غریب عورت بھی بھوکی سو گئی، تو بروز قیامت تمہارا گریبان پکڑے گی۔“ ہارون اس نصیحت کو سن کر رونے لگا، حتیٰ کہ روتے روتے اس پر غشی طاری ہو گئی۔ یہ حالت دیکھ کر فضل نے عرض کی، ”حضرت! بس کیجئے، آپ نے تو امیر المؤمنین کو نیم مردہ کر دیا۔“ آپ نے ارشاد فرمایا، ”اے ہامان! خاموش ہو جا، میں نے نہیں بلکہ تو اور تیری جماعت نے ہارون کو زندہ درگور کر دیا ہے۔“ یہ سن کر ہارون پر مزید رقت طاری ہو گئی۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو عرض کی، ”حضور آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے؟“.. فرمایا، ”ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرض ہے اور اس کی ادائیگی صرف اطاعت

سے ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کی ادائیگی بھی میرے بس کی بات نہیں، میدانِ محشر میں میرے پاس کسی سوال کا جواب نہ ہوگا۔“ ہارون نے عرض کی، ”میرا مقصد دنیاوی قرض سے تھا۔“ آپ نے فرمایا، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے میرے پاس اتنی نعمتیں ہیں کہ مجھے کسی سے قرض لینے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔“

ہارون نے ایک ہزار دینار کی ایک تھیلی آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کرتے ہوئے عرض کی، ”یہ رقم مجھے اپنی والدہ کے ورثے میں سے حاصل ہوئی ہے، اس لئے قطعاً حلال ہے، قبول فرمائیں تو کرم نوازی ہوگی۔“ آپ نے فرمایا، ”تجھ پر بے حد افسوس ہے، میری ساری نصیحتیں بے کار گئیں۔ میں تو تجھے نجات کا راستہ دکھا رہا ہوں اور تو مجھے ہلاکت میں گرانا چاہتا ہے۔ یہ مال مستحقین کو ملنا چاہیئے اور تو اسے ایک غیر مستحق کو دے رہا ہے۔“ یہ کہہ کر عبادت میں مشغول ہو گئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب نہم، ص ۸۱، مطبوعہ انتشارات گنجینہ تہران ایران)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۵) اطاعت کو اپنا شعار بنائیں

نبی مکرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اگر تم پر کوئی نک کٹا حبشی غلام بھی حاکم (نگران) بنا دیا جائے جو تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب کے مطابق چلائے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔“

(صحیح مسلم، الحدیث الحدیث ۱۸۳۸، ص ۱۰۲۳، دار ابن حزم بیروت)

لہذا! جب تک مدنی مرکز آپکو شریعت کے مطابق کوئی بھی مدنی کام کرنے

کو کہے، بلاچون چر اس کو بجالائیے۔ کسی بھی تحریک یا ادارے کے ذمہ دار کی اہم ترین خصوصیت ”اطاعت“ کو سمجھا جاتا ہے۔ جس میں اطاعت کا عنصر نہیں ہوگا تو ہو سکتا ہے کہ ترکِ اطاعت کی عادت کی وجہ سے ایسی ہدایت کی بھی خلاف ورزی کر بیٹھے جسے پورا کرنا شرعاً بھی واجب ہو۔ ایسے ذمہ دار کی اہمیت آہستہ آہستہ تنظیم کے نزدیک بھی ختم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر ہر کوئی اپنی اپنی سمجھ کے مطابق کام کرنے لگے گا تو اس کا نقصان اجتماعی طور پر تحریک کو برداشت کرنا پڑے گا، لہذا! کسی بھی تنظیم کی ترقی اور بقاء کے لئے اطاعت ناگزیر ہے۔ ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی، عالی مرتبت ہونے کے باوجود اطاعت کی کیسی تنظیمی سوچ رکھتے ہیں اس کا اندازہ اس حکایت سے لگائیے۔

حکایت

ایک مرتبہ نگرانِ شوریٰ کسی نگرانِ اسلامی بھائی کے ہاں اس کا مسئلہ حل کرنے نے تشریف لے گئے، وہاں بھی عدمِ اطاعت کا ہی مسئلہ درپیش تھا۔ اسی نگران نے انہیں بتایا کہ ”ایک مرتبہ میں نے امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی سے اپنے علاقے میں بیان کی تاریخ مانگی تو آپ نے ارشاد فرمایا، ”چند ہفتوں کے بعد لے لینا۔“ چند ہفتوں کے بعد جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا، ”بیٹا! میں تاریخ تو آپ کو ابھی دے دوں مگر جن دنوں میں میں نے آپ کو تاریخ دینے کا کہا تھا اس وقت باب المدینہ (کراچی) کا کوئی نگران نہیں تھا لیکن اب حاجی مشتاق (علیہ الرحمۃ) باب المدینہ کے نگران ہیں، اگر آپ اُن سے اجازت لے لیں تو میں ضرور

حاضر ہو جاؤں گا۔“

سبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ! امیرِ اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی عاجزی پر قربان جائیے۔ اس حکایت میں ان ذمہ داران کے لئے سبق ہے جو اپنے نگران کی اجازت کے بغیر مختلف علاقوں یا شہروں میں اپنے بیان کی تاریخیں دے کر دعوتِ اسلامی کے اصولوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اے کاش! ہمیں امیرِ اہل سنت کے اس طرزِ عمل کو بھی اپنانے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ ہمیں چاہئے کہ امیرِ اہل سنت سے محبت، پیار اور الفت کا ثبوت دینے کے لئے ان کی مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کو نقصان سے بچانے کی کوشش کرتے ہوئے اطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔

(۶) اپنے مدنی مقصد کو نہ بھولیں

آپ کتنی ہی بڑی ذمہ داری پر فائز کیوں نہ ہوں اپنے مدنی مقصد کو ہرگز نہ بھولیں کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ“، یاد رکھئے! اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی قافلوں کا مسافر بننا بے حد ضروری ہے۔ بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی فرماتے ہیں،.....

مدینہ (۱): مجھے ایسے ذمہ داران چاہئیں جو مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے ہوں۔

مدینہ (۲): دنیاوی یا تنظیمی کام میں چاہے جتنی بھی مصروفیت ہو جب تک کوئی مانع

شرعی نہ ہو ہر ماہ ۳ دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کیجئے۔

مدینہ (۳): دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مرکزی مجلس شوریٰ کا ہر نگران

ورکن اور ہر ذمہ دار ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں جدول کے مطابق سفر کرے۔

(نصابِ مدنی قافلہ، حصہ اول، ص ۱۳، ۱۴، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

لہذا! ذمہ دارانِ اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ مدنی انعامات پر عمل اور

مدنی قافلوں میں سفر میں کوتاہی کر کے اسلامی بھائیوں کی تنقید یا حوصلہ شکنی کا سبب نہ

بنیں۔

(۷) سنجیدہ رہیں

پیارے اسلامی بھائیو! سنجیدگی کو اپنے مزاج کا حصہ بنا لیجئے اور مذاقِ مسخری

کی عادت پالنے سے پرہیز کریں۔ لیکن یاد رہے کہ رونی صورت بنائے رکھنے کا نام

سنجیدگی نہیں اور نہ ہی بقدرِ ضرورت گفتگو کرنا یا کبھی کبھار مزاح کر لینا اور مسکرا کر سنجیدگی

کے منافی ہے۔ ہاں! کثرتِ مزاح اور زیادہ ہنسنے سے پرہیز کریں کہ اس سے وقار

جاتا رہتا ہے جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ ”جو شخص زیادہ ہنستا ہے، اس کا دبدبہ اور رعب چلا جاتا ہے اور جو آدمی (کثرت سے)

مزاح کرتا ہے وہ دوسروں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔“ (احیاء العلوم ج ۳، ص ۲۸۳)

مزاح بھی ایسا ہونا چاہیے جس کی وجہ سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے

مثلاً کسی کا دل دکھا بیٹھنا یا جھوٹ بولنا وغیرہ۔ جیسا کہ،

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض

گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایک شخص کوئی ایسی (جھوٹی) بات کہتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ہنساتا ہے، لیکن وہ اسے آسمان کے زمین سے فاصلے سے بھی زیادہ فاصلے تک دور جہنم میں لے جائے گی۔“

(مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۱۷۹، الحدیث: ۱۳۱۴۹)

امیرِ اہل سنت اور احساسِ ذمہ داری

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ! اس پُر فتن دور میں بھی ایسی شخصیات موجود ہیں جنہیں دیکھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ انہیں میں سے ایک شخصیت امیرِ اہل سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ العالی کی ہے۔ آپ ابتداء ہی سے احساسِ ذمہ داری کی چلتی پھرتی تصویر ہیں۔ اپنے اہل و عیال کی کفالت کی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے پہلے پہل بچوں کے غبارے اور جھاڑو وغیرہ بھی فروخت کئے، اس کے ساتھ ساتھ آپ تقویٰ و پرہیزگاری اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حسین امتزاج تھے، آپ نے اُن دنوں اپنے چہرے پر سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سجائی (یعنی داڑھی آتے ہی رکھ لی) جب چہرے پر داڑھی اور سر پر عمامہ سجانا نہایت دشوار سمجھا جاتا تھا، ایسے نامساعد حالات میں آپ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کو عملی طور پر سنتیں اپنانے کی طرف راغب کرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ دیکھتے ہی دیکھتے آپ نے ”دعوتِ اسلامی“ جیسی عظیم عالمگیر تحریک کے مدنی کام کا آغاز کر دیا۔

آپ کو آپ کا احساسِ ذمہ داری دور دراز کا سفر کرواتا، دن میں بسا

اوقات ایک سے زائد مرتبہ بیانات کرتے اور بسوں، ٹرینوں میں اور پیدل سفر کر کے مسجد مسجد، گاؤں گاؤں، شہر شہر خود شریف لے جاتے، آپ کے کھانے کا Tiffen ساتھ ہوتا یہاں تک کہ نمک کی ڈبیا بھی ساتھ رکھتے، اپنا پانی تک ساتھ رکھتے کہ کسی سے سوال نہ کرنا پڑ جائے، مریضوں کی عیادت کرتے، مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیتے اور کفن پہناتے، نمازِ جنازہ کی امامت فرماتے اور غمی و خوشی کے مواقع پر مسلمانوں کی ایسی دلجوئی فرماتے کہ وہ بھی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے آپ کے شریکِ سفر بن جاتے، فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر نفلی عبادتوں، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں گریہ و زاری اور ریاضتوں نے آپ کو لاکھوں مسلمانوں کی دلوں کی دھڑکن بنا دیا۔

دولت مندوں اور اربابِ اقتدار شخصیات سے بے نیازی نے آپ کو مزید ممتاز کر دیا، اہلِ ثروت، مال و دولت کے انبار آپ کی ذات کے لئے پیش کرتے مگر آپ منع فرما دیتے، وقف کے مال کے استعمال میں آپ کی احتیاط کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ عالمی مدنی مرکزِ فیضانِ مدینہ میں موجود فون کے استعمال سے حتیٰ الامکان گریز کرتے ہیں اور اگر کبھی استعمال کرنا بھی پڑے تو اس کی قیمت اپنی جیب سے ادا کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ آپ کے پاس اتنا مال جمع ہی نہ ہو جس سے صاحبِ نصاب بن جائیں، لہذا جب کبھی اتنی رقم جمع ہو جاتی تو فوراً کسی کارِ خیر میں خرچ کر کے ہی دم لیتے ہیں، آپ کے کردار کی بلندیوں سے متاثر ہو کر سینکڑوں نہیں، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مسلمان آپ کے ہاتھوں بیعت کر کے حضورِ سیدنا غوث

الا عظم محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن سے وابستہ ہو چکے ہیں۔

آپ کے احساسِ ذمہ داری کی برکتیں ”دعوتِ اسلامی“

سے وابستہ ہونے والے اسلامی بھائیوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہوئیں، جنہوں نے نیکی کی دعوت کی ایسی دھومیں مچائیں کہ لاکھوں نوجوان فیشن کی آفت سے جان چھڑا کر سنتوں کے سانچے میں ڈھل گئے، اور انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد ہی یہ بنالیا کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاء اللہ عزوجل۔“

آپ مدظلہ العالی نے گویا کہ خود کو مکمل طور پر امت کی خیر خواہی کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ الحمد للہ عزوجل! یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اس مختصر سے عرصے میں دعوتِ اسلامی کا پیغام (تادم تحریر) دنیا کے 66 ممالک میں پہنچ چکا ہے۔ ہزاروں مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات میں بے شمار مبلغین اصلاح امت کے کاموں میں مصروفِ عمل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”میرا بس چلتا تو میں نیند بھی نہ کرتا کہ اتنا (کثیر) کام کرنا بھی باقی ہے۔“

یہ آپ کے احساسِ ذمہ داری کا یقین ثبوت ہے کہ امتِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جن جن شعبوں کی حاجت تھی، آپ ان شعبوں کو قائم کرنے میں مصروف ہو گئے اور آج الحمد للہ عزوجل! ان میں سے کئی شعبہ جات میں کام شروع ہو چکا ہے مثلاً مساجد کی تعمیرات کے لئے ”خدام المساجد“، حفظ و ناظرہ کے لئے ”مدرسة المدينه“، بالغان کی تعلیم قرآن کے لئے ”مدرسة المدينه“

برائے بالغان“، فتاویٰ کے لئے ”دار الافتاء“، علماء کی تیاری کے لئے ”جامعۃ المدینہ“، تربیتِ افتاء کے لئے ”تخصص فی الفقہ“ اور امت کو درپیش جدید مسائل کے حل کے لئے ”مجلس تحقیقات شرعیہ“ پیغامِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو عام کرنے کے لئے ”مجلس المدینۃ العلمیۃ“، تصانیف و تالیفات کو شرعی اغلاط سے محفوظ رکھنے کے لئے ”مجلس تفتیش کتب و رسائل“، ”روحانی علاج کے لئے“ مجلس مکتوبات و تعویذات“، اسلامی بہنوں کو باحیاء بنانے کے لئے ان کے ”ہفتہ وار اجتماعات و دیگر مدنی کام“، مسلمانوں کو باعمل بنانے کے لئے ”مدنی انعامات کا تحفہ“ اور دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے دنیا کے کئی ممالک میں ”مدنی قافلوں اور ہفتہ وار اجتماعات“ کا مدنی جال بچھایا جا چکا ہے، ”گونگے بھرے، نابینا اسلامی بھائیوں اور جیلوں میں قیدیوں کی اصلاح“ کے لئے مجالس قائم کر دیں، ”مختلف سطح کی مشورتوں کا قیام“ اور اس طرح سنتوں کی خدمت کے کم و بیش 35 شعبوں کو قائم کر کے سارا نظام ”مرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے سپرد کر کے ان کی کارکردگی پر بھی نظر رکھتے ہیں، اس کے علاوہ اپنے بیانات و مدنی مذاکروں کی کیٹیں اور تحریری رسائل و کتب عطا کر کے بھی مسلمانانِ عالم کو اپنا فیض لٹاتے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کا اپنی انفرادی عبادات کو قائم رکھنا جس میں عشقِ رسول، حرمینِ طہیین کی محبت، نوافل مثلاً تہجد، اشراق و چاشت کی ادائیگی میں استقامت، تلاوتِ قرآن، سنتوں اور مستحبات پر عمل دیکھنے والے کو

بتلائے حیرت کئے دیتا ہے۔

آپ کی ذات سے متعلق مزید معلومات کے لئے ”امیرِ اہل سنت کی احتیاطیں“، ”عیسائی پادری، امیرِ اہل سنت کے قدموں میں“، ”فکرِ مدینہ مع ۴۱ حکایاتِ عطاریہ“ اور ”امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کے آپریشن کی جھلکیاں“ نامی رسالوں کا مطالعہ فرمائیں، آپ کا ذوق دوبالا ہو جائے گا، ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ۔

احساسِ ذمہ داری پیدا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ عزَّوَجَلَّ! اس وقت ہماری مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ سنّتوں کی خدمت کے 35 سے زائد شعبوں میں کام کر رہی ہے جس کی جھلک آپ نے سابقہ سطور میں ملاحظہ فرمائی۔ دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ٹی وی اور وی سی آر اور کیبل کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی ہے، نیز علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص و عام کا میلان دنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے دینی مسائل سے جہالت کے بادل ہر طرف منڈلا رہے ہیں، یہود و نصاریٰ مسلمانوں کو مٹانے کے لئے اور اسلام کا پاکیزہ نقشہ بدلنے کے لئے مجتمع ہو رہے ہیں، آج دنیا میں کتنے ہی ایسے مقامات ہیں جہاں نہ تو مسلمان مردوں کی جانیں محفوظ ہیں اور نہ ہی مسلمان عورتوں کی عزت، مساجد کا تقدس پامال کیا جا رہا ہے، لادینیت و بدنہ ہیت اپنے نیچے گاڑھتی چلی جا رہی ہے۔

اس طرح کے کئی عوامل ہماری غیرتِ ایمانی کو لٹکا رہے ہیں اور ہم میں احساسِ ذمہ داری پیدا کرنے کے لئے ہمیں جھنجھوڑ رہے ہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہل سنت مجددِ دین و ملت الشاہِ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں؛

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
 سونے والو جاگتے رہو چوروں کی رکھوالی ہے
 آنکھ سے کاجل صاف چرائیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
 تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے
 یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
 ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے
 سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے
 تو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے
 آنکھیں ملنا جھنجھلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی
 نام پر اٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کچھ گالی ہے
 جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے
 ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا اگیا بیتالی ہے
 بادل گرے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے
 بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے
 پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منہ
 میخہ نے پھسلن کر دی ہے اور دُھر تک کھائی نالی ہے
 ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
 پھر جھنجھلا کر سردے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے
 پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
 ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

شہد دکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر گُش
اس مردار پہ کیا لپکایا دنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے
مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضا سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آج کہیں فٹ بال اور شراب و کولڈ ڈرنک کے ڈھکن

پر کلمہ لکھ کر، تو کہیں مسلمان مردوں کو داڑھی شریف اور اسلامی بہنوں کو پردے سے جبراً دور کر
کے ہمارے دلوں کو چھلنی کیا جا رہا ہے، اور نہ جانے کتنے مسلمانوں کو دولت و شہرت کی لالچ
دیکر اسلام سے دور کیا جا رہا ہوگا۔

آہ صد آہ! آج مسلمان انہی اسلام دشمن یہود و نصاریٰ کے طریقے پر چلنے
میں فخر محسوس کرتا ہے۔ آج مسلمانوں میں نیکی کی دعوت کا جذبہ ختم ہوتا جا رہا ہے،
اسلام کی خاطر قربانی دینے کا جذبہ ماند پڑتا جا رہا ہے، ہر گھر سنیما گھر بنتا جا رہا
ہے، مسلمان موسیقی، شراب اور جوئے کا عادی ہوتا جا رہا ہے، آج مسلمان تیزی کے
ساتھ بد اخلاقی کے عمیق گڑھے میں گرتا جا رہا ہے، ہر طرف اداسی ہی اداسی نظر آرہی
ہے، آج پھر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر انتہائی کڑا وقت آپڑا ہے آج
پھر گلشن اسلامی پر خزاں کے بادل منڈلا رہے ہیں،.....

امت پے تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
 پردیس میں وہ آج غریبُ الغرباء ہے
 خود آج وہ مہمانِ سرائے فقراء ہے
 اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
 اب معترض اس دین پہ ہر ہر زہ سرا ہے
 پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
 پر نام تیری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے
 مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے
 وہ یاد میں اسلاف کی اب روبرقضا ہے
 اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے
 گم دشت میں اک قافلہ بے طبل و درا ہے
 شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
 سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے
 بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے ہے
 دنیا پے تیرا لطف سدا عام رہا ہے
 جب تو نے کیا نیک سلوک اُن سے کیا ہے
 ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے
 اعداء سے غلاموں کو کچھ امید سوا ہے
 خطروں میں بہت جسکا جہاز آگے گھرا ہے
 دلدادہ تیرا ایک سے ایک ان میں سوا ہے
 وہ تیری محبت تیری عُنُوت کی ولا ہے
 وہ خاک ہمارے لئے داؤدئے شفا ہے
 اب تک قبلہ تری امت کا رہا ہے
 کئے سے کشش اس کی ہر اک دل میں سوا ہے
 اب تک تو تیرے نام پہ ایک ایک فدا ہے
 نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے
 ہاں ایک دعاء تیری کہ مقبولِ خدا ہے
 پر فکر تیرے دین کی عزت کی سدا ہے

اے خاصہ خاصانِ رسل وقتِ دعاء ہے
 جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
 جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ
 وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فروزاں
 جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب
 چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں
 گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
 ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
 وہ قوم کہ آفاق میں جو سرِ بفلک تھی
 جو قوم کے مالک تھی علوم اور حکم کی
 کھوج ان کے کمالات کا لگتا اب اتنا
 جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کروت
 دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
 فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہباں
 اے چشمہ رحمت **بَابِی اَنْتَ وَاُمِّی**
 جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چھڑایا
 سوار تیرا دیکھ کے عفو اور ترمم
 برتاؤ ترے جبکہ یہ اعداء سے ہیں اپنے
 کر حق عزوجل سے دعاءِ مرحوم کے حق میں
 امت میں تیری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
 ایماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے
 جو خاک تیرے درپہ ہے جاروب سے اُڑتی
 جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف
 جس شہر نے پائی تری ہجرت سے سعادت
 کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو تیرے کیا
 ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
 تدبیر سنہلنے کی ہمارے نہیں کوئی
 خود جاہ کے طالب نہ ہیں عزت کے ہیں خواہاں

(ماخوذ از رسالہ جوشِ ایمانی از امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ان حالات میں امید کی ایک روشن کرن ”دعوتِ

اسلامی اور امیرِ اہل سنت مدظلہ“ کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچانے کے لئے اور اس مدنی کام کو عام کرنے کے لئے اپنے اندر احساسِ ذمہ داری پیدا کیجئے، دین کے لئے قربانی دینے کا جذبہ پیدا کیجئے۔ اسلامی بھائیوں کی ایک تعداد ہے جو دنیا کمانے میں مصروف ہونے کی وجہ سے پہلے پہل درس و بیان اور مدنی قافلے چھوڑ دیتے ہیں، ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے میں سستی کرتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ عمامہ کے تاج، پھر نمازِ باجماعت کی نعمت سے محرومی کا آغاز ہوتا ہے اور نہ جانے کتنے ترک کردہ گناہوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اس طرزِ عمل سے شاید آپ کی دنیا تو سنور رہی ہو لیکن ذرا غور تو کیجئے کہ آخرت کا نقصان کتنا بڑا ہو رہا ہے؟ یاد رکھئے کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود نعمتوں کی فراوانی رب تعالیٰ کا انعام نہیں بلکہ اس میں سخت پکڑ کی جانب اشارہ ہے۔ جیسا کہ.....

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ڈھیل

حضرت سیدنا عقیل بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جب تم دیکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے گناہ گار ہونے کے باوجود اس پر عطاؤں کی بارش برسا رہا ہے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس کیلئے ڈھیل (یعنی مہلت) ہے۔“

پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیات مبارکہ تلاوت فرمائی:

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا
عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ط حَتَّى
إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَهُمْ بَغْتَةً
فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ
الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ط
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب انہوں نے
بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئی تھیں ہم نے ان پر
ہر چیز کے دروازے کھول دیے۔ یہاں تک کہ
جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے
اچانک انہیں پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے تو
جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی اور سب خوبیوں
سرا ہا اللہ رب العزت سارے جہاں کا۔

(پ ۷، الانعام: ۴۴-۴۵)

(مسند احمد، ج ۶، الحدیث ۱۷۳۱۳، ص ۱۲۲)

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ کی
رحمت سے مایوس ہونا، اللہ عزوجل کی مدد سے ناامید ہونا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سے
خود کو محفوظ تصور کرنا کبیرہ گناہوں سے بڑھ کر ہے۔“

(مکارم الاخلاق، باب فیمن ظلم رجلاً مسلماً، ص ۳۵۹، الحدیث: ۱۲۵)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بے وفا دنیا نہ پہلے کسی کی ہوئی نہ اب ہوگی۔ اگر
ہماری بقیہ زندگی کی چند سانسیں بھی سنتوں کی خدمت کے لئے قبول ہو گئیں تو ہماری
دنیا و آخرت سنور جائیگی، ان شاء اللہ عزوجل۔ اس دنیا کے مال و اسباب کے پیچھے ہم
کتنا ہی دوڑیں یہ پیٹ بھرنے والا نہیں ہے جیسا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے ”اگر انسان کو سونے کی دوادیاں مل جائیں تو وہ
تیسری کی تمنا کرے گا، انسان کا پیٹ تو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔“

(بخاری، کتاب الرقاق، ص ۲۲۹، الحدیث: ۶۴۳۶)

ذرا غور تو کیجئے مال و اسباب اور آسائش جمع کرنے کا احساس ہمیں دن رات کتنی مشقتوں میں مبتلا کرتا ہے۔ دن بدن بڑھتی ہوئی مشقتوں کے باوجود ہمیں چین نہیں آتا، اور چین آئے بھی کیسے کہ ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ فرما چکا، ”اے انسان تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ غنی سے بھر دوں گا اور تیری غریبی دور کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تیرا ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری فقیری بند نہ کروں گا۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج ۳، ص ۱۰۸، الحدیث: ۵۱۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑ کروڑ احسان ہے کہ ہم جسمانی طور پر صحت مند ہیں۔ اور ایک تعداد ہے جنہیں فرصت بھی میسر ہوتی ہے مگر ہم اس نعمت کی پرواہ کئے بغیر اپنے شب و روز غفلت میں گزار رہے ہیں۔

دونعمتیں

حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے ”دونعمتیں ہیں جن میں لوگ بہت گھائے میں ہیں تندرستی اور فراغت۔“

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج ۳، ص ۱۰۵، الحدیث: ۵۱۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکثر لوگ اپنا وقت اور صلاحیتیں محض دنیا کمانے میں صرف کرتے ہیں حالانکہ دنیا کی حقیقت تو یہ ہے کہ محنت سے جوڑنا، مشقت سے اس کی حفاظت کرنا، حسرت سے چھوڑنا۔ لہذا! آئیے ہم اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے مدنی کاموں میں مصروف عمل ہو جائیں اور

اپنے رب عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگ جائیں۔ **دعوت اسلامی** کے مختلف شعبوں میں اپنا وقت صرف کر کے اسے قیمتی بنائیں مثلاً مدنی قافلوں میں سفر کریں اور مدنی انعامات پر بھی عمل کریں، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھیں یا پڑھائیں، مسجد و چوک درس میں بھی مصروف رہیں، تحصیل سطح کے اجتماعات میں بھی شرکت کریں، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت اور صدائے مدینہ کی دھو میں مچائیں، اس کے ساتھ گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں، جیل خانہ جات، مجلس رابطہ، شعبہ تعلیم، تعویذات، جامعات، مساجد کی تعمیرات، I.T. (انٹرنیٹ)، المدینۃ العلمیۃ، تفتیش کتب و رسائل اور دارالافتا وغیرہ کے شعبوں میں بھی اپنی خدمات پیش کر کے اپنے ذمہ دار ہونے کا کامل ثبوت دیں۔

جہاں (فیضان سنت جلد اول سے) درس نہیں ہو رہے وہاں درس جاری کروائیں، جہاں مدرسۃ المدینہ بالغان نہیں لگ رہے وہاں اس کی ترکیب بنائیں، اپنے حلقے سے ہر ماہ تین دن کا مدنی قافلہ تو ضرور بالضرور سفر کروائیں بلکہ احساس ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے ہر ماہ خود کو تین دن، ہر ۲ ماہ میں ۳۰ دن کے لئے اور عمر بھر میں ۱۲ ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کے لئے پیش کریں۔

اپنا یہ ذہن بنا لیجئے کہ ”**دعوت اسلامی**“ میری اپنی تحریک ہے اور یہ کہ ”میں ہر وقت ہر مدنی کام کرنے کے لئے تیار ہوں، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔“ **فکر**

مدینہ کو اپنا معمول بنالیجئے کہ بے عمل مبلغ کی زبان میں تاثیر کیسے پیدا ہوگی، دوسروں کو نیکی کی دعوت دینا اور اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے فکرِ مدینہ بھی نہ کرنا کس قدر محرومی ہے۔ اس کے علاوہ اُمتِ محبوب کی بہترین خیر خواہی کرتے ہوئے عطاری بنانا بھی ہماری ذمہ داریوں میں شامل ہے کہ اس کے ذریعے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی نصیب ہو جاتی ہے۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”میں اپنے مریدوں کا قیامت تک کے لئے توبہ پر مرنے کا (بفضلِ خدائے — زَوَّجَلَّ) ضامن

ہوں۔“ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۱، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے رسائل اور کیسیٹوں کو فروخت اور تقسیم کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مدنی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ، ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ۔“

تمت بالخیر والحمد لله رب العلمین

جنت میں لے جانے والے اعمال کا مہکا مہکا گلہ دستہ

جنت کی تیاری

اس رسالے میں ہے ؛

☆ ادنیٰ جنتی

☆ جنت کا بازار اور دیدارِ ربِّ غفار عَزَّوَجَلَّ

☆ جنت میں لے جانے والے اعمال

☆ برکاتِ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

☆ حبشی چینیں مار مار کر رونے لگا

☆ مدنی قافلے پر سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی کرم نوازی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جنت کی تیاری^۱

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ تحریری بیان اول تا آخر پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عزوجل جنت کی تیاری کی خوب رغبت حاصل ہوگی۔

دُرود شریف کی فضیلت

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”کالے بچھو“ کے صفحہ 1 پر نقل کرتے ہیں: ”سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔“

(فردوسُ الأخبار ج ۲ ص ۳۷۵ الحدیث ۸۲۱۰ دارالکتاب العربی بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ادنی جنتی

حضرت سَیِّدُ نَافِعِہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَالِک

_____ دینہ

۱۔ یہ بیان نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ بمطابق 28 ستمبر 2007ء فیضانِ مدینہ سردار آباد (فیصل آباد) کے ہفتہ وار اجتماع میں فرمایا۔ ضروری ترمیم و اضافے کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

جَنَّتْ، قَاسِمِ نِعْمَتِ، سَرِاِپَا جُود و سَخَاوَتِ، مَحْبُوبِ رَبِّ
 الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ”حضرت سَیِّدُنَا مُوسٰی کَلِیْمُ اللہِ
 عَلٰی نَبِیِّنَا و عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ و السَّلَام نے جب اپنے ربَّ عَزَّوَجَلَّ سے سب سے کم درجے والے
 جنتی کے بارے میں سُوَال کیا کہ ”اُس کی منزل کتنی بڑی ہوگی؟“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے
 فرمایا کہ ”وہ شخص جنتیوں کے جَنَّت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا تو اُس سے کہا
 جائے گا کہ ”جَنَّت میں داخل ہو جا۔“ تو وہ عرض کرے گا، ”یا رَبِّ! عَزَّوَجَلَّ کیسے
 داخل ہو جاؤں؟ حالانکہ لوگ اپنے محلات میں چلے گئے اور انہوں نے اپنی منازل کو
 لے لیا۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ ”کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تیرے لئے دُنیا
 کے بادشاہوں جیسی نعمتیں ہوں۔“ تو وہ عرض کرے گا ”یا رَبِّ! عَزَّوَجَلَّ! میں راضی
 ہوں۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے فرمائے گا، ”تیرے لئے وہی ہے اور اُس کی مِثْل
 اور اُس کی مِثْل اور اُس کی مِثْل، تو جب ربَّ عَزَّوَجَلَّ اُس کے انعامات میں پانچ گُنا
 اضافہ فرمائے گا تو وہ بول اٹھے گا ”یا رَبِّ! عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ
 فرمائے گا یہ سب تیرے لئے ہے اور اس سے دس گُنا مزید اور تیرے لئے تیرے نفس
 کی چاہت کے مطابق اور تیری آنکھوں کی لذت کے مطابق نعمتیں ہیں۔“ تو وہ عرض
 کرے گا ”یا رَبِّ! عَزَّوَجَلَّ میں راضی ہوں۔“ پھر حضرت سَیِّدُنَا مُوسٰی کَلِیْمُ اللہِ
 عَلٰی نَبِیِّنَا و عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ و السَّلَام نے سب سے اعلیٰ درجے والے جنتی کے بارے
 میں سُوَال کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ”یہ وہ لوگ ہیں جن کو میں نے پسند کر لیا اور ان
 کی عزت و کرامت پر میں نے اپنے دستِ قدرت سے مہر لگا دی تو نہ اُسے کسی آنکھ

نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔“

(مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزلة فيها، الحدیث ۱۸۹، ص ۱۱۸)

ہو بہر ضیاء نظرِ کرم سُوئے گنہگار
جنت میں پڑوسی مجھے آقا ﷺ کا بنا دے

(مناجاتِ عطاریہ از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جَنّت کے درجے

حضرت عُبَادَہ بن صَامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مَکَّہ

مکرمہ، سردارِ مدینہ مَنَوْرَہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جَنّت

میں 100 درجے ہیں ہر دو درجوں میں آسمان و زمین جتنا فاصلہ ہے اور فردوس

سب سے بلند درجہ ہے۔ اُس سے جَنّت کے چار دریا بہہ رہے ہیں اور اُس کے

اوپر عَرْش ہے سو جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سُوّال کرو تو **فردوس** کا سُوّال کرو۔

(جامع الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی..... الخ، الحدیث ۲۵۳۹، ج ۴، ص ۲۳۸)

میری سرکار کے قدموں میں ہی اِنْ شَاءَ اللّٰہُ (عَزَّوَجَلَّ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میرا فردوس میں عطارِ ٹھکانہ ہو گا

(ارمغانِ مدینہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جَنّت کی دُعا

حضرت سَیِّدُنا اَنَسُ بنِ مَالِکِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان، سردارِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تین مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جَنّت کا سُوال کیا تو جَنّت دُعا کرتی ہے کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جَنّت میں داخل کر دے اور جس شخص نے تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگی تو دوزخ دعا کرتی ہے کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو دوزخ سے پناہ میں رکھ۔

(جامع الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی..... الخ، الحدیث ۲۵۸۱، ج ۴، ص ۲۵۷)

عَفُو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا

گر کرم کر دے تو جَنّت میں رہوں گا یا رب (عزوجل)

(مناجاتِ عطاریہ از امیرِ اہلسنت و امت برکاتِ عالمیہ، ص ۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شَانِ صَدِّیقِی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرِینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نُزُولِ سَکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مال میں دو جوڑے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرے، اُسے جَنّت کے تمام دروازوں سے بلایا جائیگا اور جَنّت کے آٹھ دروازے ہیں پس جو شخص نمازی ہوگا اُس کو نماز کے دروازے سے بلایا جائیگا، جو روزہ داروں میں سے ہوگا اُس کو روزے کے دروازے سے بلایا جائیگا، جو صدقہ دینے

والوں میں سے ہوگا، اُس کو صدقہ کے دروازے سے آواز دی جائیگی اور جو اہل جہاد سے ہوگا، اُسے جہاد کے دروازے سے طلب کیا جائیگا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی دروازے سے بلایا جائیگا تو کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائیگا؟ نئی کریم، رءوف و رحیم، محبوب ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”ہاں“ اور مجھے اُمید ہے کہ وہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہی ہوں گے۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب الثانی والسبعون فی صفة الجنة، مراتب اہلہا، ص ۲۴۴)

صدیق و عمر دونوں بھیجیں گے غلاموں کو (وَرَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا)
جس وقت کھلے گا درموا لی تیری جنت کا

(قُبَالہٗ بِخَشْشِ از خلیفہ اعلیٰ حضرت جمیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ القوی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جَنَّتِیْ حُورَیْنِ

پارہ 27 سورة الرحمن آیت 56, 57, 58 میں ارشاد ہوتا ہے،

فِيْهِنَّ قَصِرَتْ الطَّرْفُ لَمْ يَطْمِثُهُنَّ اَنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبَايَ الْاَآءِ رَبِّكُمَْا تُكْذِبْنَ ۝ كَانَهُنَّ الْيَاقُوْثُ وَالْمَرْجَانُ ۝

ترجمہ کنز الایمان: ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے تو اپنے رب کی کوئی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں۔

حضرت صدر الافاضل مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ

الہادی ”تفسیر خزائن العرفان“ میں ان آیات کے تحت فرماتے ہیں: جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی: مجھے اپنے رب عزوجل کے عزت و جلال کی قسم! **جنت** میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اُس خدا عزوجل کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی (بیوی) بنایا۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنت کی خوریں کیسی ہوں گی؟

صدر الشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (الْمُتَوَفَّی ۱۳۷۶ھ)

احادیث کے مضامین کو بیان کرتے ہوئے بہارِ شریعت حصہ 1، صفحہ 79 تا 82 پر لکھتے ہیں: ”اگر خور اپنی تھیلی زمین و آسمان کے درمیان نکالے تو اُس کے حُسن کی وجہ سے مخلوقِ فتنہ میں پڑ جائے اور اگر اپنا دوپٹا ظاہر کرے تو اُس کی خُصورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چرخ۔ اور جنتی سب ایک دل ہونگے، انکے آپس میں کوئی اختلاف و بُغض نہ ہوگا۔ ان میں ہر ایک کو کُورِ عین میں کم سے کم دو بیبیاں (بیویاں) ایسی ملیں گی کہ ستر ستر (70) جوڑے پہنے ہونگی، پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے اُن کی پنڈلیوں کا مغز دکھائی دے گا، جیسے سفید شیشے میں شراب سُرخ دکھائی دیتی ہے۔ آدمی اپنے چہرے کو اس کے رُخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا، مرد جب اس کے پاس جائیگا، اُسے ہر بار کنواری پاینگا مگر اُس کی وجہ سے مرد و عورت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ **جنت** کی عورت سات ستمند روں میں ٹھو کے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں ہو جائیں۔ جب کوئی بندہ **جنت** میں جائیگا تو اُس کے سر ہانے اور پاننتی (پاؤں کی طرف) میں دو خوریں نہایت اچھی آواز سے

گائیں گی مگر اُن کا گانا شیطانی مزامیر (آلاتِ موسیقی) نہیں بلکہ اللہ عزَّوَجَلَّ کی حمد و پاکی ہوگا وہ ایسی خوش گلو ہوگی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی اور یہ بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہ مریں گی، ہم چین والیاں ہیں کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گی، ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گی۔ مبارک باد اُس کے لئے جو ہمارا اور ہم اس کے ہوں، ادنیٰ جنتی کے لئے 80 ہزار خادم اور 72 بیبیاں (بیویاں) ہوں گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱، ص ۷۹، ۸۲)

داخلِ خلد ہم کو جو فرمائے تُو
ہم ہوں اور حور و غلماں لبِ آبجو
اور جامِ طہور اور مینا سبُو
دیکھیں اعداء تو رہ جائیں پی کر لہو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

(سامانِ بخشش از شہزادہ اعلیٰ حضرت مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ص ۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حور کا مہر

حضرت سیدنا اذہر بن مُغِیث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُحِبِّ جو کہ نہایت عبادت

گزار تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دنیا کی عورتوں کی طرح نہ تھی۔ تو میں نے اُس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: ”میں جنت کی حور ہوں“ یہ سن کر میں نے اُس سے کہا میرے ساتھ شادی کرلو اُس نے کہا میرے مالک کے پاس شادی کا پیغام بھیج دو اور میرا مہر ادا کر دو میں نے

پوچھا تمہارا مہر کیا ہے تو اُس نے کہا رات میں دیر تک نماز پڑھنا۔

(جنت میں لے جانے والے اعمال، ص ۱۳۸)

نَارِ جَهَنَّمَ سے تُو اماں دے خُلْدِ بَرِّیں دے باغِ جناں دے
وَاسِطَہ نُعْمَاں بِنِ ثَابِت کا یا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) مری جھولی بھر دے

(مناجات عطاریہ، از امیر اہلسنت و امت برکاتہم العالیہ، ص ۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنت کی نہریں

جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا، دوسرا دودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا

شراب کا، پھر ان سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جارہی ہیں۔ وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بلکہ زمین کے اوپر رَوَاں ہیں، نہروں کا ایک کنارہ موتی کا دوسرا یاقوت کا ہے اور ان نہروں کی زمین خالص مُشک کی ہے۔ (الترغیب والترہیب،

کتاب صفة الجنة والنار، فصل فی انهار الجنة، الحدیث ۳۵/۵۷۳۴، ج ۴، ص ۳۱۵)

اللہ تعالیٰ پ ۲۶ سُورۃ مُحَمَّد آیت نمبر ۱۵ میں ارشاد فرماتا ہے،

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ الْمُتَّقُونَ ط
فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ج
وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ج
وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ه
وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى طَوْلَهُمْ
فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ
مِّن رَّبِّهِمْ ط كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي
النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ
أَمْعَاءَهُمْ ۝

ترجمہ کنز الایمان: احوال اُس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا اور ان کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی مغفرت کیا ایسے چین والے ان کی برابر ہو جائیں گے جنہیں ہمیشہ آگ میں رہنا اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

میں اُن کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے (عَزَّوَجَلَّ)
حسنِ فقیر کا جنت میں بسترا ہو گا

(ذوقِ نعت از حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن، ص ۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جَنّتِیوں کا کھانا پینا

جَنّتِیوں کو شراب پلائی جائیگی مگر وہاں کی شراب دُنیا کی شراب کی طرح
بد بُودار، کڑوی، بے عقل کرنے والی اور آپے سے باہر کرنے اور نشہ والی نہ ہوگی بلکہ
وہ پاک شراب ان سب باتوں سے پاک و مُنَزَّہ ہوگی۔

جَنّتِیوں کو جَنّت میں ایک سے ایک لذیذ کھانے ملیں گے جو چاہیں گے وہ
کھانا فوراً حاضر ہو جائیگا، اگر کسی پرندے کو دیکھ کر اُس کا گوشت کھانے کو جی چاہے گا تو
وہ اُسی وقت بھُنا ہوا اُن کے پاس آ جائیگا کم سے کم ہر ایک شخص کے سر ہانے
دس (10) ہزار خادم کھڑے ہونگے۔ خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی
اور دوسرے ہاتھ میں سونے کے پیالے ہونگے اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی
نِعْمَت ہوگی، جتنا کھانا کھاتے جائیں گے، لذّت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زِیادتی ہوتی
جائیگی، ہر نوالے میں ستر (70) مَرّے ہونگے، ہر مَرّہ دُوسرے مَرّے سے مُمتاز ہو
گا، اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہوگی تو گُوزے خود ہاتھ میں آ جائیں گے۔ ان میں ٹھیک
اندازے کے مُوافِق پانی، دودھ، شراب اور شہد ہوگا۔ پینے کے بعد جہاں سے آئے
تھے خود بخُو دوہاں چلے جائیں گے۔

وہاں نِجاست، گندگی، پیشاب وغیرہ تھوک، رینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل

أَصْلًا (بالکل) نہ ہونگے۔ اور ڈکار و پسینے سے مُشک کی خوشبو نکلے گی۔

(بہار شریعت، حصہ ۱ ص ۸۱/۸۲)

پڑوسی خُلد میں اپنا بنا لو

کرم یا مصطفیٰ بہرِ رضا ہو (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)

(از امیرِ اہلسنت و اہلِ دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنتیوں کے لباس

حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرِ اِپا نو رشاہ

غیو رصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص جَنّت میں داخل ہوگا، اُسے

نِعْمَت ملے گی نہ وہ محتاج ہوگا نہ اس کے کپڑے پُرانے ہونگے اور نہ اس کی بَوانی ختم

ہوگی جَنّت میں وہ کچھ ہے، جسے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی

دل میں اُس کا خیال گُزرا۔

(الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة، فصل فی تباہم..... الخ، الحدیث ۷۹، ج ۴، ص ۲۹۴)

حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

حَبِیْب، حَبِیْبِ لَیْب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: ”سب سے پہلا گر وہ جو جَنّت میں جائیگا، اُن کی شکلیں چودھویں

رات کے چاند کی طرح ہونگی، وہ وہاں نہ تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ

قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں گے۔ اُن کے برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کے

ہوں گے۔ اُن کا پسینہ کسٹوری کا ہوگا۔ اُن میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہونگی

وہ اس قدر حسین ہوگی کہ اُن کی پنڈلیوں کا گوشت اُوپر سے نظر آتا ہوگا، اُن کے درمیان اختلاف ہوگا اور نہ بغض۔ اُن کے دل ایک دل کی طرح ہونگے۔ وہ صُبح و شام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کریں گے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الجنة والصفۃ، باب فی صفات الجنة..... الخ، الحدیث ۲۸۳۴، ص ۱۵۲۰)

وہی سب کے مالک انہیں کا ہے سب کچھ
نہ عاصی کسی کے نہ جنت کسی کی

(ذوقِ نعت از حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنت کا بازار اور دیدارِ رَبِّ غَفَّار (جَلَّ جَلَالُہُ)

جنتیوں کے لباس نہ پُرانے ہونگے نہ اُن کی جوانی فنا ہوگی۔ جنت میں

نہیں کہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنت میں موت نہیں۔ جنتی جب جنت میں

جائیں گے ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا اور اُس کے فضل کی حد

نہیں۔ پھر انہیں دُنیا کے ایک ہفتہ کی مقدار کے بعد اجازت دی جائے گی کہ اپنے

پَرُوَز گار عَزَّوَجَلَّ کی زیارت کریں، عرشِ الہی (عَزَّوَجَلَّ) ظاہر ہوگا اور رب (عَزَّوَجَلَّ)

جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلّی فرمائے گا اور اُن جنتیوں کے لیے

منبر بچھائے جائیں گے، نور کے منبر، موتی کے منبر، یاقوت کے منبر، زبرجد کے منبر،

سونے کے منبر، چاندی کے منبر اور اُن میں کا ادنیٰ مُشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور

اُن میں ادنیٰ کوئی نہیں، اپنے گُمان میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں

گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو

ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع (رُکاوٹ) نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ایک پر تجلّی فرمائے گا ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فُلاں بن فُلاں! تجھے یاد ہے، جس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا...؟! دُنیا کے بعض معاصی (م۔ عا۔ صی) یعنی گناہ یاد دِلائے گا، بندہ عرض کرے گا: یا ربَّ عَزَّوَجَلَّ! کیا تُو نے مجھے بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مَغْفِرَت کی وَسْعَت ہی کی وجہ سے تُو اس مرتبے کو پہنچا، وہ سب اسی حالت میں ہونگے کہ اُبر چھائے گا اور اُن پر خوشبو برسائے گا کہ اُس کی سی خوشبو اُن لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ جاؤ اُس کی طرف جو میں نے تمہارے لئے عزّت تیار کر رکھی ہے، جو چاہو، پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں۔ اُس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ اُن کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سُنی اور نہ ہی قُلُوب پر اُن کا خطرہ گزرا۔ اُس میں سے جو چیز چاہیں گے اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی، جتنی اُس بازار میں باہم ملیں گے۔ چھوٹے مرتبے والا بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا اُس کا لباس پسند کرے گا، ہُنُوز (ہُنُوز) یعنی ابھی گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا کہ میرا لباس اس سے اچھا ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ **جنت میں** کسی کے لیے غم نہیں۔ پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔ اُن کی بیبیاں (بیویاں) استقبال کریں گی، مبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے اور آپ کا جمال اُس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے، جواب دیں گے کہ پُروردگار عَزَّوَجَلَّ کے حضور ہمیں بیٹھنا نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا

سزاوار تھا۔ جنتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نہایت اعلیٰ درجے کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے، جائیں گے۔ سب سے کم درجے کا جو جنتی ہے، اُس کے باغات اور بیاباں اور نعیم و خدام اور تخت ہزار (1000) برس کی مسافت تک ہوں گے اور ان میں اللہ عزوجل کے نزدیک سب میں معزز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مُشرف ہو گا۔ جب جنتی جنت میں جائیں گے تو اللہ عزوجل اُن سے فرمائے گا: ”کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دُؤں“ عرض کریں گے: تُو نے ہمارے مُنہ روشن کئے، جنت میں داخل کیا، جہنم سے نجات دی، اُس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا، اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الہی عزوجل سے بڑھ کر انہیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی۔

(بہارِ شریعت تخریج شدہ مکتبۃ المدینہ ص ۸۲/۸۶)

جنت میں آقا کا پڑوسی بہرِ رضا و قطبِ مدینہ
بن جائے عطارِ الہی، یا اللہ میری جھولی بھر دے

(مناجاتِ عطار یا از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا اہل جنت اور اُن کے سرسبز و شاداب پُر

رونق چہروں پر غور کیجئے کہ انہیں خوشبودار بند مہر والا مشروب پلایا جاتا ہے، موتیوں کے خیمے میں سُرخ یا قُوت کے منبروں پر میٹھے تازہ سفید کھجوریں سامنے رکھی ہوئی

ہیں، انتہائی سبز فرش بچھے ہیں، مسندوں پر تکیہ لگائے ہیں، جونہروں کے کنارے بچھائے گئے ہیں شرابِ طہور اور شہد حاضر ہیں، غلام اور نوکر حاضر ہیں، خوبصورت خوریں موجود ہیں، گویا وہ یا قوت و مر جان کی بنی ہوئی ہیں، جن کو کبھی کسی انسان اور جن نے نہیں چھوا، باغات کے درجات میں چل رہی ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک چلنے پر مائل ہوگی تو ستر (70) ہزار بہشتی بچے اس کے لباس اٹھائے ہوئے ہوں گے، جن پر سفید ریشم کا لباس ہوگا کہ آنکھیں خیرہ ہو جائیں، سب کے سر پر تاج ہیں، اُن پر موتی اور مر جان جڑے ہیں، خوبصورت کا جل لگی آنکھیں معطر اور بڑھاپے و دُکھ سے محفوظ، خیموں میں بند اور وہ خیمہ یا قوت کے محلات میں ہیں، جو جنت کے باغوں کے درمیان ہیں، پاک دل و پاک نظر عورتیں ہیں، پھر ان جنتی مردوں اور خوروں کے سامنے پیالے اور برتن پیش کئے جاتے ہیں (جن میں جنت کے عمدہ مشروبات ہیں) پینے والوں کے لئے لذیذ سفید مشروب ہوگا۔ ان کی خدمت پر خدام و غلمان (بچے) حاضر رہتے ہیں جیسے کہ قیمتی محفوظ موتی ہوں۔ یہ سب اُن کے نیک اعمال کا اجر ہے، وہ باغات میں پُر امن مقام میں ہوں گے، باغات میں چشمے اور نہریں ہوں گی۔ بہترین مقام پر اپنے مالک قادر کریم عزوجل کا دیدار ہوگا اور اُن کے چہروں پر تازگی اور رونقِ نعمت صاف جھلکتی ہوگی۔ ان پر کوئی تنگی اور پریشانی نہ ہوگی بلکہ وہ مکرّم بندے ہونگے۔ رب تعالیٰ کے دربار سے تحائف سے سرفراز ہوں گے۔ اُس میں اُن کے لئے ہر وہ چیز ہوگی، جو وہ چاہیں گے۔ ہمیشہ رہیں گے، اُس میں کوئی غم اور نہ کوئی خطرہ ہوگا۔ ہر شک سے محفوظ ہونگے، نعمتوں سے مُتمنع

(مُ-ت-مَث-تَج) یعنی فائدہ اُٹھاتے ہوں گے۔ وہاں کھانا کھائیں گے اور **جَنّت** کی نہروں سے دودھ، شرابِ طہور، شہد اور تازہ پانی پیئیں گے۔ **جَنّت** کی سُرزمین چاندی کی ہوگی اور اُس کے کنکر مَر جان کے ہوں گے اور مُشک کی مٹی ہوگی۔ اُس کے پودے زَعْفَران کے ہوں گے۔ پُھولوں کی خوشبو والا پانی بادلوں سے برسے گا، کافور کے ٹیلے ہوں گے۔ چاندی کے پیالے حاضر ہوں گے، جن پر موتی، یاقوت اور مَر جان کا جڑاؤ ہوگا، ایک پیالہ وہ ہوگا جس میں خوشبو دار مہر لگا ہوا مشروب ہوگا، جس میں سلسبیل شیریں چشمے کا پانی ملا ہوگا۔ ایک ایسا پیالہ ہوگا کہ اُس کے بُوہر کی صفائی کے باعث سب طرف روشنی ہو جائیگی اور اس میں شرابِ طہور خوب سُرخ اور بہترین ہوگی، جو انسان نہیں بنا سکتا، چاہے جس قدر صنعت اور کاریگری دکھالے، یہ پیالہ ایک خادم کے ہاتھ میں ہوگا، اس کی روشنی مشرق تک جائیگی مگر سورج میں وہ خوبصورتی و زینت کہاں؟

اُس آدمی پر تَجَب ہے جو ایمان رکھتا ہے کہ **جَنّت** واقعی ایسا گھر ہے مگر پھر اُس کا اہل بننے کے لئے (عمل نہیں کرتا) اور نہ **جَنّت** کی موت مرتا ہے اور اہل **جَنّت** کی سی محنت نہیں اٹھاتا اور نہ ہی اہل **جَنّت** کے کارناموں پر نظر رکھتا ہے۔ تعجب ہے کہ یہ آدمی اس گھر پر کیسے مطمئن ہو بیٹھتا ہے جس کی بربادی کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کر چکا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر **جَنّت** میں صرف بدن کی سلا متی ہوتی اور موت، بھوک، پیاس اور تمام خوارِ اِث سے ہی بچاؤ ہوتا، تو بھی اس قابل تھا کہ اُس کی خاطر دُنیا کو مُستَرَد کر دیا جاتا اور اُس پر اس دنیائے تنگ کو ترجیح نہ دی جاتی اور اب جبکہ

اہلِ جَنّت مامُون بادشاہ ہیں، ہر طرح کی مُسرّتوں سے مُستفید ہیں، جو چاہتے ہیں حاصل کرتے ہیں۔ عرش کے آنگن میں ہر روز حاضر ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں وہ کچھ حاصل کرتے ہیں، جو جَنّت کی نعمت سے حاصل نہیں اور دوسری کسی طَرَف مُتَوَجِّہ نہیں ہوتے، ہر وقت طرح طرح کی نعمتوں کے چھن جانے سے بالکل محفوظ و مامُون ہیں اور ہر طرح کی نعمتوں سے لُطف اُفد وز ہو رہے ہیں۔ اب ایسی جَنّت کی طرف انسان کا کیوں دھیان نہیں ہوتا۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۵۵۰/۵۵۲)

کردے جَنّت میں تُو جوار اُن کا
اپنے عطار کو عطا یاربِ عزوجل

(مناجاتِ عطاریہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آہ کون غور کرے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر خیرات بالائے خیرت ہے کہ اگر ہمارا

کوئی پڑوسی یا عزیز بلند و بالا کوٹھی بنیاد کر لے یا بہترین کار (CAR) خریدے یا کسی بھی صورت سے اپنی دنیاوی آسائش کا معیار بلند کرے تو ہم فوراً اُس سے آگے بڑھنے کی جُسٹو میں مگن ہو جاتے ہیں، ایک دُھن سی لگ جاتی ہے اور بسا اوقات تو حسد کے باعث زندگی پریشان ہو جاتی ہے۔ لیکن ہائے افسوس! کہ ہم مُتقی و پرہیزگار بندوں کو دیکھ کر یہ تمنا کیوں نہیں کرتے کہ جس طرح یہ اسلامی بھائی جَنّت کے درجوں کی بلندی کی طرف بڑھ رہا ہے، میں بھی اسی طرح کوشش کروں، میں بھی نمازِ باجماعت کا

پابند بنوں، تلاوت کروں، سنتوں کا پیکر بنوں، مَدَنی انعامات و مَدَنی قافلوں کا پابند بنوں، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں اَوَّل تا آخر شرکت کروں اور دیگر مَدَنی کاموں میں شرکت کی برکتیں حاصل کروں وغیرہ۔

مَت لگا دِل یہاں پکھتائے گا

کس طرح جَنّت میں بھائی جائے گا

(مغیلاں مدینہ از امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۱۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ظاہری عبادات و حُسنِ اخلاق کے

اعتبار سے لوگوں کو مختلف درجوں میں مُنقسم (مُن۔ ق۔ سَم) یعنی تقسیم کیا جاتا ہے اسی

طرح اجر و ثواب کے درجوں کی بھی تقسیم ہے لہذا اگر ہم سب سے اعلیٰ و رَجَہ حاصل

کرنے کی تَمَنّا رکھتے ہیں تو اس کے لئے بھرپور کوشش کرنی ہوگی۔ چنانچہ پ ۴ سُورۃُ

الِ عِمْرَان کی آیت نمبر ۱۳۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: اور دوڑو اپنے رب

کی بخشش اور ایسی جَنّت کی طرف جس کی

چوڑائی میں سب آسمان و زمین آجائیں

، پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَبِّکُمْ

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

وَالْاَرْضُ لَا تُعَدُّ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝

”تفسیر خزائنُ البر فان“ میں خلیفہ اعلیٰ حضرت، مفسرِ قرآن، حضرت علامہ

مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: دوڑو سے

مُراد توبہ، ادائے فرائض و طاعات و اخلاص والے عمل اختیار کر کے (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے، فرائض مثلاً نماز و روزہ وغیرہ اور دیگر احکامات شرعیہ پر اخلاص کے ساتھ عمل کے ذریعے رب عزوجل کی بخشش اور جنت کی طرف دوڑو کہ یہ راستہ جنت کی طرف لے جاتے ہیں)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جنت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے۔ اُس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ ہی کسی آدمی کے دل پر اس کا خطرہ گزرا۔ دُنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز سے کوئی مناسبت نہیں۔ جنت ایمان دار، نیک اعمال والوں کے لیے ہے۔ پ ۵ سُورَةُ النَّسَاءِ آیت ۱۲۴ میں ارشاد ہوتا ہے،

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ
ذَكَرٍ أَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا
يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور انہیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا۔

جنت والے ہی کامیاب ہیں

پ ۲۸ سُورَةُ الْحَشْرِ آیت ۲۰ میں ارشاد ہوتا ہے،

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحَبُ النَّارِ وَاَصْحَبُ
الْجَنَّةِ ۚ اَصْحَبُ الْجَنَّةِ هُمْ
الْفَائِزُونَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی مُراد کو پہنچے۔

الْفَائِزُونَ ۝

جنتِ قلبِ سلیم والوں کے لیے ہے

پ ۱۹ سُورَةُ الشُّعَرَاءِ آیت ۸۸، ۸۹، ۹۰ میں ارشاد ہوتا ہے،

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝
الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝
وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر اور قریب لائی جائے گی جنت پر پہنچا رہے ہوں گے۔

موتیوں کا محل

حضرت سیدنا ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں اللہ عز و جل کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا گیا، پ ۲۸، سُورَةُ الصَّفِّ آیت ۱۲

وَمَسْكِنٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّتِ عَدْنٍ ط
ترجمہ کنز الایمان: اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں۔

تو ارشاد فرمایا کہ ”جنت میں موتیوں کا ایک محل ہے جس میں سُرخ یا قوت سے بنے ہوئے ستر (70) مگان ہیں، ہر مگان میں سبز زمر (زمر - مرد) یعنی قیمتی سبز پتھر کے ستر (70) کمرے ہیں، ہر کمرے میں ستر (70) تخت ہیں، ہر تخت پر ہر رنگ کے ستر (70) بچھونے ہیں، ہر بچھونے پر ایک عورت ہے، ہر کمرے میں ستر (70) دسترخوان ہیں، ہر دسترخوان پر انواع و اقسام کے ستر (70) کھانے ہیں، ہر کمرے میں ستر (70) خادم اور خادما ہیں۔ مومن کو اتنی قوت عطا کی جائے گی کہ وہ ایک دن میں ان سب سے جماع کر سکے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ اُس موتیوں کے مُقدّس جَبّتی

محل میں سبز زمرّد کے کتنے کمرے، تخت، خُدام، دسترخوان، بچھونے، جَبّتی عورتیں اور کتنے ہی رنگوں کے کھانے ہوں گے فَسُبْحَانَ مَنْ لَا يُحْصَى فَضْلُهُ وَلَا يَنْفَدُ عَطَاؤُهُ یعنی پاکی ہے اُس ذات کو جس کے فضل کی انتہاء نہیں اور جس کی عطا میں کمی نہیں۔

گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکیوں کی دعوت کا

خُدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائقِ بخشش، از امامِ اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعَرْشِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! میں آپ کی بارگاہ میں چند اور جنت

میں لے جانے والے اعمال کا ذکر خیر کرتا ہوں۔ انہیں مُلاحظہ فرمائیے اور ان کی بجا آوری کر کے جنت کی تیاری کیجئے۔

جنت میں لے جانے والے اعمال ۱

خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ

پارہ ۲۷ سورۃ الرحمن آیت ۴۶ میں خدائے رحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ ۝ ترجمہ کنز الایمان: اور جو اپنے رب

کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اُس

کے لئے دو جنتیں ہیں۔

۱: اس عنوان پر 2000 مستند احادیث کا مجموعہ ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ نامی کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ خرید فرمائیں جسے مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) نے پیش کیا ہے۔

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی ”تفسیر خزائن العرفان“ میں لکھتے ہیں: یعنی جسے اپنے رب عزوجل کے حضور روزِ قیامت موقف میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجالائے، اُس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ (۱) جنتِ عدن (۲) جنتِ نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنتِ رب عزوجل سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عشقِ رسول ﷺ

سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا (پ ۵، النِّسَاء: ۶۹)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے اُن کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی

(الْمُتَوَفَّى ۱۳۶۷ھ) اس آیت کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کمال محبت رکھتے تھے جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ

چہرہ کا رنگ بدل گیا تھا تو حضور نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے عرض کیا نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ دردِ بَجَر اس کے کہ جب حضور سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدارِ پاسکوں گا آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقامِ عالی تک رسائی کہاں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرقِ منازل کے فرمانبرداروں کو باریابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا اُنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مالکِ خلد و کوثر، شاہِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ یعنی مجھ سے محبت کرنے والا جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (الشفاء ج ۲ ص ۲۰)

پڑوسی خلد میں عطار کو اپنا بنا لیجے

جہاں ہیں اتنے احساں اور احساں یا رسول اللہ عزوجل و ﷺ

(امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شفاء شریف، جلد 2، صفحہ 24 پر ہے کہ جو شخص جس سے محبت رکھتا ہے وہ اُسی کی موافقت (مُـ وَا فـ قَت) یعنی مطابقت کرتا ہے ورنہ وہ اُس کی محبت میں صادق یعنی سچا نہیں۔ لہذا پیارے آقا، بزمِ جنت کے دُولہا، میٹھے میٹھے

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت میں وہ سچا ہے جس پر اُس کی علامتیں ظاہر ہوں۔
اس کی پہلی علامت قرآن نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیروی بیان کی۔ چنانچہ
پارہ ۳ سورہ آل عمران، آیت ۳۱ میں ارشاد ہوتا ہے،

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو
اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو
جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ
بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اُسی احمد رضا کا واسطہ جو میرے مُرشد ہیں
عطا کر دو ہمیں اپنی محبت یا رسول اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عز وجل ﷺ

(ارمغانِ مدینہ از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۵۴)

مَحَبَّتِ صَحَابہ (عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان)

حضرت سَيِّدُنَا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول
اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما کی پیروی کرو اور مزید روایت میں ہے کہ میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ستاروں کی
مثل ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے تم راہِ یاب ہو جاؤ گے۔

سرکارِ نامدار، دو جہاں کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفار عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ
والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں میری
نصیحت کی حفاظت کی تو میں بروزِ قیامت اسکا محافظ ہوں گا اور فرمایا وہ میرے پاس

حوضِ کوثر پر آئے گا۔ (الشِّفاء شریف، ج ۲، ص ۵۵)

صدیق و عمر دونوں بھیجیں گے غلاموں کو

جس وقت کھلے گا درِ مولیٰ تیری جنت کا

(قُبَالہٗ بِخَشِّ اَزْخَلِیْفَہٗ عَلَیْخَرَّتْ جَمِیْلُ الرَّحْمٰنِ قَادِرِی رَضَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْقَوِی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمِ دین

حضرت سَیِّدُنَا اَبُو اَمَامَہ رَضِی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نُور کے پیکر، تمام

نبیوں کے سُرُور، دو جہاں کے تاجُور، سلطانِ مَحْرُورِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”

قیامت کے دن عالم اور عبادت گزار کو اٹھایا جائے گا تو عابد سے کہا جائے گا کہ

جنت میں داخل ہو جاؤ جبکہ عالم سے کہا جائے گا کہ جب تک لوگوں کی شفاعت نہ

کر لو ٹھہرے رہو۔“

(الترغیب و الترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم، الحدیث ۳۴، ج ۱، ص ۵۷)

کل نارِ جہنّم سے حَسَنِ اَمَن و اَمَاں ہو

اس مالکِ فردوس پہ صدّ قے ہوں جو ہم آج

(ذوقِ نعت از حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فضائلِ علماء

کے پیشِ نظر ان کی خدمت کی ترغیب دلاتے ہوئے مدنی انعام نمبر 62 میں فرماتے

ہیں: کیا آپ نے اس ماہ کسی سُنّی عالم (یا امام مسجد، مؤذن، خادم) کو ۱۲ روپے یا کم از

کم ۱۲ روپے تحفہ پیش کئے؟ (نابالغ اپنی ذاتی رقم سے نہیں دے سکتا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برکاتِ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنت، پیکرِ علم و حکمت، عالمِ شریعت، شیخِ طریقت، آفتابِ قادریت، ماہتابِ رضویت، صاحبِ خوف و خشیت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ ملت، مُصَنِّفِ فیضانِ سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی برکتوں سے کون واقف نہیں، نہ جانے کتنوں کی زندگیوں میں آپ کی برکت سے مدنی انقلاب برپا ہوا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ مئے حُبِ دُنیا کی مستی میں سرشار، فکرِ آخرت میں بیقرار ہو گئے۔ ہر وقت مال و دولت کو بڑھانے کے سہانے سپنے دیکھنے والے بارگاہِ ربُّ العزت جَلَّ جَلَالُہُ سے عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی لازوال دولت کی دُعائیں مانگنے لگے۔ نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر زکوٰۃ و عشر کی ادائیگی میں مُخَل و کنجوسی کرنے والے، بخوشی زکوٰۃ و عشر ادا کرنے اور غریبوں، مسکینوں، رشتہ داروں کو نوازنے کے ساتھ ساتھ اپنا مال مساجد، جامعات و مدارس کی تعمیر اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے دل کھول کر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے لگے۔ لندن و پیرس جانے کے آرزو مند، مکہ و مدینہ کی زیارت کی حسرت میں تڑپنے لگے۔ بے دھڑک ہر وقت قہقہے لگانے والے، خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں آنسو بہانے لگے۔ صرف دُنیوی تعلیم کی بڑی بڑی ڈگریوں کے لیے بیقرار و دلفگار، ذاتی مطالعہ، عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر، سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت اور دعوتِ اسلامی کے جامعاتِ المدینہ کے ذریعے اُخروی اور دینی علوم کے طلبگار بننے لگے۔ ناول، ڈائجسٹ اور اخلاق کو

بگاڑنے والی اُلٹی سیدھی رُومانی کہانیاں اور افسانے پڑھنے والے، ”فیضانِ سنت“، ”رسائلِ عطاریہ“، ”بہارِ شریعت“، ”فتاویٰ رضویہ“ اور ”کنز الایمان“ سے بمع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنے لگے۔ ہر وقت گانے گنگنانے والے، نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے لب ہلانے لگے۔ دُنیوی مفادات اور گندی ذہنیت کے ساتھ دوستیاں کرنے والے، اچھی اچھی نیت کے ساتھ ہر ایک پر نیکی کی خاطر انفرادی کوشش کرنے لگے۔ بات بات پر جھگڑا کرنے، خون بہانے اور رشتہ داریاں کاٹنے والے، پیشگی مُعاف اور صلح میں پہل کرنے لگے۔ نامحرم اجنبی عورتوں سے ہنسی مذاق اور بے تکلفی کرنے والے، شرعی پردے کی سعادت پانے لگے، تفریح گاہوں اور مختلف شہروں کی فضول سیر و سیاحت کے شوقین مدنی قافلوں کے مسافر بننے لگے۔ ماں باپ کا دل دُکھانے والے، خدمتِ والدین اور ان کی دَست و پا بوسی کی برکات پانے لگے۔ یہود و نصاریٰ کی نقل کر نیوالے نادان اتباعِ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں چہروں پر داڑھی، بدن پر مدنی لباس، سر پر زلفیں اور عمامہ شریف کا مدنی تاج سجانے لگے۔ معاشرے کے بدکردار و بدگفتار سُننِ شہِ ابراہیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آئینہ دار بننے لگے۔

اولاد کو پکا دُنیا دار بنانے والے، اپنے بچوں کو دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ میں داخل کروا کر حافظ و عالم و مبلغ بنانے لگے۔ بے پردہ و بے عمل نادان بہنیں، باپردہ و باعمل ہو کر معلّمہ، مدرسہ، مبلغہ بنیں اور ان کے جابجا باپردہ اجتماعات ہونے لگے۔ بے نمازی نہ صرف نمازی بلکہ قاری اور امام و خطیب بننے لگے۔ حُشک مزاج لذّتِ عشق اور فاسق، تقویٰ و پرہیزگاری بلکہ کُفّار تک نعمتِ اسلام

پانے لگے۔ واہ کیا بات ہے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ہم پر بھی امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ایسی

سیدھی اور میٹھی نظر پڑ جائے کہ ہم نہ صرف نیک بلکہ نیک بنانے کا مدنی جذبہ پا جائیں۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الہی گناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی (عزوجل)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یا الہی (عزوجل)

پڑھوں سنتِ قبلہ وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یا الہی (عزوجل)

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوضو سدا یا الہی (عزوجل)

ہو اخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا مجھے مُتقی تُو بنا یا الہی (عزوجل)

غُصیلے مزاج اور تمسخر کی خصلت سے مجھ کو بچا لے بچا یا الہی (عزوجل)

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافلہ یا الہی (عزوجل)

سعادت ملے درسِ فیضانِ سنت کی روزانہ دو مرتبہ یا الہی (عزوجل)

میں مٹی کے سادہ سے برتن میں کھاؤں چٹائی کا ہو بستر یا الہی (عزوجل)

ہے عالم کی خدمت یقیناً سعادت ہو توفیق اس کی عطا یا الہی (عزوجل)

صدائے مدینہ دوں روزانہ صدقہ ابو بکر و فاروق کا یا الہی (عزوجل)

میں نیچی نگاہیں رکھوں کاش! ہر دم عطا کر دے شرم و حیا یا الہی (عزوجل)

ہمیشہ کروں کاش! پردے میں پردہ تُو پیکرِ حیا کا بنا یا الہی (عزوجل)

لباسِ سُتوں سے مُزین رہے اور عمامہ ہو سر پر سجا یا الہی (عزوجل)

سبھی مُشتِ داڑھی اور گیسو سجائیں بنیں عاشقِ مصطفیٰ یا الہی (عزوجل)

ہر اک مدنی انعامِ سبِ عطار پائے کرم کر پئے مصطفیٰ یا الہی (عزوجل)

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگر آپ واقعی نیک بننا چاہتے ہیں.....

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ واقعی اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور سچے عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نیک و عبادت گزار اور باعمل مسلمان بننا چاہتے ہیں تو پھر ہمت کر کے شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات اپنائیں، یہ گناہوں کے مرض سے شفا پانے اور نیک بننے کا مدنی نسخہ ہے۔

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: مجھے مدنی انعامات سے پیار ہے۔ فرماتے ہیں: اگر آپ نے اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر بصیم قلب ان کو قبول کر کے ان پر عمل شروع کر دیا تو آپ جیتے جی بہت جلد ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکتیں دیکھ لیں گے۔ آپ کو ان شاء اللہ عزوجل سکونِ قلب نصیب ہوگا۔ باطن کی صفائی ہوگی۔ خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سوتے آپ کے قلب سے پھوٹیں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل آپ کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام حیرت انگیز حد تک بڑھ جائے گا۔ چونکہ مدنی انعامات پر عمل اللہ عزوجل کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے لہذا شیطان آپ کو بہت سُستی دلائے گا، طرح طرح کے حیلے بہانے سُجھائے گا۔ آپ کا دل نہیں لگ پائے گا مگر آپ ہمت مت ہاریے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل دل بھی لگ ہی جائے گا۔

اے رضا ہر کام کا ایک وقت ہے

دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

الحمد لله عزوجل شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

ہمارے خیر خواہ ہیں۔ آپ نے ہمیں جو یہ ایک عظیم الشان مدنی نسخہ بنام ”مدنی انعامات“ عطا فرمایا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں۔ یہ مدنی انعامات کا تحفہ ہمارے اَسلاف رحمہم اللہ کی یاد تازہ کرتا ہے۔ اس کے ذریعے ہم خود احتسابی کا مدنی جذبہ پاسکتے ہیں، خلوت میں مدنی انعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں درج شدہ سُوال کے جواب میں خود ہی ہاں (✓) یا نہ (0) کے ذریعے اپنی کارکردگی یا کوتاہی کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ گویا یہ مدنی انعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی لگائی ہوئی خود احتسابی کی عدالت میں حاضر کر کے ہمارے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہماری اصلاح کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ یہ مدنی انعامات جنت میں لے جانے والے اور جہنم سے بچانے والے اعمال کا مجموعہ ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود کو دُرّہ مار کر پوچھتے بتاتے تُو نے آج کیا عمل کیا؟ اسی طرح اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین بھی حسبِ حال خود احتسابی کرتے اور بلندی درجات کا اہتمام فرماتے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ہماری بد حالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہمیں مدنی انعامات کا عظیم مدنی تحفہ عطا فرمایا ہے تاکہ ہم روزانہ وقت مقرر کر کے فکرِ مدینہ (خود احتسابی) پر استقامت حاصل کریں، گناہوں سے بچیں اور نیک بنیں۔ آئیے! مدنی انعامات کی بہار مُلاحظہ فرمائیے اور روز فکرِ مدینہ کی نیت کیجئے

چنانچہ

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مدنی انعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ صوبہ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اسی دوران مجھ کنہگار پر بابِ کرم کھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلوؤں میں گم تھا کہ لبِ ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مدنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤں گا۔“

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضانِ لیلۃِ القدر، ج ۱، ص ۹۳۱)

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفیٰ

کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک اعمال کے لئے کمر بستہ ہو جائیے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نے وقت مقرر کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کی سعادت حاصل کی تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نیک بن جائیں گے۔ نیکوں پر ربّ جَلَّ جَلَالُہ کی خوب کرم نوازیاں، مہربانیاں اور حوصلہ افزائیاں ہوتی ہیں۔ اللہ اکبر

عَزَّوَجَلَّ جب نیک و متقی شخص دُنیا سے رخصت ہوتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کے معصوم فرشتے اُسے کیا بشارت سُناتے ہیں مُلاحظہ فرمائیے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کی بجا آوری کے لئے کمر بستہ ہو جائیے۔ چنانچہ پارہ ۳۰ سُورَةُ الْفَجْرِ کی آیت نمبر ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ میں ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝
اٰرْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ
عِبْدِيْ ۝ وَاَدْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝
ترجمہ کنز الایمان: اے اطمینان والی جان
اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف واپس ہوؤں
کہ تُو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر
میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری
جنت میں آ۔

اطاعت گزار اور فرمانبرداروں کو جنت میں داخلے کے وقت کیا کہا جائے گا، مُلاحظہ فرمائیے اور ایمان تازہ کیجئے چنانچہ پ ۲۹ سُورَةُ الدَّهْرِ آیت ۲۲ میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ
سَعْيُكُمْ مَّشْكُورًا ۝
ترجمہ کنز الایمان: ان سے فرمایا جائے گا
یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔
بروزِ قیامت جب کُفار و فُجَّار، حکمِ جبار و قہار جَلَّ جَلَالُہُ داخلِ نار ہوں
گے تو نیکوکار اور ابراہر یعنی نیک اعمال کی بجا آوری کرنے والے گروہ درگروہ جنت
کے گلزار میں داخل کئے جائیں گے چنانچہ پ ۲۶ سُورَةُ الزُّمَرِ آیت ۷۳/۷۴
میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى
الْجَنَّةِ زُمَرًا ط حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ وَهَا
وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ
فَادْخُلُوهَا خَلِيدِينَ ۝ وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ
وَأَوْثَرْنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ
حَيْثُ نَشَاءُ ج فَنِعْمَ أَجْرُ
الْعَامِلِينَ ۝

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اپنے رب سے ڈرتے
تھے اُن کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی
جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اُس
کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے۔ اور اُس کے
داروغہ اُن سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو
جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے۔ اور وہ کہیں گے سب
خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا۔ اور
ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں۔
جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں (اچھے کام
کرنے والوں) کا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علم دین کی جستجو

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ
بر دوسرا، محبوبِ کبریا عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو
اللہ عزوجل کی رضا کے لئے علم کی جستجو میں نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے
جنت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اُس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں
اور اُس کے لئے دُعائے رحمت کرتے ہیں اور آسمانوں کے فرشتے اور سمندر کی
مچھلیاں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کو عابد پر اتنی فضیلت حاصل ہے جتنی

چودھویں رات کے چاند کو آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر اور علماء، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارث ہیں۔ بیشک انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام وِہم وودینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ نُفُوسِ قُدْسِیہ عَلَیْہِمُ السَّلَام تو علم کا وارث بناتے ہیں لہذا جس نے علم حاصل کیا اُس نے اپنا حصہ لے لیا اور عالم کی موت ایک ایسی آفت ہے جس کا ازالہ نہیں ہو سکتا اور ایک ایسا خلاء ہے جسے پُر نہیں کیا جاسکتا (گویا کہ) وہ ایک ستارہ تھا جو ماند پڑ گیا، ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے زیادہ آسان ہے۔“

(شعب الایمان للبیہقی، باب فی طلب العلم، الحدیث ۱۶۹۹، ج ۲، ص ۲۶۳)

پڑوسی خُلد میں اپنا بنا لو

کرم یا مصطفیٰ بہرِ رضا ہو ﷺ

(از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی قافلوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ جب ہم وقت مقرر کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کے پابند بنیں گے تو ان شاء اللہ عزوجل ہمیں بھی علمِ دین کی جستجو کا مدنی جذبہ حاصل ہوگا اور ہم بھی جنت میں لے جانے والے اعمال کی تیاری میں مشغول ہو جائیں گے چنانچہ پیکرِ علم و حکمت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ **مدنی انعام نمبر 68** میں فرماتے ہیں۔

کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک بار امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ کی آخری تصنیف ”**مِنْہَا جُ الْعَابِدِین**“ سے توبہ، اخلاص، تقویٰ، خوفِ ورجاء، عجب وریا، آنکھ، کان، زبان، دل اور پیٹ کی حفاظت کا بیان پڑھا یا سُن لیا؟ اسی طرح مدنی انعام نمبر

69 میں بھی ارشاد فرماتے ہیں: کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک مرتبہ **بہارِ شریعت** حصہ ۹ سے مُرتد کا بیان حصہ ۲ سے نجاتوں کا بیان اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، حصہ ۱۶ سے خرید و فروخت کا بیان، والدین کے حقوق کا بیان (اگر شادی شدہ ہیں تو) حصہ ۷ سے مُحْرَمات کا بیان اور حقوقِ الزَّوْجین حصہ ۸ سے بچوں کی پرورش کا بیان، طلاق کا بیان، ظہار کا بیان اور طلاقِ کُنْیہ کا بیان پڑھ یا سُن لیا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھگڑا ترک کرنا

حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو باطل جھوٹ بولنا چھوڑ دے، اُس کے لئے **جَنّت** کے کنارے پر ایک گھر بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے گا، اُس کے لئے **جَنّت** کے وَسْطُ میں ایک گھر بنایا جائے گا اور جس کا اخلاق اچھا ہوگا، اُس کے لئے **جَنّت** کے اعلیٰ مقام میں ایک گھر بنایا جائے گا۔“

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المراء، الحدیث ۲۰۰۰، ج ۳، ص ۴۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آفتابِ قادریّت، ماہتابِ رضویت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں لڑائی جھگڑوں والے اُمور سے بچا کر راہِ جَنّت پر گامزن کرنے کی سُنّی کرتے ہوئے مدنی انعامات میں فرماتے ہیں۔ مدنی انعام نمبر 26: کسی ذمہ دار (یا عام اسلامی بھائی سے) بُرائی صادر ہو جائے اور اصلاح کی ضرورت

محسوس ہو تو تحریری طور پر یا براہِ راست مل کر (دونوں صورتوں میں نرمی کے ساتھ) سمجھانے کی کوشش فرمائی یا معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ بلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہ کبیرہ کر بیٹھے؟ (ہاں خود سمجھانے کی جرأت نہ ہو یا ناکامی کی صورت میں **تنظیمی ترکیب** کے مطابق مسئلہ حل کرنے میں مضائقہ نہیں)۔

مدنی انعام نمبر: 33 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے (گھر میں اور باہر) کسی پر **تہمت** تو نہیں لگائی، کسی کا نام تو نہیں بگاڑا؟ کسی سے **گالی گلوچ** تو نہیں کی؟ (کسی کو سور، گدھا، چور، لمبو، ٹھنگو وغیرہ نہ کہا کریں)

مدنی انعام نمبر: 7: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر بھی) ہر چھوٹے بڑے حتیٰ کہ والدہ (اور اگر ہیں تو اپنے بچوں اور ان کی امی) کو بھی **تو** کہہ کر مخاطب کیا یا **آپ** کہہ کر؟ نیز ہر ایک سے دورانِ گفتگو **ہیں** کہہ کر بات کی یا **جی** کہہ کر؟ (آپ کہنا، جی کہنا دُرست جواب ہے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَلَال کھانا اور سُنّت اپنانا

حضرت سَیِّدُنا ابوسعید خُدْری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ منورہ، مکینِ گنبدِ خضریٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے حَلَال کھایا اور سُنّت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اُس کے شر سے محفوظ رہے تو وہ **جَنّت** میں داخل ہوگا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے لوگ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمت میں بہت

ہیں۔“ تو نبی کریم، رءوف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے بعد بہت سے زمانوں میں ہوں گے۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الاطعمه، ذکر معيشة النبی ﷺ، الحدیث ۷۱۵۵، ج ۵، ص ۱۴۲)

گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا

خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائقِ بخشش، از امامِ اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعَزَّ وَ ثَ ۃ ص ۳۲)

اے کاش! حلال کھانے، سُنتیں اپنانے کے ساتھ ساتھ ہم لوگوں کا دل

دُکھانے سے بھی بچے رہیں چنانچہ عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم

العالیہ مدنی انعام نمبر 48 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر)

مذاقِ مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کھل

کھلا کر ہنسنے) سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کی؟ **(یاد رکھئے!** کسی مسلمان کا دل

دُکھانا کبیرہ گناہ ہے)

مدنی انعام نمبر 50: کیا آج آپ کا سارا دن (نوکری یا دُکان وغیرہ پر نیز گھر کے اندر بھی)

عمامہ شریف (اور تیل لگانے کی صورت میں سر بند بھی) **زُلفیں** (اگر بڑھتی ہوں تو)

ایک مُشت داڑھی سُنّت کے مطابق آدھی پنڈلی تک (سفید) **کُرتا** سامنے جیب

میں مُمایاں **مِسواک** اور ٹخنوں سے **اونچے پانچے** رکھنے کا معمول رہا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وُصُو

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ وُصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جَنَّت میں مومن کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے“

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب تبلغ الحلیۃ حیث یبلغ الوضوء، الحدیث ۲۵۰، ص ۱۵۱)

ابن خُزَیمَہ کی روایت میں ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”جَنَّت میں اعضائے وضو تک زیور ہوں گے۔“

(ابن خزیمہ، باب اسحاب..... الخ، الحدیث ۷، ج ۱، ص ۷)

پڑوسی خُلد میں عطار کو اپنا بنا لیجے

جہاں ہیں اتنے احساں اور احساں یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وُصَلَّى اللہ

(مغیلان مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

پابندِ صوم و صلوٰۃ و سنّت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مدنی انعام نمبر:

39 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ حتی الامکان دِن کا اکثر حصہ با وضو رہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزِ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات پر عمل

کی عادت بنانے کی سعادت پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے ستّوں کی

تربیت سے معمور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی

قافلوں میں سفر کی بھی کیا خوب مدنی بہاریں ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت

برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تصنیف ”فیضانِ سنّت جلد اول تخریج شدہ“ کے باب

”فیضانِ بسم اللہ ص ۱۲۴ میں لکھتے ہیں:

مدنی قافلے پر سرکارِ علیہ السلام کی کرم نوازی

ایک عاشقِ رسول کے بیان کا اپنے انداز و الفاظ میں خلاصہ پیش خدمت ہے، ہمارا مدنی قافلہ سنتوں کی تربیت لینے کے لئے حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) سے صوبہ سرحد پہنچا۔ ایک مسجد میں تین دن گزار کر دوسرے علاقے کی طرف جاتے ہوئے راستہ بھول کر ہم جنگل کی طرف جا نکلے، رات کی سیاہی ہر طرف پھیل چکی تھی، دُور دُور تک آبادی کا کوئی نام و نشان نہیں تھا، لمحہ بہ لمحہ تشویش میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا، اتنے میں اُمید کی ایک کرن پھوٹی اور کافی دُور ایک بتی ٹمٹماتی نظر آئی، خوشی کے مارے ہم اُس سمت لپکے مگر آہ! چند ہی لمحوں کے بعد وہ روشنی غائب ہو گئی، ہم ٹھٹھک کر کھڑے کے کھڑے رہ گئے، ہماری گھبراہٹ میں ایک دم اضافہ ہو گیا! کیا کریں، کیا نہ کریں اور کس سمت کو چلیں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ آہ! آہ! آہ!

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
جگنو چمکے پتا کھڑے مجھ تنہا کا دل دھڑکے ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا اگیا بیتالی ہے
بادل گرے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے
پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منہ مینہ نے پھسلن کر دی ہے اور دُھر تک کھائی نالی ہے
ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے پھر جھنجھلا کر سر دے پٹلوں چل رے موٹی والی ہے
پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے
تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۰/۱۳۱)

اس پریشانی میں نہ جانے کتنا وقت گزر گیا، یکا یک اُسی سمت پھر روشنی

نمودار ہوئی۔ ہم نے اللہ عزَّوَجَلَّ کا نام لیکر ہمت کی اور ایک بار پھر آبادی کی اُمید پر روشنی کی جانب تیز تیز قدم چل پڑے۔ جب قریب پہنچے تو ایک شخص روشنی لئے کھڑا تھا، وہ نہایت پُر تپاک طریقے پر ہم سے ملا اور ہمیں اپنے مکان میں لے گیا، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے کے بارہ مسافروں کی تعداد کے مطابق 12 کپ موجود تھے اور چائے بھی تیار۔ اُس نے گرم گرم چائے کے ذریعے ہماری ”خیر خواہی“ کی۔ ہم اس غیبی امداد اور پورے بارہ کپ چائے کی پہلے سے تیاری پر حیران تھے۔ استفسار پر ہمارے اجنبی میزبان نے انکشاف کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اس طرح ارشاد فرمایا، ”دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کے مسافر راستہ بھول گئے ہیں ان کی رہنمائی کیلئے تم روشنی لیکر باہر کھڑے ہو جاؤ۔“ میری آنکھ کھل گئی اور بتی لیکر باہر نکل پڑا۔ کچھ دیر تک کھڑا ہاگر کچھ نظر نہ آیا، وسوسہ آیا کہ شاید غلط فہمی ہوئی ہے، آنکھوں میں نیند بھری ہوئی تھی، گھر میں داخل ہو کر پھر سو رہا، سر کی آنکھ بند ہوتے ہی دل کی آنکھ واپس کھل گئی اور پھر ایک بار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا چہرہ نور بار نظر آیا، لہجائے مُبارکہ کو جُنیش ہوئی اور رَحمت کے پھول تھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے، دیوانے! مدنی قافلہ میں بارہ مسافر ہیں، ان کے لئے چائے کا انتظام کر کے فوراً روشنی لیکر باہر کھڑے ہو جاؤ۔ میں نے دم زدن میں خیر خواہی کی ترکیب کی اور روشنی لیکر باہر نکل آیا کہ اتنے میں عاشقانِ رسول کا مدنی

قافلہ بھی آپہنچا۔

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

تُم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وُضُو کے بعد کی دُعا

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم نے فرمایا، ”تم میں سے جو شخص کامل وُضُو کرے پھر یہ کلمہ پڑھے، ”اَشْهَدُ اَنْ لَا

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ : میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اُسکا

کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کے

بندے اور رسول ہیں۔“ تو اُس کیلئے جَنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے

جائیں گے، جس دروازے سے چاہے جَنّت میں داخل ہو جائے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، الحدیث ۲۳۴، ص ۱۴۴)

ہم نے مانا کہ گناہوں کی نہیں حد لیکن

تُو ہے اُن کا تُو حسنِ تیری ہے جَنّت تیری

(ذوقِ نعت از حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُصَنَّفِ فیضانِ سنّت، امیرِ اہلسنّت دامِ

برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی قافلوں میں سفر کے جذوَل ﴿عمر بھر میں کم از کم ایک مرتبہ یکمشت بارہ (12) ماہ، ہر بارہ ماہ میں کم از کم ایک مرتبہ یکمشت تیس (30) دن اور ہر تیس دن میں کم از کم ایک مرتبہ یکمشت تین (3) دن﴾ کے مطابق اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کا جذبہ لئے مدنی قافلوں کے مسافر بنیں، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ صلوٰۃ و سُنّت و انفرادی کوشش و درس و بیان کی عملی تربیت، دُرست مخارج کے ساتھ قرآن سیکھنے سکھانے کی سعادت، اکثر وقت قیامِ مسجد اور ہمہ وقت اچھی صحبت کی برکت، دُعاؤں کی قبولیت اور مرضِ عصیاں سے نجات و برأت وغیرہ کے ساتھ ساتھ وُضُو کے بعد کی دُعا اور تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بہت سی مقبول دُعا میں وغیرہ یاد کرنے کی عظیم سعادت بھی حاصل ہوگی چنانچہ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں۔ مدنی انعام نمبر: 63 کیا آپ نے بالغ، نابالغ و نابالغہ کے جنازے کی دُعا میں، چھ (6) کلمے، ایمانِ مفصل، ایمانِ مجمل، تکبیرِ تشریق اور تَلْبِیہ (لَبَّیک) یہ سب ترجمے کے ساتھ زبانی یاد کر لئے ہیں؟ نیز اس ماہ کی پہلی پیر شریف کو (یارہ جانے کی صورت میں کسی اور دن) یہ سب پڑھ لئے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَحِیَّۃُ الْوُضُو

حضرت سَیِّدُنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صُحْبِ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیدار ہوئے تو حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا پھر دریافت فرمایا ”اے بلال! رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی چیز تمہیں

مجھ سے پہلے جنت میں لے گئی؟ آج شب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔“ تو حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر اذان دیتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں۔“ تو رحمتِ عالم، شہنشاہِ اُمم، تاجدارِ حرمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”(اچھا) یہی وجہ ہے۔“ (مسند احمد، حدیث بریرہ الاسلمی، الحدیث ۲۳۰۵۷، ج ۹، ص ۲۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رسولِ عظیم، رءوفِ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اُحْسَنَ طریقے سے وضو کرے اور دو رکعتیں قلبی توجہ سے ادا کرے تو اُس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔“ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب ذکر المستحب عقبہ..... الخ، الحدیث ۲۳۴، ص ۱۴۴)

بہت کمزور ہوں ہرگز نہیں قابلِ عذابوں کے

خُدا را ساتھ لیتے جانا جنت یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ

(از امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ)

امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ ہمیں جنت کی طرف لے جانے والے اعمال کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں چنانچہ آپ (دامت برکاتہم العالیہ) مدنی انعام نمبر 20 میں فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار تَحِيَّۃُ الْوُضُو اور تَحِيَّۃُ الْمَسْجِد ادا فرمائی؟

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اذان و اقامت

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے نبی، مکی مدنی، عربی قرشی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جو بارہ (12) سال تک اذان دے گا اُس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور اُس کے اذان دینے کے بدلے میں اس کے لئے روزانہ ساٹھ (60) نیکیاں اور ہر اقامت کے عوض تیس (30) نیکیاں لکھی جائیں گی۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاذان والسنة فیہا، باب فضل الاذان، الحدیث ۷۲۸، ج ۱، ص ۴۰۲)

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا

ہم مفلس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائق بخشش، از امام اہلسنت علیہ رحمۃ رب العزت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اذان کا جواب

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے کوئی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے، پھر مؤذن اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ کہے تو وہ شخص اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ کہے، پھر مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ کہے تو وہ شخص اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ کہے، پھر مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ کہے، پھر مؤذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ کہے،

پھر جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو وہ شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن لا الہ الا اللہ کہے اور یہ شخص دل سے لا الہ الا اللہ کہے تو جنت

میں داخل ہوگا۔“ (صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ،

الحديث ۳۸۵، ص ۲۰۳)

وہ خُلد جس میں اُترے گی ابرار کی برات

ادنیٰ نچھا اور اس مرے دُولھا کے سر کی ہے

مدنی انعام نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے۔ کیا آج آپ نے بات چیت، چلت

پھرت، اُٹھانا رکھنا، فون پر گفتگو اسکوٹر کار چلانا وغیرہ تمام کام کاج موقوف کر کے

آذان و اقامت کا جواب دیا؟ (اگر پہلے سے کھاپی رہے ہوں اور اذان شروع ہو

جائے تو کھانا پینا جاری رکھ سکتے ہیں)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَف کی دُرُستی

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیدِّنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

کہ سرورِ دیشاں، دو جہاں کے سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جو صف کے خلا

کو پُر کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا ایک دَرَجَہ بلند فرمائے گا اور اُس کے لئے

جَنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ (الاوسط للطبرانی، الحديث ۵۷۹۷، ج ۴، ص ۲۲۵)

یہ مرحمتیں کہ کچی متیں نہ چھوڑیں لپٹیں نہ اپنی گتیں

قُصور کریں اور ان سے بھریں قُصورِ جہاں تمھارے لئے

(حدائقِ بخشش، از امامِ اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعَزَّوَجَلَّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

”دعوتِ اسلامی“ کے سُنّتوں بھرے مہکے مہکے مدنی ماحول میں نماز و دُعا میں خُشوع و خُضوع کا مدنی ذہن دیا جاتا ہے۔ چنانچہ میرے آقا، شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں: **مدنی انعام نمبر: 44** کیا آج آپ نے نماز و دُعا کے دوران خُشوع و خُضوع (خشوع یعنی بدن میں عاجزی اور خُشوع یعنی دل میں گڑبگڑانے کی کیفیت) پیدا کرنے کی کوشش فرمائی؟ نیز دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب کا لحاظ رکھا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رضائے الہی (عَزَّوَجَلَّ) کیلئے مَسْجِدِ بِنَا نَا

امیرِ المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشنودی چاہتے ہوئے مسجد بنائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“

(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب من بنی مسجد، الحدیث ۴۵۰، ج ۱، ص ۱۷۱)

شاد ہے فردوس یعنی ایک دِن

قسمتِ مُخَدَّام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، از امام اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعَزَّوَجَلَّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلام کو عام کرنا، کھانا کھلانا، صلہ رحمی اور رات کو نماز پڑھنا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آقائے نامدار، رسولوں کے سالار، شہنشاہ والا تبار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مدینہ پُر انوار تشریف لائے تو لوگ جُوق در جُوق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے لگے۔ میں بھی اُن لوگوں میں شامل تھا۔ جب میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرہ مبارک کو غور سے دیکھا اور چھان بین کی تو جان لیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں اور پہلی بات جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنی وہ یہ تھی کہ ”اے لوگو! سلام کو عام کرو اور محتاجوں کو کھانا کھلایا کرو اور صلہ رحمی اختیار کرو اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھا کرو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔“

(سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ۴۲، الحدیث ۲۴۹۳، ج ۴، ص ۲۱۹)

شیخ طریقت، عاملِ قرآن و سنت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مدنی انعام نمبر 6 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے، راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟

شہا اپنی جنت میں قدموں میں رکھنا ﷺ

یہی عاجزانہ مری التجاء ہے

(مغیلان مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

نَمَازِ تَهْجُد

حضرت سیدنا اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مکی مدنی سرکار، محبوبِ غفار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”قیامت کے دن تمام لوگ ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے پھر ایک مُنادی ندا کرے گا کہ ”کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستروں سے جُدا رہتے تھے؟“ پھر وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور وہ تعداد میں بہت کم ہوں گے اور بغیر حسابِ جَنّت میں داخل ہو جائیں گے، پھر تمام لوگوں سے

حساب شروع ہوگا۔ (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ، کتاب النوافل، الحدیث ۹، ج ۱، ص ۲۴۰)

اُن کے کرم کے صدقے فضل و کرم سے اُن کے ﷺ
عطار پیچھے پیچھے جنت میں جا رہے ہیں

(مغیلاں مدینہ از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

نَمَازِ چَاشْت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیع اُمّت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”بیشک جَنّت میں ایک دروازہ ہے جسے ضحیٰ کہا جاتا ہے جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک مُنادی ندا کرے گا نمازِ چاشت کی پابندی کرنے والے کہاں ہیں؟ یہ تمہارا دروازہ ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔“ (الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِی، الحدیث ۶۰، ۵۰، ج ۴، ص ۱۸)

بے عدد غلامِ آقا خلد جا رہے ہیں ساتھ ﷺ

پیچھے پیچھے کاش! میں بھی شاہِ بحر و بر جاتا ﷺ

(مغیلاں مدینہ از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

جَنّت کی ابدی نعمتوں کے طلبگار اسلامی بھائیو! صاحبِ کرامت،

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نوافل کی کثرت کرتے اور اپنے متعلقین و مریدین کو

بھی اس کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مدنی انعام نمبر: 19 میں ارشاد فرماتے

ہیں: کیا آج آپ نے **تہجد، اشراق و چاشت** اور **اَوّابین** ادا

فرمائی؟ مدنی انعام نمبر: 20 میں ارشاد ہوتا ہے۔ کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار

تَحِيَّةُ الْوُضُو اور **تَحِيَّةُ الْمَسْجِد** ادا فرمائی؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانچ اعمال

حضرت سَیِّدُنا ابوسعید خُدَری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور،

سراپا نور، شاہِ غمّیو رصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ اعمال ایسے ہیں جو

انہیں ایک دن میں کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے **جنتیوں** میں لکھے گا۔

(۱) مریض کی عیادت کرنا (۲) جنازے میں حاضر ہونا (۳) ایک دن کا روزہ رکھنا

(۴) مُجْمَع کے لئے جانا اور (۵) غُلام آزاد کرنا۔“ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب

ما یفعل من الخیر یوم الجمعة، الحدیث ۳۰۲۷، ج ۲، ص ۳۸۲)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مدنی انعام نمبر 53 میں

ارشاد فرماتے ہیں: کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک مریض یا دکھی کی گھریا اسپتال جا

کر سُنّت کے مطابق **غمخواری** کی؟ اور اس کو تحفہ (خواہ مکتبہ المدینہ کا شائع کردہ

رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ **تعویذات عطاریہ** کے استعمال کا

مشورہ دیا؟

یا خدا مغفرت کر دے عطار کی

اس کو جنت میں دے دے نبی کا جوار (ﷺ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کَلِمَہ طَیْبَہ

حضرت سَیِّدُ نَمُعاذِ رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، سراپاِ جود و کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جس کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(المستدرک، کتاب الدعاء والذکر، الحدیث ۱۸۸۵، ج ۲، ص ۱۷۵)

مَدَن ہو عطا بیٹھے مدینے کی گلی میں

لِلّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) پڑوسی مجھے جنت میں بنالو

(ارمغانِ مدینہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نَمَازِ جَنَازَہ

حضرت سَیِّدُ نَامَالِکِ بْنِ ہُبَیْرَہ رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِ مَدَنی سرکار، دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو مسلمان مرجائے اور اُس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر جنت واجب فرما دیتا ہے۔“

(سنن ابی داؤود، کتاب الجنائز، الحدیث ۳۱۶۶، ج ۳، ص ۲۷۰)

جنتی کا جنازہ

میٹھے میٹھے آقا، مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عافیت نشان ہے
 ”جب کوئی جنتی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اللہ عزَّوَجَلَّ حیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں
 کو عذاب دے جو اس کا جنازہ لے کر چلیں اور جنہوں نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

(الفردوس بما ثور الخطاب، الحديث ۱۱۰۸، ج ۱، ص ۲۸۲)

نارِ دوزخ میں گر رہی چاہتا تھا میں نثار

اپنی رحمت سے عطا فرمائی جنت یا رسول (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَعْرِیْتُ

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خَلْق کے رہبر، شافعِ
 محشر، محبوبِ داور عزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت
 کرے گا اللہ عزَّوَجَلَّ اُسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اُس کی
 رُوح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مُصِیبت زدہ سے تَعْرِیْتُ کرے گا، اللہ عزَّوَجَلَّ
 اُسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دُنیا
 بھی نہیں ہو سکتی۔“ (المعجم الاوسط للطبرانی، الحديث ۹۲۹۲، ج ۶، ص ۴۲۹)

یا شہِ ابرار! دے دو خُلد میں اپنا جوار (ﷺ)

از پیغموثِ الوری ہو چشمِ رحمت یا رسول (ﷺ)

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تین بچوں کا انتقال

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیع اُمت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جس مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے مرجائیں، اللہ عزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے اُسے اور اُن بچوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔“ ایک روایت میں ہے کہ ”جس کے تین بچوں کا انتقال ہو جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المسلمین الخ

، الحدیث ۱۳۸۱، ج ۱، ص ۵۶۵)

پڑوسی بنا مجھ کو جنت میں اُن کا

خُدائے محمد برائے مدینہ ﷺ

(ارمغانِ مدینہ از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کچا بچہ

حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جس مسلمان جوڑے (میاں بیوی) کے تین بچے انتقال کر جائیں، اللہ عزَّوَجَلَّ اُن دونوں میاں بیوی اور اُن بچوں پر فضل و رحمت کرتے ہوئے جنت میں داخل فرمائے گا۔“ صحابہ کرام (عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان) نے عرض کیا، ”اور دو بچے؟“ فرمایا ”اور دو بچے۔“ صحابہ کرام (عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان) نے عرض کیا ”اور ایک؟“ فرمایا ”اور ایک“ پھر فرمایا، ”اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضہ قدرت

میں میری جان ہے جس عورت کا گچھا بچہ فوت ہو جائے (یعنی حمل ضائع ہو جائے) اور وہ اُس پر صبر کرے تو وہ بچہ اپنی ماں کو اپنی ناف کے ذریعے کھینچتا ہوا جنت میں لے جائے گا۔“

(مسند احمد، حدیث معاذ بن جبل مسند الانصار، الحدیث ۲۲۱۵۱، ج ۸، ص ۲۵۴)

حشر میں سرکارِ آنا میرے عیبوں کو چھپانا ﷺ

اپنے رب سے بخشوانا ساتھ جنت میں بسانا (عَزَّوَجَلَّ)

يَا نَبِيَّ سَلَامٌ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

(مغیلان مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پابندِ صوم و صلوٰۃ و سنت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مدنی انعام نمبر

57 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک اسلامی بھائی کو مکتوب

روانہ فرمایا؟ (مکتوب میں مدنی قافلے اور مدنی انعامات وغیرہ کی ترغیب دلائیں)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکتوب والے اس مدنی انعام کے ذریعے ہم

بآسانی بہتر انداز سے عیادت و تعزیت کی سعادت پاسکتے ہیں۔

خیر خواہی کے مدنی جذبے سے سرشار، بھٹکے ہوؤں کے رہبر و غمخوار، شیخ

طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ بذریعہ مکتوب کس طرح تعزیت فرماتے

ہیں۔ آئیے! آپ کا ایک تعزیتی مکتوب مَن و عَن ملاحظہ فرمائیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سَکِ مَدِیْنَةُ مُحَمَّدٍ الْیَاسِ عَطَارِ قَادِرِ رِضْوٰی غَفٰی عَنْہُ کِ
جانب سے **لواحقینِ مرحوم محمد شان عطاری** علیہ رحمۃ الباری کی
خدماتِ عالیہ میں مدنی مٹھاس سے تر بتر سلام، السّلام علیکم ورحمة اللّٰہ و
برکاتہ الحمد للّٰہ ربّ العلمین علیٰ کُلِّ حال

معلوم ہوا کہ محمد شان عطاری حادثے میں وفات پا گئے ہیں۔ اللّٰہ
عَزَّوَجَلَّ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے، ان کی قبر پر رحمت و رضوان کے پھول برسائے،
ان کی قبر اور مدینے کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۃ النور کے درمیان جتنے
پردے حائل ہیں سب اٹھا کر **مرحوم** کو رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ
مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جلووں میں گمادے۔ **مرحوم** کی مغفرت
فرما کر انہیں جنت الفردوس میں مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب
فرمائے اور مرحوم کے لواحقین کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جویل مرحمت فرمائے۔

امینِ بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

عجب سرا ہے یہ دنیا یہاں پہ شام و سحر

کسی کی کُوج کسی کا قیام ہوتا ہے

افسوس! سَکِ مَدِیْنَةُ مُحَمَّدٍ آپ کو نیکیوں سے دُور اور گناہوں سے بھرپور پاتا
ہے۔ ہاں، ربِّ غفور عزوجل اس امر پر قادرِ ضرور ہے کہ گناہ و قُصُور کو نیکیوں سے بدل
دے۔ لہٰذا خدائے مجید سے یہی اُمید ہے کہ وہ مجھ پاپی و بدکار کے گناہوں کو اپنے
پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے ضرور نیکیوں سے بدل دے گا اور اسی

امید پر میں اپنی زندگی کی تمام تر نیکیاں بارگاہِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں نذر کر کے ”مرحوم محمد شان عطاری“ کی نذر کرتا ہوں۔

عجب نیرنگی دنیا ہے کہ ایک طرف کسی کا جنازہ اٹھایا جا رہا ہے جبکہ دوسری طرف کسی کو دولہا بنایا جا رہا ہے۔ ایک طرف خوشی کے شادیاں بچ رہے ہیں تو دوسری طرف کسی کی میت پر آہ و فغاں کا شور ہے۔

نسیم صبح گلشن میں گلوں سے کھیلتی ہوگی

کسی کی آخری بچی کسی کی دل لگی ہوگی

مرحوم محمد شان عطاری کے ایصالِ ثواب کی خاطر گھر کا ہر مرد (جس کی عمر بیس سال سے زائد ہو) کم از کم ایک بار دعوتِ اسلامی کے تین روزہ مدنی قافلے کے ساتھ ضرور سفر اختیار کرے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سبھی کی خدمت میں مدنی التجاء ہے۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سونمونے مگر تجھ کر اندھا کیا رنگ و بونے

کبھی غور سے یہ بھی دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

والسلام مع الاکرام

۳۰ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور حُسنِ اخلاق

حضرت سیدنا ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نُورِ مُجَسِّم، رَسُوْلِ مُحْتَشَمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے لوگوں کو کثرت سے جنت میں داخل کرنے والے عمل کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور حُسنِ اخلاق“۔ پھر رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کثرت سے جہنم میں داخل کرنے والی چیز کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”مُنہ اور شرمگاہ۔“

(صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب حسن الخلق، الحدیث ۴۷۶، ج ۱، ص ۳۴۹)

گنہگار و چلو دوڑ و کہ وقت آ یا شفاعت کا

وہ کھولا ناپِ رحمن نے دروازہ جنت کا (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(قبالہ بخشش از خلیفہ علی حضرت جمیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھ (6) چیزوں کی ضمانت

حضرت سیدنا عُبَادہ بن صَامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سُلطانِ خَرَوِبر، مدینے کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکْبَر عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”تم مجھے چھ (6) چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، (۱) جب بولو تو سچ بولو (۲) جب وعدہ کرو تو اُسے پورا کرو (۳) جب امانت لو تو اُسے ادا کرو (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو

اور (۶) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والصلۃ

والاحسان.. الخ، باب الصدق الخ، الحدیث ۲۷۱، ج ۱، ص ۲۴۵)

ہم جائیں گے فردوس میں رضوان سے یہ کہہ کر

روکو نہ ہمیں ہم ہیں غلامانِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

(قُبَالِہٖ بِخَشْشِ اَزْغَلِیْفَہٗ عَلِیْخُرَّتْ جَمِیْلُ الرَّحْمٰنِ قَادِرِی رَضَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیٹ کا قفلِ مدینہ وغیرہ

حضرت سیدنا ابُوْ هُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم

الْمُرْسَلِیْنَ، رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْنَ، سِرَاجُ

السَّالِکِیْنَ، مَحْبُوْبُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے اُرد

گرد بیٹھے ہوئے صحابہ کرام (عَلِیْہِمُ الرِّضْوَانُ) سے فرمایا، ”تم مجھے چھ (6) چیزوں

کی ضمانت دے دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دے دوں گا۔“ میں نے عرض

کیا، ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ چھ (6) چیزیں کون سی ہیں؟“

ارشاد فرمایا، ”نماز ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، امانت لوٹانا، شرمگاہ، پیٹ اور زبان کی حفاظت

کرنا۔“ (مجمع الزوائد، باب فرض الصلاۃ، الحدیث ۱۶۱۷، ج ۲، ص ۲۱)

چار یاروں کا صدقہ شہا (عَلِیْہِمُ الرِّضْوَانُ و

حُلْدٌ مِّیْنِ جَا عَطَا کِیجئے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(ارمغانِ مدینہ از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ روایت میں شرم گاہ اور زبان کے ساتھ

ساتھ پیٹ کی حفاظت کا ذکر بھی ہے۔ علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فیض
القدر جلد 2 صفحہ 121 پر لکھتے ہیں: پیٹ کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ تم اس میں
حرام کھانا یا پانی مت اُتارو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ لگاتے ہوئے یعنی اپنے پیٹ

کو حرام اور شُبھات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم کھانے میں دین و
دنیا کے بے شمار فوائد ہیں۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے بھوک
کے فضائل کے متعلق ”فیضانِ سنت“ (جلد اول تخریج شدہ) میں ایک پورا باب بنام
”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ باندھا ہے۔ آئیے! اس میں سے کچھ روایات صفحہ ۷۰۸
تا ۷۱۱ ملاحظہ فرمائیے چنانچہ

موٹا مچھر

حضرت سیدنا ربیع بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”مچھر جب

تک بھوکا رہے زندہ رہتا ہے اور جب کھاپی کر سیر ہو جائے تو موٹا ہو جاتا ہے اور جب
موٹا ہو جاتا ہے تو مرجاتا ہے۔ یہی حال آدمی کا ہے کہ جب وہ دُنیا کی نعمتوں سے مالا
مال ہوتا ہے تو اُس کا دل مُردہ ہو جاتا ہے“۔ (تَنْبِيْهُ الْمُعْتَرِيْنَ ص ۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چھڑ تو موٹا ہوتے ہی موت کے گھاٹ اُتر جاتا

اور خاک میں مل جاتا ہے مگر آہ! انسان جب جاندار یا موٹا تازہ ہو جاتا ہے تو بعض
اوقات طرح طرح کی آفتوں سے دُنیا ہی میں دو چار ہوتا اور طرح طرح کے

گُناہوں میں پڑ کر اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ناراضگی کی صورت میں نزع و قبر و حشر کی ہولناکیوں اور جہنم کے دردناک عذابوں میں گرفتار رہو جاتا ہے۔ چُناچہ

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت سیدنا تکلیٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کے کھانے کا عادی ہو جاتا ہے اُس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے وہ شہوت پرست ہو جاتا ہے۔ اور جو شہوت پرست ہو جاتا ہے اُس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں، اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غرق ہو جاتا ہے۔

(الْمُنِيهَاتِ لِلْعُسْقَلَانِي، باب الخماسی ۵۹)

کھانے کی حرص سے تُو یا رب نجات دے دے

اچھا بنا دے مجھ کو اچھی صفات دے دے

پیٹو پر گناہوں کی یلغار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واللہ عزوجل! تشویش سخت تشویش کی بات

ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا گُناہوں میں انسان کو غرق کر دیتا ہے۔ چُناچہ حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی ارشاد فرماتے ہیں: زیادہ کھانے سے اعضاء میں فتنہ پیدا ہوتا اور فساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کر گزرنے کی رغبت جَنم لیتی ہے۔ کیونکہ جب انسان خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو اس کے جسم میں تکبر اور آنکھوں میں بدنِ گاہی کی

خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سُننے کے مُشتاق رہتے ہیں۔ زبان فُحش گوئی پر آمادہ ہوتی ہے، شرمگاہِ شہوتِ رانی کا تقاضا کرتی ہے، پاؤں ناجائز مقامات کی طرف چل پڑنے کے لئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر انسان بھوکا ہو تو تمام اعضاءِ بدن پُر سکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ حضرت اُستاذ ابو جعفر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کا ارشادِ گرامی ہے: پیٹ اگر بھوکا ہو تو جسم کے باقی اعضاء سیر یعنی پُر سکون ہوتے ہیں۔ کسی شے کا مطالبہ نہیں کرتے۔ اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے اعضاء بھوکے رہ جانے کے باعث مختلف بُرائیوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔“ (مِنْهَاجُ الْعَابِدِیْنَ، الفصل الخامس البطن وحفظه، ص ۹۲)

ہلکے بدن کی فضیلت

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تم میں سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا اور خفیف (یعنی ہلکے) بدن والا ہے۔“ (الْجَامِعُ الصَّغِير، الحدیث ۲۲۱، ص ۲۰)

مرد و عورت کا وزن کتنا چاہیے

زیادہ کھانے کی ایک آفت جسم کا وزن بڑھ جانا اور تُو نڈ نکل آنا بھی ہے اور آج ایک تعداد اس مرض میں مُبتلا ہے۔ وزن کی مقدار اپنے اپنے قد کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ اوسط قد (ساڑھے پانچ فٹ یعنی 66 انچ) والے مرد کا وزن 150 پاؤنڈ (68 . kg) اور اوسط عورت (سوا پانچ فٹ یعنی 63 انچ) کا 130 پاؤنڈ (یعنی 59.kg) سے ہرگز بڑھنا نہیں چاہئے۔ اپنا قد ناپ کر دیئے ہوئے اندازے کے

مطابق جو کوئی چاہے اپنے وزن کا حساب لگا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

کسی سے کچھ نہ مانگنا

حضرت سَیِّدُنا اَبُو اَمَامَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سَیِّدُ

المبْلِغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”میری بیعت

کون کرے گا؟ تو رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے غلام حضرت سَیِّدُنا

ثَوْبَان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم

سے بیعت لے لیجئے۔“ ارشاد فرمایا، ”اس بات کی کہ کسی سے کچھ نہ مانگو گے۔“ حضرت

سَیِّدُنا ثَوْبَان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! جو یہ

بیعت کر لے اُسے کیا ملے گا؟“ فرمایا، ”جَنَّت“ ”تو حضرت سَیِّدُنا ثَوْبَان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے بیعت کر لی۔ حضرت سَیِّدُنا اَبُو اَمَامَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”میں نے

اُنہیں مکہ مکرمہ میں لوگوں کے ایک بہت بڑے اجتماع میں دیکھا کہ اُن کا کوڑا نیچے

گر گیا اور وہ گھوڑے پر سوار تھے، وہ کوڑا ایک شخص کے کندھے پر گرا اُس شخص نے وہ

کوڑا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ لیا بلکہ گھوڑے سے

اُترے پھر وہ کوڑا پکڑا۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث ۷۸۳۲، ج ۸، ص ۲۰۶)

بہت کمزور ہوں قابل نہیں ہرگز عذابوں کے

خُدارا ساتھ لیتے جانا جَنَّت یا رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ

(ارمغانِ مَدِینَہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں بے جا سوال سے بچانا چاہتے

ہیں چنانچہ مدنی انعام نمبر: 25 میں ارشاد ہوتا ہے: کیا آج آپ نے دوسروں سے مانگ کر چیزیں (مثلاً چادر، فون، گاڑی وغیرہ) استعمال تو نہیں کیں؟ (دوسروں سے سُوال کرنا مَرّت کے خلاف ہے۔ ضرورت کی چیز نشانی لگا کر اپنے پاس بحفاظت رکھیں۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُسْلِمَان سے بھلائی

حضرت سَیِّدُنَا ابُو سَعِیدُ خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پُر نور، شَافِعِ یَوْمِ النَّشُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے ستر کو ڈھانپے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جَنّت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو کسی بھو کے مسلمان کو کھانا کھلائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جَنّت کے مَہل کھلائے گا اور جو کسی پیارے مسلمان کو سیراب کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جَنّت کی پاکیزہ شراب پلائے گا۔“

(سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ۱۸، الحدیث ۲۴۵۷، ج ۴، ص ۲۰۴)

وسیلہ خُلفائے راشدیں کا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ)

تمام اصحاب و تابعین کا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ)

جوارِ جَنّت میں ہو عنایت

نئی رحمت شفیع اُمت (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(ارمغانِ مدینہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدَقَہ اور قرض

حضرت سَیِّدُنا اَبُو اَمَامَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پُرَنُور، شَافِعِ یَوْمِ النُّشُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”ایک شخص جَنّت میں داخل ہوا تو اُس نے جَنّت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صَدَقَہ کا ثواب دَس گُنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گُنا“۔ (المعجم الکبیر، الحدیث ۷۹۷۶، ج ۸، ص ۲۴۹)

الحمد لله عزوجل شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات میں قرض سے متعلق بھی بہت پیارا مدنی انعام بصورتِ سُوَال موجود ہے چنانچہ مدنی انعام نمبر 41 میں ارشاد فرماتے ہیں: آج آپ نے قرض ہونے کی صورت میں (باوجود استطاعت) قرض خواہ کی اجازت کے بغیر قرض کی ادائیگی میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (عارضی طور پر اگر لی ہو تو) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر مقررہ مدت کے اندر واپس کر دی؟

اللہ کی رحمت سے توجّہ ہی ملے گی (عَزَّوَجَلَّ)

اے کاش! محلّے میں جگہ اُنکے ملی ہو ﷺ

(ارمغانِ مدینہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزہ

حضرت سَیِّدُنا سَہِل بن سَعْد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسِّم، شَاہِ بنی آدَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”بیشک جَنّت

میں ایک دروازہ ہے جس کا نام رَیَّان ہے، اُس دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے، اُن کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا، جب دوسرے لوگ اُس میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے تو یہ دروازہ بند ہو جائے گا اور وہ اُس میں داخل نہ ہو سکیں گے۔“ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، الحدیث ۱۱۵۲، ص ۵۸۱)

خُلد میں ہو گا ہمارا داخلہ اس شان سے

یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے
(عَزَّوَجَلَّ وَ عَلَیْہِ السَّلَام)

(ارمغانِ مدینہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سَیِّدِی و مُرْشِدِی، عاشقِ رسولِ عَرَبِی، محبِ ہر سید و صحابی و ولی، سنتوں کے داعی، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ چند دن کے علاوہ پورا سال ہی نفل روزے رکھتے ہیں اور اپنے بیانات و تحریرات و انفرادی ملاقات میں اس کی ترغیب بھی دلاتے رہتے ہیں چنانچہ مدنی انعام نمبر: 58 میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ نیز اس ہفتے کم از کم ایک دن کھانے میں جو شریف کی روٹی تناول فرمائی؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کَلِمَہ ، روزه او ر صدقہ

حضرت سیدنا خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کلمہ پڑھا وہ

جَنّت میں داخل ہوگا اور اُس کا خاتمہ بھی کلمہ پر ہوگا اور جس نے کسی دن اللہ عزوجل کی رضا کے لئے روزہ رکھا تو اُس کا خاتمہ بھی اسی پر ہوگا اور وہ داخل **جَنّت** ہوگا اور جس نے اللہ عزوجل کی رضا کے لئے صدقہ کیا اُس کا خاتمہ بھی اسی پر ہوگا اور وہ داخل **جَنّت** ہوگا۔ (مُسند امام احمد، الحدیث ۲۳۳۸۴، ج ۹، ص ۹۰)

تھے گنہ حد سے سوا سب عطار کے

اُنکے صدقے پھر بھی جنت مل گئی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

رَمَضان کی راتوں میں نماز

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِیدُ خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے، ”جو بندہ مومن رَمَضان کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے ہر سجدے کے عوض اُس کے لئے پندرہ سونکیاں لکھتا ہے اور اُس کے لئے سُرُخِ یاقوت کا ایک محل بناتا ہے جس کے ساٹھ (60) ہزار دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کی مُنَکَّعِ کاری (م-لم-مغ-مغ کاری) یعنی چمک دمک ہوگی اور اُس پر سُرُخِ یاقوت جڑے ہوں گے۔“

شکریہ کیونکر ادا ہو آپ کا یا مصطفیٰ

کہ پڑوسی خلد میں اپنا بنایا شکریہ (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(مغیلاں مدینہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفرِ حج و عمرہ میں فوتگی

اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نُوْر کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرُور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جو اُس سمت حج یا عمرہ کرنے نکلا پھر راستے میں ہی مر گیا تو اُس سے کوئی سُوال نہ کیا جائے گا اور نہ ہی اُس کا حساب ہوگا اور اُس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔“ (المعجم الاوسط، الحدیث ۵۳۸۸، ج ۴، ص ۱۱۱)

میری سرکار کے قدموں میں ہی اِنِّ شَاءَ اللہ (عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

میرا فردوس میں عطار ٹھکانہ ہو گا

(ارمغانِ مدینہ از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مُسَافِر

حضرت سیدنا ابُو ذَرِّ دَاءِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قاسمِ نِعْمَت،

مالکِ جَنّت، سِرّاپا جُود و سَخَاوَت، مَحْبُوبِ رَبِّ الْعِزّتِ عَزَّوَجَلَّ و صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”اللہ عزوجل کسی بندے کے پیٹ میں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ

کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں فرمائے گا اور جس کے قدم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں گرد آلود

ہو جائیں اللہ عزوجل اُس کے پورے جسم کو جہنم پر حرام فرما دے گا اور جس نے راہِ

خدا عَزَّوَجَلَّ میں ایک دن روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے جہنم کو تیز رفتار سوار کی ایک

ہزار سال کی مسافت تک دور فرما دے گا اور جسے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ایک زخم لگے گا

اُس پر شہداء کی مہر لگا دی جائے گی، جو قیامت کے دن اُس کے لئے نور ہوگی، اُس کا رنگ زعفران کی طرح اور خوشبو مشک کی طرح ہوگی، اُسے اُس مہر کی وجہ سے اولین و آخرین پہچان لیں گے اور کہیں گے فلاں پر شہیدوں کی مہر لگی ہوئی ہے اور جو اونٹنی کو دو مرتبہ دوہنے کے درمیان کے وقت تک راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں چہا دکرے اُس پر **جنت واجب ہو جاتی ہے۔**

(مسند احمد مسند ابی الدرداء، الحدیث ۲۷۵۷۳، ج ۱۰، ص ۴۲۰)

کرم سے خُلد میں عطار جس دم جارہے ہوں گے
شیاطین دیکھتے ہوں گے سبھی مُڑ مُڑ کے حسرت سے

(ارمغانِ مَدینہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

عالمِ شریعت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کا جذبہ لئے مدنی قافلوں میں سفر کرنے والوں سے بہت خوش ہوتے اور دُعاؤں سے نوازتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں

اپنی ساری نیکیاں عطار نے کیں اُس کے نام
بارہ مدنی قافلوں میں جو کوئی کر لے سفر

مدنی انعام نمبر 60: میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آپ نے اس ماہِ جدول کے

مطابق کم از کم تین (3) دن کے مدنی قافلے میں سفر فرمایا؟ مدنی انعام

نمبر 67: کیا آپ نے اس سالِ جدول کے مطابق یکمشت تیس (30) دن کے

مدنی قافلے میں سفر فرمایا؟ (نیز زندگی میں یکمشت بارہ (12) ماہ کے مدنی

قافلے میں سفر کی بھی یت فرمائیں)

دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں کی مدنی بہاروں میں سے ایک بہار ملاحظہ فرمائیے اور ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے کی تیاری کیجئے چنانچہ ”فیضانِ سنت“ (جلد اول تخریج شدہ) میں باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ

ماں چارپائی سے اٹھ کھڑی ہوئی!

میری امی جان سخت بیماری کے سبب چارپائی سے اٹھنے تک سے معذور ہو گئی تھیں اور ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا تھا۔ میں سنا کرتا تھا کہ عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں کی تربیت کے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے سے دُعائیں قبول ہوتیں اور بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی دل باندھا اور دعوتِ اسلامی کے نور برساتے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ”مدنی تربیت گاہ“ حاضر ہو کر تین دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر کا ارادہ ظاہر کیا، اسلامی بھائیوں نے نہایت شفقت کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیا، عاشقانِ رسول کی معیت میں ہمارا مدنی قافلہ باب الاسلام سندھ کے صحرائے مدینہ کے قریب ایک گوٹھ میں پہنچا، دورانِ سفر عاشقانِ رسول کی خدمات میں دُعا کی درخواست کرتے ہوئے میں نے امی جان کی تشویشناک حالت بیان کی، اس پر انہوں نے امی جان کیلئے خوب دُعائیں کرتے ہوئے مجھے کافی دلاسا دیا، امیرِ قافلہ نے بڑی نرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مزید 30 دن کے مدنی قافلے میں سفر کیلئے آمادہ کیا، میں نے بھی نیت کر لی۔ میں نے امی جان کی صحت یابی کیلئے خوب گڑ گڑا کر دُعائیں کیں، تین دن کے

اس مَدَنی قافلے کی تیسری رات مجھے ایک روشن چہرے والے بزرگ کی زیارت ہوئی، انہوں نے فرمایا، ”اپنی امی جان کی فکرت کرو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ صحت یاب ہو جائیں گی۔“ تین دن کے مَدَنی قافلہ سے فارغ ہو کر میں نے گھر آ کر دروازے پر دستک دی دروازہ کھلا تو میں حیرت سے کھڑے کا کھڑا رہ گیا، کیوں کہ میری وہ بیمار امی جان جو کہ چار پائی سے اٹھ تک نہیں سکتی تھیں، انہوں نے اپنے پاؤں پر چل کر دروازہ کھولا تھا! میں نے فرطِ مسرت سے ماں کے قدم چومے اور مَدَنی قافلے میں دیکھا ہوا خواب سنایا۔ پھر ماں سے اجازت لیکر مزید 30 دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو گیا۔

ماں جو بیمار ہو، قرض کا بار ہو رنج و غم مت کریں، قافلے میں چلو
رب کے در پر جھکیں، التجائیں کریں بابِ رَحمت کھلیں، قافلے میں چلو
دل کی کالک دھلے، مرضِ عصیاں ٹلے آؤ سب چل پڑیں، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن پڑھنے والا

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر و بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سرورِ دو جہان، محبوبِ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تُو دُنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا تُو جہاں آخری آیت پڑھے گا وہیں تیرا ٹھکانا ہوگا۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوسلمیمان خطابی عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْغَنِی

”معالم السنن“ میں فرماتے ہیں کہ ”روایات میں آیا ہے کہ قرآن کی آیتوں کی تعداد جنت کے درجات کے برابر ہے لہذا قاری سے کہا جائے گا کہ تو جتنی آیتیں پڑھ سکتا ہے اتنے درجے طے کرتا جا تو جو اُس وقت پورا قرآن پاک پڑھ لے گا وہ جنت کے انتہائی درجے کو پالے گا اور جس نے قرآن کا کوئی جُز پڑھا تو اُس کے ثواب کی انتہاء قراءت کی انتہاء تک ہوگی۔“ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

یانبی عطار کو جنت میں دے اپنا جوار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

واسطہ صدیق کا جو تیرا یارِ غار ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(ارمغانِ مدینہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

جنت کی لازوال نعمتوں کے طلبگار اسلامی بھائیو! الْحَمْدُ لِلّٰہِ

عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے قرآنِ پاک کی تعلیمات عام ہو رہی ہیں۔ تادمِ تحریر کم وبیش 641 مدارس المدینہ قائم ہو چکے ہیں، جن میں پچاس ہزار (50,000) سے زائد طلباء و طالبات حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت حاصل کر رہے ہیں۔

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ دعوتِ اسلامی کے

اکتالیس (41) منٹ کے مدرسۃ المدینہ بالغان میں قرآنِ پاک پڑھنے، پڑھانے

اور انفرادی طور پر بھی اس کی تلاوت کرنے کی تاکید فرماتے رہتے ہیں مدنی انعام نمبر 3

میں ارشاد ہوتا ہے: کیا آج آپ نے نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک بار

آیۃُ الکرسی، سورۃُ الاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پڑھی؟ نیز رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ مَنیٰ انعام نمبر 13 میں ارشاد ہوتا ہے: کیا آج آپ نے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھا.. یا.. پڑھایا؟ نیز مسجدِ محلّہ کی عشاء کی جماعت کے وقت سے دو (2) گھنٹے کے اندر اندر گھر پہنچ گئے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذکرُ اللہ عزّوجلّ کے حلقے

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جب تمہارا گزر جنت کی کیاریوں پر سے ہو تو اُس میں سے کچھ نہ کچھ چُن لیا کرو۔“ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) نے عرض کیا، ”جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟“ فرمایا ”وُکُر کے حلقے۔“ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۷، الحدیث ۳۵۲۱، ج ۵، ص ۳۰۴)

شہابِ خلد میں آپ آگے آگے جائیں اُس دم کاش! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

میں بھی ہو جاؤں پیچھے پیچھے داخلِ یارِ رسول اللہ (عزوجلّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنت و امت برکاتہم العالیہ)

جنت کی کیاریوں کے طلبگارِ اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی، صوبائی، ہفتہ وار (حبِ جمعہ، مسجدِ اجتماع) اور بڑی راتوں کے اجتماعِ ذکر و نعت میں پابندیِ وقت کے ساتھ اول تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کیا کریں، نا صرف

تنہا بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں پر بھی انفرادی کوشش کر کے اُنہیں بھی ساتھ لایا کریں۔ مالکِ جنت، قاسمِ نعمت، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے جنت کی بہاریں دیکھنا نصیب ہو جائیں گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پیکرِ علم و حکمت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ دعوتِ اسلامی کے اجتماعات کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں چنانچہ مدنی انعام نمبر: 51 میں ارشاد ہوتا ہے۔ کیا آپ نے اس ہفتے اجتماع میں آغاز ہی سے شریک ہو کر (جتنا بیٹھ سکیں اتنی دیر) دوزانو بیٹھ کر ختی الامکان نگاہیں نیچی کئے ہر بیان، ذکر و دُعا اور کھڑے ہو کر صلوة و سلام میں شرکت اور مسجد میں (بع حلقہ تہجد و نماز فجر، اشراق، چاشت) ساری رات اعتکاف فرمایا؟ مدنی انعام نمبر: 56 میں ارشاد ہوتا ہے۔ کیا آپ نے اس ہفتے علاقائی مسجد اجتماع میں کم از کم ایک نئے اسلامی بھائی کو ساتھ لے جا کر اوّل تا آخر شرکت فرمائی؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کَلِمَاتِ رِضَاۃِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دُکھیا دلوں کے چین، سر و رکوعین، نانائے حَسَنَیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے فرمایا: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَ حْدَہ لَا شَرِیْکَ لَہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ هُوَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ بَیْدَہُ الْخَیْرُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے یہ کلمات پڑھنے کی وجہ سے

جَنّتِ نَعِیم میں داخل فرمائے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی لا الہ الا

اللہ وحده لا شریک لہ، الحدیث ۱۶۸۲۵، ج ۱۰، ص ۹۵)

تمھارا ہوں غلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز

کرم سے ساتھ جّت میں چلوں گا یا رسول اللہ (عزوجل و ﷺ)

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لَا حَوْلَ شَرِیف کی کثرت

حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ اُمّار،

جَنّابِ اَحْمَدِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی

کثرت کیا کرو کیونکہ یہ جَنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔“

قسمت میں غم دُنیا جّت کا قبالہ ہو

تقدیر میں لکھا ہو جّت کا مزہ کرنا

(سامانِ بخشش از شہزادہ اعلیٰ حضرت مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُرود شَرِیف

حضرت سَیِّدُنا اَبُو سَعِیدِ خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حُصَوْرِ اَنْوَر،

شَافِعِ مَحْمُود، مدینے کے تاجور، پاؤں رِبِّ اکبر، غیبیوں سے باخبر، محبوبِ دَاوَر عَزَّوَجَلَّ

و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جس مُسلمان کے پاس صَدَقہ کرنے کو کچھ نہ ہو

اُسے چاہیے کہ اپنی دُعائیں یہ کلمات کہہ لیا کرے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ترجمہ: اے اللہ! (عَزَّوَجَلَّ) اپنے بندے اور رسول حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر رحمت نازل فرما، مومنین و مومنات اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر رحمت نازل فرما۔“ کیونکہ یہ زکوٰۃ ہے اور مومن کبھی خیر (بھلائی) سے شکم سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ جنت اُس کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان

کتاب الرقائق، باب الأدعیہ، الحدیث ۹۰۰، ج ۲، ص ۱۳۰)

منتظر ہیں جنتیں اُس کے لیے

وَرَدَہِ جَس کا شَنَائے مُصَطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

(قُبَالِہٖ بِجَنَشَش از خلیفہ اعلیٰ حضرت جمیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

الحمد للہ عزوجل عاشقِ مہر رسالت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنی تحریرات و بیانات اور انفرادی طور پر بھی درودِ پاک کی کثرت کرتے اور اس کی ترغیب بھی دلاتے رہتے ہیں اور مدنی انعام نمبر: 5 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے اپنے شجرہ کے کچھ نہ کچھ اور ادا اور کم از کم ۳۱۳ بار درود شریف پڑھ لئے؟

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

خَدَمْتَ وَالِدَیْنِ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ عامدار،

دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ اُمّ اِرسلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”اُسکی ناک خاک آلود ہو پھر اُس کی ناک مٹی میں مل جائے۔“ عرض کیا گیا، ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وِصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کس کی؟“ فرمایا، ”جو اپنے والدین یا اُن میں کسی ایک کو بڑھاپے میں پائے اور (اُن کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو سکے۔“

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب رغم من ادرك ابوہ، الحدیث ۶۵۱۰، ص ۱۱۲۶)

عفو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا

گر کرم کر دے توجت میں رہوں گایارب (عَزَّوَجَلَّ)

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والدین کے حقوق سے متعلق شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم

العالیہ کا رسالہ ”سَمْنَدِ رِیْ گَنْبَد“ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃ حاصل

کر کے پہلی فرصت میں اس کا ضرور مطالعہ کیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل آپ کا دل

والدین کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو جائے گا۔ آئیے! دعوتِ اسلامی کی ایک

مجلس ”المدینۃ العلمیہ“ کا پیش کردہ رسالہ ”گونگا مُبْلِغ“ سے رسالہ ”سَمْنَدِ رِیْ گَنْبَد“

کی ایک انوکھی بہار مُلا حظہ فرمائیے،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 30 جولائی 2007ء بروز پیر شریف گونگے بہرے

اسلامی بھائیوں کا سنتوں بھرا اجتماع جامع مسجد غوثیہ شیخوپورہ (پنجاب) میں منعقد

ہوا۔ اس علاقہ میں گونگے بہرے اسلامی بھائیوں میں کام شروع ہوئے زیادہ عرصہ

نہیں ہوا تھا مگر اسلامی بھائیوں کی انفرادی کوشش کی برکت سے اجتماع میں کثیر تعداد میں گونگے بہرے اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔

مُبلغِ دعوتِ اسلامی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے ”سمندری گنبد“ کی مدد سے اشاروں کی زبان میں بیان کیا۔ یہ رسالہ والدین کی اطاعت کے موضوع پر اپنی مثال آپ ہے۔ والدین کی اطاعت کی فضیلت اور نافرمان اولاد پر عذاب کا تذکرہ اشاروں کی زبان میں سُن کر گونگے بہرے اسلامی بھائی آبدیدہ ہو گئے۔ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے قلم کے لکھے ہوئے الفاظ کا اثر تھا کہ وہاں پر موجود ڈیف کلب کا صدر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ وہ دورانِ بیان اُٹھا اور مُبلغ کے سینے سے لگ کر رونے لگا۔ بہر حال رقت انگیز ماحول میں بیان جاری رہا۔ بعدِ اجتماع جب امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے مُرید ہونے کے لئے نام لکھنے کا سلسلہ ہوا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر ایک گونگا چاہتا ہے کہ میں پہلے اپنے آپ کو عطاری رنگ میں رنگ لوں۔ شرکاءِ اجتماع نے نمازوں کی پابندی اور اجتماعات میں شرکت کی نیت کرنے کے ساتھ ساتھ آئندہ زندگی اطاعتِ الہی عزوجل میں گزارنے کا بھی عزم کیا۔ اس اجتماع میں موجود 4 بد مذہب گونگے بہروں نے بھی توبہ کی اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے مُرید ہو کر ”عطاری“ بھی بن گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلہ رحمی ۱

ایک روایت میں ہے کہ شہنشاہِ کون و مکان، رَحْمَتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔“ جب وہ (آنے والا) لوٹ گیا تو رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”میں نے اُسے جس چیز کا حکم دیا ہے اگر یہ اُس پر عمل کرے تو جنت میں داخل ہوگا۔“ حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رَحْمَتِ، شَفِیعِ اُمَّتِ، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جس میں تین خصلتیں ہوں گی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا حساب آسانی سے لے گا اور اُسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔“ صحابہ کرام (علیہم السلام) نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ خصلتیں کونسی ہیں؟“ فرمایا، ”جو تمہیں محروم کرے اُسے عطا کرو اور جو تم سے تعلق توڑے تم اُس سے تعلق جوڑو اور جو تم پر ظلم کرے اُسے مُعاف کر دو، جب تم یہ اعمال بجالاؤ گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں جنت میں داخل فرمادے گا۔“

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب ثلاث من کن فیہ الخ، الحدیث ۳۹۶۸، ج ۳، ص ۳۶۲)

مُفَلِّسُو اُن کی گلی میں جا پڑو باغِ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنت علیہ رحمۃ رب العزت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

۱۔ صلہ رحمی، ظلم کے بھیانک انجام اور مسلمانوں کا احترام کرنے کے فضائل وغیرہ سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے ”ظلم کا انجام“، ”احترامِ مُسَلِّم“ اور کیسٹ بیان ”رشتہ داری کا ثنا حرام ہے“ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ حاصل کر کے استفادہ کیجئے۔

بہن بیٹیوں کی پرورش

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر وہ انکی اچھی طرح پرورش کرے اور ان کے معاملے میں اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے تو اس کیلئے جنت ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، الحدیث ۱۹۲۳، ج ۳، ص ۳۶۷)

ایک روایت میں ہے کہ ”جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی النفقة، الحدیث ۱۹۱۹، ج ۳، ص ۳۶۶)

ایک روایت میں ہے کہ ”پھر وہ ان کی اچھی تربیت کرے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو اس کے لئے جنت ہے۔“ (ماخوذ از جامع الترمذی، کتاب

البر والصلة، باب ماجاء فی النفقة ... الخ، الحدیث ۱۹۱۹، ج ۳، ص ۳۶۶)

باغِ جنت میں چلے جائیں گے بے پوچھے ہم

وقف ہے ہم سے مساکین پہ دولت ان کی

(ذوقِ نعت از حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

یتیم کی کفالت

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صاحبِ قرآن،

مَحْبُوبِ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جس نے کسی یتیم یا محتاج کی کفالت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الحناظر، باب تجهیز المیت... الخ، الحدیث ۴۰۶۶، ج ۳، ص ۱۱۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللہ تعالیٰ علی محمد

حضرت سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، پاؤں پر وردگار، غیبوں پر خبردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔“ پھر اپنی شہادت اور بیچ والی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُن دونوں کو کھول دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، الحدیث ۶۰۰۵، ج ۴، ص ۱۰۲)

یہ بے کھٹکے گنہگاروں کا داخلِ خُلد میں ہونا

کَرِشمہ ہے رسول اللہ کی چشمِ کرامت کا (عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(قبالہ بخشش از خلیفہ العلیٰ حضرت جمیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللہ تعالیٰ علی محمد

مریض کی عبادت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رُءُوفِ رَحِیم، مَحْبُوبِ رَبِّ عَظِیم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو کسی مریض کی عبادت کرتا ہے یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے کسی اسلامی بھائی

سے ملنے جاتا ہے تو ایک مُنادی اُسے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ ”خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مُبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی زیارة الاخوان، الحدیث ۲۰۱۵، ج ۳، ص ۴۰۶)

جسے چاہیں شخصیں کہ خُلد و جتناں میں

خُدا کی قسم دخل سرکار ہوگا (عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(قُبَالہٗ بخشش از خلیفہ اعلیٰ حضرت جمیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صاحبِ خوف و شہیت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مریض و دکھیا اسلامی

بھائیوں کی غمخواری کی تاکید کرتے ہوئے مدنی انعام نمبر 53: میں ارشاد فرماتے ہیں

۔ کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک مریض یا دکھی کی گھریا اسپتال جا کر سنت کے

مطابق غمخواری کی؟ اور اس کو تحفہ (خواہ مکتبہ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش

کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذاتِ عطاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ملاقات

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی آقا، بیٹھے

بیٹھے مُصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے کون

جنت میں جائے گا؟“ ہم نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ضرور بتائیے۔“ فرمایا کہ ”نبی جنت میں جائے گا، صدیق جنت میں جائے گا اور وہ

شخص بھی جنت میں جائے گا جو محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے کسی بھائی سے

ملنے شہر کے مضافات میں جائے۔“ (المعجم الاوسط، الحديث ۱۷۴۳، ج ۱، ص ۴۷۲)

فہرست گھلی جس دم جنت میں پہنچنے کی

پہلے ہی نکل آیا نمبر تیری اُمت کا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(قُبَالِہٖ بِحَشِّشِ اَزْغَلِیْفَہٗ عَلِیْخِزْرَتِ جَمِیْلِ الرَّحْمٰنِ قَادِرِ رِضْوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کس قدر سعادت مند ہیں وہ اسلامی بھائی جو اطراف گاؤں میں مدنی قافلہ، بیان، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، مدنی مشورہ اور بین الاقوامی یا صوبائی اجتماع کی دعوت وغیرہ کیلئے سفر اختیار کرتے ہیں نیز اپنے حلقے وعلاقے وغیرہ میں 12 مدنی کاموں میں شریک ہو کر انفرادی کوشش کرتے رہتے ہیں چنانچہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں: مدنی انعام نمبر 22: کیا آج آپ نے کم از کم دو اسلامی بھائیوں کو **انفرادی کوشش** کے ذریعے مدنی قافلے و مدنی انعامات اور دیگر مدنی کاموں کی ترغیب دلائی؟ مدنی انعام نمبر 52: کیا آپ نے اس ہفتے اجتماع کے فوراً بعد خود آگے بڑھ کر **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے نئے نئے اسلامی بھائیوں سے **ملاقات** کا شرف حاصل کر کے ان کا نام، پتا اور فون نمبر حاصل کیا؟ (کم از کم چار سے ملاقات اور کم از کم ایک کا پتا وغیرہ ضرور لیں پھر ان سے رابطہ بھی رکھیں) مدنی انعام نمبر 61: کیا اس ماہ آپ کی انفرادی کوشش سے کم از کم ایک اسلامی بھائی نے **مدنی قافلے** میں **سفر کیا**؟ اور کم از کم ایک نے **مدنی انعامات کا رسالہ جمع کروایا**؟

آئیے فیضانِ سنت (جلد اول تخریج شدہ) کے باب ”فیضانِ بسم اللہ“ صفحہ ۲۹ سے انفرادی کوشش کی بہار ملاحظہ فرمائیے چنانچہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں،

ڈرائیور پر انفرادی کوشش

ایک عاشقِ رسول نے مجھے تحریر دی تھی اُس کا خلاصہ اپنے انداز و الفاظ میں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لئے مختلف علاقوں سے بھر کر آئی ہوئی مخصوص بسیں واپسی کے انتظار میں جہاں کھڑی ہوتی ہیں وہاں سے گزرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خالی بس میں گانے بج رہے ہیں اور ڈرائیور بیٹھ کر پُرس کے کش لگا رہا ہے۔ میں نے جا کر ڈرائیور سے محبت بھرے انداز میں ملاقات کی، الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ ملاقات کی برکات فوراً ظاہر ہوئیں اور اُس نے خود بخود گانے بند کر دیئے اور پُرس والی سگریٹ بھی بجھا دی، میں نے مُسکرا کر سنتوں بھرے بیان کی کیسیٹ ”قبر کی پہلی رات“ اُس کو پیش کی۔ اُس نے اُسی وقت ٹیپ ریکارڈر میں لگا دی، میں بھی ساتھ بیٹھ کر سننے لگا کہ دوسروں کو بیان سنانے کا مفید طریقہ یہی ہے کہ خود بھی ساتھ میں سنئے۔ الحمد للہ عزوجل اُس نے بہت اچھا اثر لیا۔ گھبرا کر گناہوں سے توبہ کی اور بس سے نکل کر میرے ساتھ اجتماع میں آ کر بیٹھ گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَاجَتِ رَوَائِی

حضرت سَیِّدُ نَا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مُحَمَّدِ مَدَنی، رَسُوْلِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ، جو اپنے کسی اسلامی بھائی کی حاجتِ رَوَائِی کے لئے چلتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اُس کے ہر قدم پر اُس کے لئے 70 نیکیاں لکھتا ہے اور اُس کے 70 گنا ہوں کو مٹا دیتا ہے۔ پھر اگر اُس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہوگئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اُس دن تھا، جس دن اُس کی ماں نے اُسے جنا تھا اور اگر اس دوران اُس کا انتقال ہو گیا تو وہ بغیر حسابِ جنت میں داخل ہوگا۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلة، باب الترغیب

فی قضاء حوائج المسلمین .. الخ، حدیث ۱۳، ج ۳، ص ۲۶۴)

چُھپ چُھپ کے جہاں سے کہ اُنہیں دیکھ سکوں میں

جنت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خُدا دے (عزوجل)

(مناجاتِ عطار یہ از امیرِ اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُسْلِمَان کے دل میں خوشی داخل کرنا!

حضرت سَیِّدُ نَا جَعْفَر بن مُحَمَّد اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں

کہ شاہِ خوشِ حِصَال، مَحْبُوْبِ رَبِّ ذُو الْجَلَال عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

_____ مَدَنی _____

۱۔ اس موضوع پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کے کیسٹ بیان ”دل خوش کرنے کے فضائل“ اور ”مشکل

لُغائی کی فضیلت“ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ حاصل کر کے سُنیں، بے حد فائدہ حاصل ہوگا۔ ان شاء اللہ عزوجل

وسلم نے فرمایا کہ ”جو شخص کسی مومن کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللہ عزوجل اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ عزوجل کی عبادت اور توحید میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آ کر پوچھتا ہے ”کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟“ وہ کہتا ہے کہ ”تو کون ہے؟“ تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ ”میں وہ خوشی ہوں جسے تُو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا، آج میں تیری وحشت میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا اور سوالات کے جوابات میں ثوابت قدم رکھوں گا اور تجھے روزِ قیامت کے مناظر دکھاؤں گا اور تیرے لئے تیرے رب عزوجل کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جنت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلة، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسکین، حدیث ۲۳، ج ۳، ص ۲۶۶)

شور اٹھا یہ محشر میں خلد میں گیا سب عطار

گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

غُصَّه نَه كَرْنَا

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تاجدارِ رسالت، محبوبِ رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا، ”مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”غُصَّه مَت کیا کرو تمہیں جنت حاصل ہو جائے گی۔“

(المعجم الاوسط، باب الف، الحدیث ۲۳۵۳، ج ۲، ص ۲۰)

چاہو جسے فردوس میں جا دو چاہو جسے دوزخ میں بھیجو

جَنَّت و نار ہیں ملک تمھاری ہو مختار رسول اللہ (عَزَّ وَجَلَّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(قَبَالِہٖ بِخَشِّشِ اَزْغَلِیْفَہٗ اَلْیَحْضَرَتِ جَمِیْلِ الرَّحْمٰنِ قَادِرِی رَضَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عُصَّہ پینا

حضرت سَیِّدُ نَاسِہِل بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے

ہیں کہ نَحْی رَحْمَت، شَفِیْع اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو بدلہ لینے پر قادر

ہونے کے باوجود عُصَّہ پی لے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُسے لوگوں کے سامنے بلائے گا تاکہ اس

کو اختیار دے کہ جَنَّت کی حوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔“

(ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحلم، حدیث ۴۱۸۶، ج ۴، ص ۴۶۲)

اُٹھا کر لے گئیں حُوریں جتناں میں

قدم پر اُن کے جس نے جاں فدا کی

(قَبَالِہٖ بِخَشِّشِ اَزْغَلِیْفَہٗ اَلْیَحْضَرَتِ جَمِیْلِ الرَّحْمٰنِ قَادِرِی رَضَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَفُو و دَر گُزَر

حضرت سَیِّدُ نَاسِہِل بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ اکرم،

نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب بندوں کو حساب کے لئے کھڑا

کیا جائے گا تو ایک قوم اپنی گردنوں پر اپنی تلواریں رکھے آئے گی اور جَنَّت کے

دروازے پر آکر رُک جائے گی۔ پوچھا جائے گا، ”یہ کون لوگ ہیں؟“ جواب ملے گا، ”یہ وہ شہداء ہیں جو زندہ تھے اور انہیں رِزق دیا جاتا تھا۔“ پھر ایک مُنادی ندا کرے گا کہ ”جس کا ثواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمّہ کرم پر ہے وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے۔“ پھر دوبارہ یہی ندا کی جائے گی۔ ”حاضرین میں سے کسی نے پوچھا، ”وہ کون ہیں جن کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمّہ کرم پر ہوگا؟“ مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”لوگوں کو مُعاف کرنے والے۔“ (پھر فرمایا) ”تیسری مرتبہ بھی یہی ندا دی جائے گی کہ جس کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمّہ کرم پر ہے وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے پھر اتنے اتنے ہزار لوگ کھڑے ہوں گے اور جنت میں بلا حساب داخل ہو جائیں گے۔“

(المعجم الاوسط، باب الف، حدیث ۱۹۹۸، ج ۱، ص ۵۴۲)

فاتح بابِ شفاعت کے سبب حکم ملا

جائیں جنت میں گدایانِ رسولِ عربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(قُبَالِہٖ بِخَشْشٍ اَزْ خَلِیْفَہٗ عَلِیْہِ السَّلَامِ جَمِیْلِ الرَّحْمٰنِ قَادِرِی رَضَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی)

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ آفتابِ قادریت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ذاتی مُعاملات میں عفو و درگزر سے کام لیتے اور تحدیثِ نعمت کے لئے ارشاد فرمایا کرتے ہیں: ”الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے اندر انتقام کا جذبہ نہیں پاتا“ کاش! ہم سے بھی بے جا غصّہ، جذباتی پن اور اپنی ذات کی خاطر انتقام لینے کی عادت بد نکل جائے۔

ماہتابِ رضویت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مدنی انعام نمبر: 28 میں

فرماتے ہیں، کیا آج آپ نے (گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ سادھ کر غصہ کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ نیز درگزر سے کام لیا یا انتقام (یعنی بدلہ لینے) کا موقع ڈھونڈتے رہے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تین مُبارک خصلتیں

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دَانَاۓ عُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا اور اُسے اپنی جَنّت میں داخل فرمائے گا، (۱) کمزوروں پر رحم کرنا (۲) والدین پر شفقت کرنا (۳) حکمرانوں کے ساتھ بھلائی کرنا۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الرفق، حدیث ۱۰، ج ۳، ص ۲۷۹)

حکم ہوگا کہ اُسے داخلِ جَنّت کر دو

جس کے دل میں ہے تمنائے رسولِ عربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(قبائِلہ بخشش از خلیفہ علی حضرت جلیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پردہ پوشی

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سراپا نور، شَہِاۓ عُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو اپنے کسی بھائی کے کسی عیب کو دیکھ

لے اور اُس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس پردہ پوشی کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔“ (المعجم الکبیر مسند عُقْبَةُ بنِ عامر، حدیث ۷۹۵، ج ۱۷، ص ۲۸۸)

داخلِ خُلد کئے جائیں گے اہلِ عصیاں

جوش پر آئیگی جب شانِ رسولِ عربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(قُبَالِہٖ بِحَشْشِ از خلیفہ اعلیٰ حضرت جمیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ

مَدِیْنہ، فِیْضِ گَنْجِیْنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو اپنے بھائی کی پردہ

پوشی کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے

بھائی کے راز کھولے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا راز ظاہر کر دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر

ہی میں رُسوا ہو جائے گا۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب الستر علی المؤمن، حدیث ۲۵۴۶، ج ۳، ص ۲۱۹)

کیوں روکتے ہو خُلد سے مجھ کو ملائکہ

اچھا چلو تو شافعِ محشر کے سامنے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(قُبَالِہٖ بِحَشْشِ از خلیفہ اعلیٰ حضرت جمیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے عیبوں پر

اپنی ستر کی چادر ڈال کر بروزِ قِیامت ساری مخلوق کے سامنے ہمیں رُسوائی سے بچا

لے اور محض اپنے فضل و کرم سے اپنی جنت میں داخل فرمادے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

عالمِ شریعت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں گناہوں کے مَرَض سے نجات دلا کر نیک بنانا چاہتے ہیں چنانچہ مدنی انعام نمبر: 42 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے کسی مسلمان کے عُیوب پر مطلع ہو جانے پر اس کی **پردہ پوشی** فرمائی یا (بلا مصلحتِ شرعی) اُس کا عیب ظاہر کر دیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اُس کی اجازت) دوسرے کو بتا کر **خیانت** تو نہیں کی؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مَحَبَّت

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیٹھے بیٹھے مُصْطَفٰی، سُلْطَانِ اَنْبِیاء، حَبِیْبِ کَبْرِیَا عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی سے محبت کرے اور اُسے بتا دے کہ میں تجھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرتا ہوں تو وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے پھر اگر محبت کرنے والا بلند مرتبہ میں ہوگا تو جس سے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرتا تھا اُسے اُس کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الزہد، باب المتحابین فی اللہ، حدیث ۱۸۰۱۵، ج ۱۰، ص ۴۹۶)

زہے قسمت اشارہ پا کے اُن کی چشمِ رحمت کا

غلاموں کو لبھا کر لے چلی جنتِ محمد کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(قبالہ بخشش از خلیفہ اعلیٰ حضرت: جمیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلام عام کرنا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کرے حبیب، حبیبِ لیبِ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”رحمن عزوجل کی عبادت کرو اور سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ بخت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

(الاحسان بترتيب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام، حدیث ۴۸۹، ج ۱، ص ۳۵۶)

نبی کے نام لیوا آنے والے ہیں تھکے ہارے

سجائی جاتی ہے اس واسطے جنت محمد کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(قبالہ بخشش از خلیفہ علی حضرت جمیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

گھر میں بھی سلام کرنا

حضرت سیدنا ابوالأمامہ بابلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا مبارک، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”تین شخص ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے، پہلا وہ شخص جو اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے، وہ مرنے تک اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے یا اجر و ثواب کے ساتھ واپس لوٹائے دوسرا وہ شخص جو مسجد کی طرف جائے وہ مرنے تک اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے یا اجر و ثواب کے ساتھ واپس لوٹائے، اور تیسرا وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کرتے ہوئے داخل ہو وہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے۔“

پہلے ہی خدا حکم قیامت میں یہ دیگا (عزَّوَجَلَّ)

جنت میں چلے جائیں گدایانِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(قَبَالِہٖ بِخَشْشِ اَزْخَلِیْفَہٗ عَلَیْخُفْرَتِ جَمِیْلِ الرَّحْمٰنِ قَادِرِی رَضَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی)

سلامتی کے گھر یعنی جنت کے طلبگار اسلامی بھائیو! مُصْتَفِیٰ فِیضَانِ سُنَّتِ

، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سلام کو عام کرنے کی تاکید کرتے ہوئے مدنی انعام

نمبر: 6 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں

آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے

مسلمانوں کو سلام کیا؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے

اصلاحی بیانات اور مدنی مذاکروں کے کیسٹ وقتاً فوقتاً گھر میں سنتے، سُناتے رہیں

، مدنی ماحول بنتا چلا جائے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے گھر میں مدنی ماحول

بنانے کے لئے رسالہ ”میں سدھرنا چاہتا ہوں“ کے آخر میں پندرہ (15) مدنی پھول

عطا فرمائے ہیں۔ انہیں ملاحظہ فرمائیے اور ان کے مطابق عمل کر کے گھر میں مدنی

ماحول بنائیے۔

”گھر میں مدنی ماحول“ کے پندرہ حروف کی

نسبت سے 15 مدنی پھول

- (۱) گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کریں۔
- (۲) والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔
- (۳) دین میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔
- (۴) والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔
- (۵) ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔
- (۶) ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دین کے بچے کو بھی ”آپ“ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔ (الحمد للہ عز و جل بانی دعوتِ اسلامی، شیخ شریعت و طریقت (دامت برکاتہم العالیہ) اپنے بچوں سے اور ننھی مٹی نواسیوں / مدنی مٹوں سے بھی ”آپ“ کہہ کر ہی گفتگو فرماتے ہیں)
- (۷) اپنے محلہ کی مسجد کی عشاء کی جماعت کے وقت سے لیکر دو گھنٹے کے اندر سو جایا کریں۔ کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نماز فجر تو بآسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) میسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔
- (۸) گھر میں اگر نمازوں کی سستی، بے پردگی، فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں۔ سب کو نرمی کے ساتھ سنتوں بھرے بیانات کی کیٹیں سنائیں۔ ان شاء اللہ عز و جل مدنی نتائج برآمد ہوں گے۔
- (۹) گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے، اگر آپ

زبان چلائیں گے تو ”مدنی ماحول“ بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔ لہذا غصہ، چڑچڑاپن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔

(۱۰) گھر میں روزانہ فیضانِ سنت (جلد اول تحریق شدہ) کا درس ضرور دیں یا سُنیں۔

(۱۱) اپنے گھروالوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتے رہیں کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔

(۱۲) سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سُسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سر کے ساتھ وہی حُسنِ سلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔

(۱۳) ”مسائل القرآن“ ص ۲۹۰ پر ہے، ہر نماز کے بعد ذیل میں دی ہوئی دُعا اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیں، ان شاء اللہ عزوجل بال بچے سُنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مدنی ماحول قائم ہوگا۔

(۱۴) (اَللّٰهُمَّ) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ (پ ۱۹، الفرقان، آیت ۷۴) ترجمہ کنز الایمان: اے ہمارے رب! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

(۱۵) نافرمان بچہ یا بڑا جب سویا ہو تو اُس کے سر ہانے کھڑے ہو کر

ذیل میں دی ہوئی آیات صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھیں کہ اُس کی آنکھ نہ کھلے۔
(مدت ۱۱ تا ۲۱ دن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِیْدٌ ۝ فِی لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝
(اول آخرا یک مرتبہ درود شریف) (پ ۳۰، سورۃ البُرُوج، آیت ۲۱، ۲۲)

(۱۵) نیز نافرمان اولاد کو فرمانبردار بنانے کیلئے تاحصولِ مراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے یٰ اَسْهٰیْدُ 21 بار پڑھیں (اول آخرا یک بار درود شریف)۔
مدنی التجاء: نافرمانوں کو فرمانبردار بنانے کیلئے اور ادشروع کرنے سے قبل سیدنا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ایصالِ ثواب کیلئے 25 روپے کی دینی کتابیں تقسیم کر دیں۔

میرے گھر والے سب پابندِ سنت

بنیں ایسا کرم ہو جانِ رحمت (ﷺ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا

حضرت سَیِّدُنا ابُو کثیر سَحِیْمِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابُو ذَرِّ غِفَارِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب بندہ اُسے کرے تو **جنت** میں داخل ہو جائے۔ ”اُنہوں نے فرمایا، ”جب میں نے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خِدْمَت میں یہی سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ”وہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور

آخرت پر ایمان لے آئے۔“ میں نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ارشاد فرمائیے۔“ فرمایا، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیئے ہوئے رِزق میں سے کچھ نہ کچھ صدقہ کرے۔“ میں نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اگر وہ فقیر ہو اور صدقہ کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے؟“ فرمایا، ”وہ نیکی کا حُکم دے اور بُری بات سے منع کرے۔“ میں نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اگر وہ بولنے میں اٹکتا ہو، نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی استطاعت نہ ہو تو؟“ فرمایا کہ ”جاہل کو علم سکھائے۔“ میں نے عرض کیا، ”اگر وہ خود جاہل ہو تو؟“ فرمایا، ”مظلوم کی مدد کرے۔“ میں نے عرض کیا، ”اگر وہ کمزور ہو اور مظلوم کی مدد کرنے پر قادر نہ ہو تو؟“ فرمایا کہ ”تم اپنے دوست میں جو بھلائی چاہتے ہو وہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو ایذا دینا چھوڑ دے۔“ میں نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اگر وہ یہ عمل کرے گا تو جنت میں داخل ہو جائے گا؟“ فرمایا کہ ”جو مسلمان اِن اعمال میں سے کوئی ایک عمل بھی کرے گا یہ عمل خود اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جنت میں داخل کرے گا۔“ (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ، کتاب الحدود، باب التَّوْبَةِ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ ... الخ

، حدیث ۲۰، ج ۳ ص ۱۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاملِ قرآن و سنت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ہمہ وقت زبان و قلم کے ذریعے، تدبیر و حکمت، نرمی و شفقت، اُلفت و مودت کے ساتھ نیکی کی دعوت دیتے اور بُرائی سے منع کرنے کی سعی کرتے رہتے ہیں چنانچہ

مدنی انعام نمبر 12: کیا آج آپ نے فیضانِ سنت سے دو (2) درس (مسجد، گھر، دکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیئے یا سنے؟

مدنی انعام نمبر 23: کیا آج آپ نے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں (مثلاً) انفرادی کوشش، درس و بیان، مدرسۃ المدینہ بالغان وغیرہ) پر کم از کم دو (2) گھنٹے صرف کئے؟

مدنی انعام نمبر 54: کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت فرمائی؟

صفِ ماتم اُٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں

گنہگارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنت علیہ رحمۃ رب العزت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نَابِیْنَا پِن پِر صَبْر

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکی مدنی سلطان، رَحْمَتِ عَالَمِیَّانِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو آنکھوں کے معاملے میں آزماؤں پھر وہ صبر کرے تو میں اُس کی آنکھوں کے عوض اُسے جنتِ عطا فرماؤں گا۔“

(صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب فضل من ذهب بصره، حدیث ۵۶۵۳، ج ۴، ص ۶)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ ”جب میں اپنے بندے

کی آنکھیں دُنیا میں لے لوں تو جنت کے علاوہ کوئی چیز اُس کا بدلہ نہ ہوگا۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر... الخ، حدیث ۸۶، ج ۴، ص ۱۵۴)

ایک روایت میں ہے کہ ”میں جس کی آنکھیں لے لوں پھر وہ اُس پر صبر کرے اور اجر کی اُمید رکھے تو میں اُس کے لئے جنت کے علاوہ کسی ثواب پر راضی نہ ہوں گا۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر... الخ، حدیث ۸۷،

ج ۴، ص ۱۵۴)

اے زہرِ رحمت سیہ کارِ ان اُمت کے لیے

ہوگئی آراستہ جنت رسول اللہ کی (عز وجلان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(قبالہ بخشش از خلیفہ اعلیٰ حضرت جمیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

”دعوتِ اسلامی“ کے 35 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ ”گوئگے بہرے اور ناپینا“ اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور انہیں دین کے ضروری احکام سے روشناس کرانے کے لئے قائم کیا گیا ہے جو کہ مجلس ”خصوصی اسلامی بھائی“ کے تحت ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عمومی

اور خصوصی (گوئگے بہرے اور ناپینا) اسلامی بھائی 30 دن کا تربیتی کورس کر کے قوت گویائی اور سماعت سے محروم افراد تک نیکی کی دعوت پہنچانے کی سعادت حاصل کرتے

ہیں۔ ان کے مدنی قافلے بھی شہر بہ شہر سفر کرتے ہیں۔ آئیے! مدنی قافلے کی ایک بہار
مُلاحظہ فرمائیے جس میں خصوصی اسلامی بھائی بھی شریکِ سفر تھے چنانچہ

باب المدینہ کراچی 2007ء میں راہِ خدا عز و جل میں سفر کرنے والے نابینا
اسلامی بھائیوں کا ایک مدنی قافلہ مطلوبہ مسجد تک پہنچنے کے لئے بس میں سوار ہوا۔ اس
مدنی قافلے میں چند عمومی اسلامی بھائی بھی شامل تھے۔ امیر قافلہ نے برابر بیٹھے شخص
پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اس کا نام وغیرہ معلوم کیا تو وہ کہنے لگا کہ ”میں عیسائی
مذہب سے تعلق رکھتا ہوں، میں نے مذہبِ اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور اس مذہب سے
متاثر بھی ہوں، مگر فی زمانہ مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار میرے اسلام قبول کرنے میں
رُکاوٹ ہے۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ لوگ ایک جیسے (سفید) لباس میں ملبوس
ہیں۔ بس میں چڑھے اور بلند آواز سے سلام کیا اور حیرانگی تو اس بات کی ہے کہ آپ
کے ساتھ نابینا اشخاص نے بھی سر پر سبز عمامہ اور سفید لباس کو اپنا رکھا ہے، ان سب کے
چہروں پر داڑھی بھی ہے۔“

اس کی گفتگو سننے کے بعد امیر قافلہ نے اسے مختصر طور پر ”مجلس خصوصی اسلامی
بھائی“ کے بارے میں بتایا۔ پھر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی دین
اسلام کے لئے کی جانے والی عظیم خدمات کا تذکرہ کیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کا
تعارف بھی کرایا۔ پھر اس سے کہا کہ ”یہ نابینا اسلامی بھائی اُنہی دُنیا دار مسلمانوں (جنہیں
دیکھ کر آپ اسلام قبول کرنے سے کترارہے ہیں) کی اصلاح کے لئے مدنی قافلے میں سفر پر
روانہ ہوئے ہیں۔“ یہ بات سُن کر وہ اتنا متاثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُسلمانوں سے تکلیف دُور کرنا

حضرت سَیدنا اَنَس بن مَالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ راستے میں پڑا ہوا ایک درخت لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ ایک شخص نے اُسے لوگوں کے راستے سے ہٹا دیا تو مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”میں نے اُسے جنت میں اُس دَرخت کے سائے میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے۔“

(مسند احمد بن حنبل، مسند اَنَس بن مالک، حدیث ۱۲۵۷۲، ج ۴، ص ۳۰۹)

جو داغِ عشقِ شہرِ دِیس ہیں دل پہ کھائے ہوئے

وہ گویا حُلْدِ بریں کی سَند ہیں پائے ہوئے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(قبالہ بخشش از خلیفہ اعلیٰ حضرت جمیل الرحمن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَلَال کَمَنا اور کَارِ ثَوَاب میں خَرْج کرنا

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیدنا عُمَر بن خَطَّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ ”دُنیا میٹھی اور سَرسبز ہے، جس نے اُس میں سے حَلَال طَرِیقہ سے کمایا اور اُسے کَارِ ثَوَاب میں خرچ کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ثَوَاب عطا فرمائے گا اور اپنی جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے حرام طَرِیقہ سے کمایا اور اسے ناحق خرچ کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے ذِلّت و حقارت کے گھر کو حلال کر دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مال میں خیانت کرنے والے بہت سے لوگوں کے لئے قیامت کے دن جہنم ہوگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پ ۱۵، سُورَةُ بَنٰی اِسْرَآءِ یَل

آیت ۹۷ کے آخری جُز میں ارشاد فرماتا ہے۔

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَهُمْ سَعِيرًا ۝ ترجمہ کنز الایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔“

(شعب الایمان، باب فی قبض الید عن الاموال المحرمة حدیث ۵۵۲۷، ج ۴، ص ۳۹۶)

بشارت ملے کاش! جنت کی فوراً

قیامت کے دن جوں ہی عطار آئے

(مغیلان مدینہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

قَرْضُ كَيْ تَقَاضَى فِي نَرْمِي

أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سَيِّدُنا عثمان بن عفَّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

رِوَايت ہے کہ مَكِّي مَدَنِي سُلْطَان، رَحْمَتِ عَالَمِيَان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا، ”اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ نے خرید و فروخت، قَرْض ادا کرنے اور قَرْض کا مُطَابَقہ کرنے

میں نَرْمِي کرنے والے ایک شخص کو جنت میں داخل فرمادیا۔“

(سنن النسائي، کتاب البيوع، باب حسن المعاملة والرفق، ج ۷، ص ۳۱۹)

رحمتِ کر دگار عَزَّوَجَلَّ کے اُمیدوار اور بہارِ جنت کے طلبگار اسلامی

بھائیو! زہے نصیب! ہم قَرْض کے تقاضے میں نَرْمِي اور ادائیگی میں جلدی کرنے والے

بن جائیں۔ عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ، مولانا محمد الیاس عطار

قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ مدنی انعام نمبر 41 میں ارشاد فرماتے ہیں: آج

آپ نے قرض ہونے کی صورت میں (باوجود استطاعت) قرض خواہ کی اجازت کے بغیر قرض کی ادائیگی میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (عارضی طور پر اگر لی ہو تو) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر مقررہ مدت کے اندر واپس کر دی؟

اللہ کی رحمت سے توبّحت ہی ملے گی (عزّوجلّ)

اے کاش! محلّے میں جگہ اُن کے ملے ہو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

(ارمغانِ مدینہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زنا سے بچنا

حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین، رَحْمَتِ دَارِیْن، رَاحَتِ قَلْبِ بے حَیْن، نانائے حَسَنَیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وَرضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے دو داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرم گاہ) کے شر سے بچا لے وہ بَحَّت میں داخل ہو گا۔“ (ترمذی، کتاب الزہد، باب حفظ اللسان، حدیث ۲۴۱۷، ج ۴، ص ۱۸۴)

ایک روایت میں ہے کہ اے قریش کے جوانو! زنا مت کرنا کیونکہ جس کی جوانی بے داغ ہوگی وہ بَحَّت میں داخل ہوگا۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الحدود د، باب من الزنا، حدیث ۴۱، ج ۳، ص ۱۹۴)

کردے بَحَّت میں تُو جو اُن کا

اپنے عطار کو عطا یارب (عزّوجلّ)

(مناجاتِ عطاریہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حبشی چیخیں مار کر رونے لگا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رَحْمَتِ عَالَمٍ نُورِ
مُجَسَّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی،

وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ

ترجمہ کنز الایمان: جس کے ایندھن

(پ ۲۸، سُورَةُ التَّحْرِيمِ: ۶) آدمی اور پتھر ہیں۔“

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ”جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا
یہاں تک کہ وہ سُرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید
ہوگئی، پھر اُسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی تو اب جہنم کا لکی سیاہ ہے اس
کے شعلے نہیں بجھتے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے ایک حبشی
چیخیں مار کر رونے لگا تو حضرت جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا کہ
”آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے رونے والا شخص کون ہے؟“ فرمایا کہ ”حبشہ کا
ایک شخص ہے۔“ اور پھر اُس شخص کی تعریف بیان فرمائی تو جبریل علیہ السلام نے عرض
کیا، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال اور اَرْتِفَاعُ فَوْقِ الْعَرْشِ
ہونے کی قِسْم! میرے خوف کے سبب جس بندے کی آنکھ روئے گی، میں جنت میں
اُس کی ہنسی میں اضافہ فرماؤں گا۔“

نارِ جہنم سے تُو اماں دے
 خُلدِ بریں دے باغِ جناں دے
 واسطہٴ نعمانِ دینِ ثابت کا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)
 یا اللہ مری جھولی بھر دے (عَزَّوَجَلَّ)

(مناجاتِ عطاریہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفِیہ تَدْبِیْر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفِیہ تَدْبِیْر سے ہر

وَقْتُ ڈرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے جہاں وہ اعمالِ صالحہ مثلاً سلام کو عام کرنا، اہل و عیال کو کھانا پلانا، علمِ دین حاصل کرنا، عبادات بجالانا، جھگڑا ترک کرنا، رِزقِ حلال کمانا، سُنَّتیں اپنانا، باؤضور ہنا، تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کرنا، نفلی نماز و روزہ کی کثرت کرنا، اذان و اقامت کہنا اور ان کا جواب دینا، صف کے خلا کو پر کرنا، اُس کی رضا کے لئے مسجد بنانا، نمازِ تہجد و اشراق و چاشت و اوّابین ادا کرنا، مریض کی عیادت، کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرنا، نمازِ جنازہ پڑھنا، بہ خشوع و خضوع نمازِ پنجگانہ باجماعت پڑھنا، نمازِ جُمُعہ ادا کرنا، کلمہ طیبہ پڑھنا، لاحول شریف کی کثرت کرنا، بچوں کی فوتگی پر صبر کرنا، زکوٰۃ دینا، امانت لوٹانا، شرم گاہ، پیٹ اور زبان کی حفاظت کرنا، کسی سے کچھ نہ مانگنا، کسی مسلمان کو لباس پہنانا، کھانا کھلانا، صدقہ و قرض دینا، ماہِ رمضان کے اور نفل روزے رکھنا، راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں زخمِ سہنا، قرآن پڑھنا پڑھانا، ذکر کے حلقوں مثلاً سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنا، ذکر و اذکار

کرنا، والدین کی خدمت اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا، بیٹیوں، بہنوں اور محتاج و یتیم کی کفالت و پرورش کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ملاقات اور اپنے اسلامی بھائیوں کی حاجت روائی و مشکل کشائی کرنا، مسلمانوں کے دلوں میں خوشی داخل کرنا، اچھی عادات اپنانا، سچ بولنا، وعدہ وفا کرنا، نگاہیں نیچی رکھنا، غصہ پینا، لوگوں کو مُعاف کرنا، کمزوروں پر رحم کرنا، کسی کے عیبوں پر مُطلع ہونے پر پردہ پوشی کرنا، اُس کے راز چھپانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرنا، نیکی کی دعوت دینا، بُرائی سے منع کرنا، جاہل کو علم سکھانا، مظلوم کی مدد کرنا، ایذا رسانی سے بچنا، لوگوں سے تکلیف دُور کرنا، خرید و فروخت اور قرض کے تقاضے میں نرمی کرنا، زنا سے بچنا وغیرہ پر اپنی رحمت سے جنت عطا فرماتا ہے، وہیں گناہوں کے سبب جنت کے داخلے سے روک بھی لیتا ہے چنانچہ ایک عِمْرُثُ اَنْکِیزِ رِوَاِیتِ مُلَاِظِہ فرمائیے،

ثواب سے محرومی

حضرت عَدِی بن حَاتِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم، رِءُوف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”قِیَامَت کے دِن لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو بَحَّت کی طَرَف جانے کا حَکَم دیا جائیگا، جب وہ لوگ جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور اس کی خُوشبوؤں کو سونگھ لیں گے اور اُس کے مَحَلّوں اور جَنّتیوں کے لئے جو نعمتیں تیار کی گئی ہیں اُن کو دیکھ لیں گے تو عِداکی جائیگی ”ان کو بَحَّت سے ہٹا دو، ان کے لئے جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے“ وہ اتنی خُسرَت سے جنت سے لوٹیں گے کہ پہلے اتنی خُسرَت سے کوئی نہیں لوٹا تھا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ اگر تو

ہم کو **جنت** اور اپنے ثواب کو دکھانے اور تُو نے اپنے دوستوں کے لئے جو نعمتیں تیار کی ہیں، اُن کو ہمیں دکھانے سے پہلے دوزخ میں داخل کر دیتا تو یہ ہمارے لئے بہت آسان ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے تمہارے ساتھ یہی ارادہ کیا تھا جب تم خلوت میں ہوتے تھے تو میرے سامنے بڑے بڑے گناہ کرتے تھے اور جب تم لوگوں سے ملتے تو انتہائی تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ ملتے تم لوگوں کو اُس کے خلاف دکھاتے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے خیال تھا۔ تم لوگوں سے ڈرتے تھے اور مجھ سے نہ ڈرتے تھے، تم لوگوں کو بُرگ سمجھتے تھے، مجھے بڑا نہیں جانتے تھے۔ تم نے لوگوں کی خاطر بُرے کام ترک کئے اور میری خاطر نہیں کئے، آج میں تم کو ثواب سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ دردناک عذاب چکھاؤں گا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزہد، ج ۱۰ ص ۳۷۷، الحدیث ۱۷۶۴۹)

الْأَمَانُ وَالْحَفِیْظُ

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی ہائے میں نارِ جہنم میں جلوں گا یا رب
عفو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا گر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یا رب

اذن سے تیرے سرِ حشر کہیں کاش! حضور

ساتھ عطار کو جنت میں رکھوں گا یا رب

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ ومراجع

(۱)	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۲)	کُنُزُ الْاُیْمَانِ فِی تَرْجَمَةِ الْقُرْآنِ	المختصر ت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۳)	خزائن العرفان	سید نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۲۷ھ	ضیاء القرآن کراچی
(۴)	صَحِیحُ الْبُخَارِی	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۵)	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفی ۲۶۱ھ	دارالمنہج بیروت
(۶)	سُنَنِ ابْنِ دَاوُدَ	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۴۵ھ	دار احیاء التراث العربی
(۷)	سُنَنِ التِّرْمِذِی	امام ابویوسف محمد بن یسٰی الترمذی متوفی ۲۸۹ھ	دارالفکر بیروت
(۸)	سنن نسائی	امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۹)	سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید القروی متوفی ۲۴۳ھ	دارالفکر بیروت
(۱۰)	صحیح ابن حبان	الحافظ محمد بن حبان متوفی ۳۵۴ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۱)	المستدرک علی الصّحیحین	امام ابوعبداللہ محمد بن عبد اللہ شیشا پوری متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۱۲)	الْمُعْتَمَدُ الْکَبِیْرُ	امام سلیمان بن اخطربطانی متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی
(۱۳)	الْمُعْتَمَدُ الْاَوْسَطُ	امام سلیمان بن اخطربطانی متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۴)	فِرْدَوْسُ الْاَخْبَارِ	حافظ شیرازیہ بن شہر دار دیلمی متوفی ۵۰۹ھ	دارالفکر بیروت
(۱۵)	مَجْمَعُ الزَّوَادِیْدِ	حافظ نور الدین علی بن ابوبکر عسکری متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت
(۱۶)	شُعَبُ الْاُیْمَانِ	امام احمد بن حنبل متوفی ۳۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۷)	الْمُسْتَدْرَکُ لِاِمَامِ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ	امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت
(۱۸)	ابن خزیمہ	امام ابوبکر محمد بن اسحاق متوفی ۳۱۱ھ	الکتب الاسلامیہ بیروت
(۱۹)	الترغیب والترہیب	امام عبدالعظیم بن عبدالقوی متوفی ۶۵۶ھ	دارالفکر بیروت
(۲۰)	الشفاء	قاضی ابوالفضل عیاض متوفی ۵۴۴ھ	ملتان
(۲۱)	عیون الحکایات	عبدالرحمن بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۲)	منہاج العابدین	امام الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۳)	مکاشفۃ القلوب	امام الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۴)	تنبیہ الغافلین	امام المواب عبدالمواب متوفی ۹۷۳ھ	دارالفکر بیروت
(۲۵)	حدائق بخشش	المختصر ت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
(۲۶)	ذوق نعت	مولانا حسن رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	کراچی
(۲۷)	قبلا بخشش	خلیفہ المختصر ت جمیل الرحمن	کراچی
(۲۸)	مکتوب امیر اہلسنت	علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
(۲۹)	ارمغان مدینہ	علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
(۳۰)	مناجات عطاریہ	علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
(۳۱)	مغلان مدینہ	علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی

وَقِفْ مَدِينَهُ

اس رسالے میں ہے؛

☆ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ کی دُعا

☆ ترکِ کسب کس کے لئے افضل ہے؟

☆ اصحابِ صُفّہ کون تھے؟

☆ 12 ماہ کا سفر کرنے والے طالب علم پر کرم

☆ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی قربانیاں

☆ عطار کا پیغامِ اسلامی بھائیوں کے نام

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وقف مدینہ ۱، ۲

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ تحریری بیان اول تا آخر پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ راہِ خدا عزوجل میں سفر کی خوب رغبت حاصل ہوگی۔

میٹھے آقا، مکی داتا، مدنی مصطفیٰ، ہاشمی مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت

نشان ہے: ”جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔“

(صحیح المسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب القول الخ، ج ۱ ص ۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

والدہ مریم کی دُعا

حضرت سیدتنا خنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لا وَلَدَ (بے اولاد) تھیں یہاں تک کہ

انہیں بڑھاپا آ گیا اور وہ اولاد سے مایوس ہو گئیں۔ ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

ایک چڑیا کو دیکھا کہ وہ اپنے بچے کو دانہ کھلا رہی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل

میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور دُعا کی، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ایہ چڑیا بچے سے اپنا دل بہلا رہی

ہے، تو مجھے بھی ایک فرزند عطا فرما جو میرے دل بہلانے کا ذریعہ بنے۔ آپ رضی اللہ

مدینہ

۱: یہ بیان نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سَلَمَہُ الْبَارِی نے ۱۶، ۱۵، ۱۴ ذُو الْحِجَّۃِ الْاَحْرَام ۱۴۲۷ھ بمطابق 3، 4، 5 جنوری 2007ء فیضانِ مدینہ خانقاہ شریف (ضلع بہاولپور پنجاب بریلی) کے دعوتِ اسلامی کے 12 ماہ کے مدنی قافلوں کے مسافرین کے تین روزہ تربیتی اجتماع میں فرمایا ضروری ترمیم و اضافے کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

۲: جو خوش نصیب اسلامی بھائی اپنے شبِ روزِ مدنی کاموں کے لئے وقف کر دے اُسے دعوتِ اسلامی کی مدنی اصطلاح میں ”وقفِ مدینہ“ کہا جاتا ہے۔

تعالیٰ عنہا کی یہ دُعا بارگاہِ مولیٰ تعالیٰ میں مُسْتَجَاب (مُسْت۔ ت۔ جَاب) یعنی قبول ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاملہ ہو گئیں۔ حمل ٹھہرتے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہِ رَبِّ العزت جل جلالہ میں عرض کی، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مَنّت مان چکی ہوں کہ جو کچھ میرے شکم میں ہے وہ بیٹُ المقدس کی خدمت کے لئے **وقف** ہے، میں اُس سے نہ خدمت لوں گی نہ گھر کا کام کاج۔

اُس زمانے میں اِس وقف کا رواج تھا۔ لوگ اپنی اولاد کو بیٹُ المقدس کے لئے **وقف** کر دیتے اور وہ بچے وہیں رہتے سہتے اور خدمت کرتے تھے۔

حضرت سیدتنا حُتّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا طلبِ اولاد کی دُعا کی قبولیت اور اپنی مَنّت پر بے حد خوش تھیں اور رَبِّ عَزَّوَجَلَّ سے بیٹے کی طلبگاری و اُمیدوار تھیں مگر خلافِ اُمید حضرت سیدنا عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ (والدِ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی وفات کے بعد جب اِن کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی تو اُنہیں افسوس ہوا کہ اب میں اپنی مَنّت کس طرح پوری کروں گی کہ لڑکیوں کو بیٹُ المقدس کی خدمت کی اجازت نہیں اور لڑکی اپنی کمزور طبیعت کی وجہ سے خدمت کے بہت سے کام سرانجام نہیں دے سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تُم نے جس لڑکے کے حُصُول کی دُعا کی تھی وہ اس مرتبے کا نہیں جس پائے کی میری عطا کی ہوئی لڑکی ہے۔

مریم کا مطلب

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدتنا حُتّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہاں پیدا

ہونے والی بچی حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں، مریم کا مطلب ”عابدہ“ ہے۔ حضرت سیدتنا حُتّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ نام اس لئے رکھا کہ یہ بیٹا المقدس میں رہ کر اللہ عزّوجلّ کی عبادت کریں اور یوں اُن کی مَنّت پوری ہو۔

حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کفالت

حضرت سیدتنا حُتّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ اپنی اولاد کے لئے خدمتِ بیٹ المقدس کی مِیت کر چکی تھیں اس لئے اُنہوں نے حضرت سیدتنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا ہوتے ہی ایک کپڑے میں لپیٹا اور بیٹ المقدس لے گئیں۔ جہاں 4000 خدّام رہتے تھے اور اُن کے سردار 70 یا 27 تھے، جن کے امیر اللہ تبارک و تعالیٰ کے نبی حضرت سیدنا زکریّا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ بیٹ المقدس کا ہر سردار یہی چاہتا تھا کہ اُسے حضرت سیدتنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاصل کرنے اور ان کی خدمت کا شرف حاصل ہو جائے۔ حضرت سیدنا زکریّا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں ان کا زیادہ مستحق ہوں کیونکہ ان کی خالہ میرے نکاح میں ہیں۔ بہر حال بذریعہ قرعہ اندازی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سیدتنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کفیل مقرر ہوئے۔ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۴۰۰ ملخصاً)

قرآن مجید، فرقانِ حمید میں اس واقعے کا ذکر پ ۳ سورۃ ال عمران آیت ۳۵، ۳۶ میں ہے:

اِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّی
نَذَرْتُ لَكَ مَا فِی بَطْنِی مُحَرَّرًا
فَتَقَبَّلَ مِنِّیْ جَ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ
رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی ط وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ ط وَلَیْسَ
الذَّکْرُ کَا لَاُنْثٰی ج وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا
مَرْیَمَ وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِکَ
وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

(پ: ۳، آل عمران: ۳۵، ۳۶)

راندے ہوئے شیطان سے۔

کچھ لوگوں کا دین کے لئے وقف ہونا ضروری ہے

مفسرِ شہیر، حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان

”تفسیرِ نعیمی“ میں ان آیات کے تحت فرماتے ہیں، ”کچھ لوگوں کا اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دینا ضروری ہے اگر سبھی لوگ دنیا میں مشغول ہو جائیں تو دین کیسے قائم رہے گا؟ کاش! مسلمان اس سے عبرت پکڑیں اور اپنی بعض اولاد کو خدمتِ دین کے لئے بچپن ہی سے ان کی دینی تربیت کر کے وقف کر دیں۔ یاد رکھئے! ہماری عزت دین سے ہے۔ اگر ہم اپنی بقاء چاہتے ہیں تو ایسے لوگ زیادہ بنائیں۔

(تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۳۹۳)

دینِ اسلام کی خدمت کا فریضہ کون ادا کرے گا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا دینِ اسلام کی اشاعت و بقاء کے

لئے کچھ نہ کچھ لوگوں کا دُنیوی مشاغل سے فارغ ہونا ضروری ہے۔ اگر سب ہی تجارت وغیرہ میں لگ جائیں تو دینِ اسلام کی خدمت کا فریضہ کون ادا کرے گا؟

امامت و دینی خدمت پر اجرت جائز ہے

پہلے کے دور میں بادشاہ و امراء، علماء، مبلغین، صالحین، مُصنِّفین وغیرہ دین کی خدمت کرنے والوں کی معقول خدمتیں کیا کرتے تھے تاکہ یہ حضراتِ حمیدہ صِّقَات فکرِ معاش سے آزاد ہو کر صبح و شام مُدام دینِ اسلام کی خدمت سرانجام دے سکیں۔ جب دور بدلاتو یہ خدمتیں بند ہوئیں اور یہ حضرات اپنے اہل و عیال کے نان و نفقہ کی ادائیگی کے لئے طلبِ معاش میں مصروف ہوئے تو دینی معاملات میں حرج واقع ہونے لگا لہذا علماء متاثرین (مُ-ت-ا-خ-ب-ر-ین) یعنی بعد کے علماء نے امامت و دینی خدمت پر اجرت کو جائز قرار دیا۔

وسوسہ: علماء، طلباء، و مشائخِ عظام کو چاہئے کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ اور حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہما کی طرح خود کمائیں اور مُقت دینی خدمت کریں، نذر نذرانہ، صدقہ، خیرات کو ذریعہ معاش بنانے کے بجائے خود کسب کریں جیسا کہ ہمارے ان بزرگوں کی سیرتِ طیبہ سے ثابت ہے۔

علاجِ وسوسہ: اس وسوسہ کا جواب دیتے ہوئے مفسرِ شہیر حکیم

الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: ”حضورِ غوثِ پاک و امامِ اعظم رضی اللہ عنہما کے سوا اور کتنے علماء و مشائخِ ایسے گزرے جنہوں نے کسبِ معاش بھی کیا ہوا اور تبلیغِ دین بھی، کوئی نہیں۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہارون

الرشید بادشاہ سے قضا کی تنخواہ لی، امام محمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد نے مسلمانوں سے نذرانے قبول فرمائے، سوا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر و عمر و علی) علیہم الرضوان نے خلافت پر تنخواہ لی، افسوس ہے کہ دنیوی بادشاہوں کے معمولی نوکر شاہی خزانہ سے تنخواہیں لیں، مگر شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خدام، علماء جو دین کو سنبھالے بیٹھے ہیں وہ ایک پائی کے مستحق نہ ہوں، اسلامی بادشاہوں نے علماء کی بڑی خدمتیں کیں۔ علامہ نیشاپوری علیہ رحمۃ اللہ الغنی جو مدرسہ نظامیہ بغداد کے مدرسِ اول تھے، نظام الملک نے ان کی تنخواہ ایک لاکھ درہم ماہواری مقرر کی تھی۔ اس مدرسہ کے طالب علم حضور غوثِ پاک، امام غزالی، شیخ سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ دیکھو مناقبِ غوثِ اعظم (علیہ رحمۃ اللہ الاکرم) اس مدرسہ کا نام مدرسہ نظامیہ اور اس کے مقرر کردہ درس کا نام درس نظامی ہے جو آج تک پڑھایا جاتا ہے۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر نے جن علماء سے فتاویٰ عالمگیری لکھوایا انہیں 2 لاکھ روپے اور 200 قرش سونا نذرانہ میں دیا، رب تعالیٰ تو فرماتا ہے ایسے لوگوں کو دو اور مسلمان کہتے ہیں کہ مت دو، کس کی مانیں رب عَزَّوَجَلَّ کی یا انکی؟ (تفسیر نعیمی، ج ۳ ص ۱۴۱)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ

حضرت سیدنا صدیق اکبر ﷺ کا یومیہ وظیفہ

حضرت سیدنا ابنِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا عطاء بن سائب رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعتِ خلافت

کے دوسرے روز کچھ چادریں لے کر بازار جا رہے تھے، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں، فرمایا بغرض تجارت بازار جا رہا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کام چھوڑ دیجئے، اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے خلیفہ (امیر) ہو گئے ہیں۔ یہ سُن کر آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ اگر میں یہ کام چھوڑ دوں تو پھر میرے اہل و عیال کہاں سے کھائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ واپس چلئے، اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے یہ کام (حضرت سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کریں گے۔ پھر یہ دونوں حضرات (حضرت سیدنا ابو عبیدہ (بن الجراح) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ان سے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اہل و عیال کے واسطے ایک اوسط درجے کے مہاجر کی خوراک کا اندازہ کر کے روزانہ کی خوراک اور موسمِ گرما و سرما کا لباس مہیا کیجئے لیکن اس طرح کہ جب پھٹ جائے تو واپس لے کر نیا اس کے عوض دے دیا جائے۔

اُن حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لئے آدھی بکری کا گوشت، لباس اور روٹی مقرر کر دی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۱۴)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

ترکِ کسب کس کیلئے افضل ہے ؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ

الوالی اَحیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں۔ ”ترکِ کُتب 4 قسم کے آدمیوں کے لئے افضل ہے (۱) جو عبادتِ بدنیہ میں مصروف رہتا ہے (۲) وہ شخص جو احوال و مکاشفات کے علوم میں باطنی سیر اور قلبی عمل میں مشغول ہوتا ہے (۳) وہ عالم جو علم ظاہر کی تربیت کرتا ہے، جس کے ذریعے لوگوں کو ان کے دین کے بارے میں نفع حاصل ہوتا ہے، جیسے مفتی، مفسر، محدث وغیرہ (۴) وہ شخص جو مسلمانوں کے معاملات میں مصروف ہوتا ہے اور اس نے ان کے کاموں کی ذمہ داری اٹھائی ہے، جیسے بادشاہ، قاضی، اور گواہ۔“

یہ لوگ جب ان اموال سے کفایت کیے جائیں جو (امتِ مسلمہ کے) مصالح (مُـصالح) یعنی بھلائیوں کے لئے مقرر ہے یا اوقاف کے مال سے فقراء و علماء کو دیا جائے تو ان کے لئے مال کمانے میں مشغولیت کی نسبت یہ اُمور افضل ہیں، اسی لئے سرکارِ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی گئی کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اپنے رب عزوجل کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کریں اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں اور آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی طرف یہ وحی نہیں بھیجی گئی کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تاجروں میں سے ہو جائیں، کیونکہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) میں یہ چاروں باتیں جمع تھیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اُمور کہ جو بیان سے باہر ہیں، اسی لئے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشورہ دیا تھا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تجارت چھوڑ دیں، جب آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسلمانوں کے اُمور کے ولی بنے تھے کیونکہ یہ عمل اُمت کے مسائل کے راستے میں رکاوٹ بنتا تھا اور

آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بیت المال سے ضرورت کے مطابق لیتے تھے اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اسی کو بہتر سمجھا پھر جب آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے وصال کا وقت قریب ہوا تو آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے یہ مال بیت المال کی طرف لوٹانے کی وصیت فرمائی لیکن ابتداء میں اسے لینا بہتر سمجھا۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر میں دینِ اسلام کا نظام یعنی مسجد، مدرسہ، جامعہ اور نیکی کی دعوت وغیرہ کے حالات انتہائی ناگفتہ بہ (ناقابلِ بیان) ہیں۔ یقیناً یہ نہیں ہو سکتا کہ ملتِ اسلامیہ کا ہر فرد اپنا گھر بار چھوڑ کر دینِ اسلام کی تعلیمات و احکامات سیکھے اور اس کی نشر و اشاعت کے لئے سفر کرے، کیونکہ اس طرح تو تجارت، زراعت اور صنعت وغیرہ میں خلل واقع ہو جائے گا، لیکن لا ریب (بلاشبہ) یہ تو ممکن ہے کہ ہر علاقہ و شہر سے کچھ نہ کچھ افراد حُصولِ علمِ دین اور اس کی ترویج کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں چنانچہ

پ ۱۱ سُورَةُ التَّوْبَةِ آیت ۱۲۲ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَآفَّةً ط
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ
طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ
وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور مسلمانوں سے یہ تو ہونہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنا لیں اس اُمید پر کہ وہ بچیں۔

حضرت صدرالافاضل مولانا مفتی سید حافظ محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ

رحمة اللہ الہادی اس آیت کے تحت ”تفسیر خزائن العرفان“ میں لکھتے ہیں،
حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ قبائل عرب میں سے ہر ہر
قبیلے سے جماعتیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حضور حاضر ہوتیں اور وہ (لوگ)
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دین کے مسائل سیکھتے اور تفقہ (تَفَقُّہ - تَفَقُّہ) یعنی علم
دین حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لیے حضور صلی
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی فرمانبرداری کا حکم
دیتے اور نماز، زکوٰۃ وغیرہ کی تعلیم کے لئے انہیں ان کی قوم پر مامور فرماتے۔ جب وہ
لوگ اپنی قوم پر پہنچتے تو اعلان کر دیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں
کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ
اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انہیں دین کے
تمام ضروری علوم تعلیم فرما دیتے (خازن) یہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا
معجزہ عظیمہ ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دین کے
احکام کا عالم اور قوم کا ہادی بنا دیتے تھے۔

اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے **مسئلہ** علم دین حاصل کرنا
فرض ہے۔ جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اُس کے لیے ممنوع و
حرام ہیں اس کا سیکھنا فرض عین ہے۔ اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض
کفایہ۔ حدیث شریف میں ہے علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! اُن خوش نصیب و سعادت مند

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے حالاتِ زندگی کی اک جھلک مُلا حظہ فرمائیے کہ جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب، حبیبِ لیبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا و خوشنودی کے لئے اپنے شب و روزِ خدمتِ دینِ اسلام کے لئے وقف کئے ہوئے تھے۔

اصحابِ صُفّہ کون تھے؟

مَسْجِدُ النَّبَوِيِّ الشَّرِيفِ عَلَى صَاحِبَيْهَا الصَّلَوةُ

وَالسَّلَام میں ایک صُفّہ (چبوترا) تھا، جہاں 400، 500 فقراءِ مُہاجرین بیٹھا کرتے تھے، اس لیے انہیں اصحابِ صُفّہ کہتے ہیں۔ یہ حضراتِ قدسیّہ عالمِ ماکان و مایکون (جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے اُسے جاننے والے) صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں حاضر رہتے، جس کام کے لئے حکم ملتا اُس کی تعمیل کرتے، جب کہیں سرایا¹ بھیجنے کی ضرورت ہوتی یہ بے تامل (ت۔ اَم۔ مُل) یعنی بے چوں و چرا بلا تاخیر حاضر ہو جاتے اور جب فارغ ہوتے تو قرآنِ پاک حفظ کرتے اور سُنّتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سیکھتے۔ ان کے پاس گھر تھا نہ دُنوی ساز و سامان اور نہ ہی کوئی کاروبار، ان حضرات نے شادی کی اور نہ ہی اُن کا وہاں کوئی کُنبہ و قبیلہ تھا، غربت کا عالم یہ تھا کہ ان میں سے 70 کے پاس ستر پوشی کے لیے پورا کپڑا بھی نہ تھا۔ ان کی تعداد میں

دینہ

1۔ ”سرایا“ جمع ہے ”سرّیہ“ کی، وہ جنگی لشکر جس میں حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بنفسِ نفیس شامل ہوئے اُسے ”غزوہ“ اور جس میں لشکر روانہ فرمایا مگر خود شامل نہ ہوئے، اُسے ”سرّیہ“ کہتے ہیں۔ غزوات کی تعداد 27 اور سرایا 47 ہیں۔ (سیرتِ رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، ضیاء القرآن کراچی)

موت، سفر یا تزوج (ت۔ زو۔ وُج) یعنی شادی کے سبب کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ مدینہ منورہ میں آنے والے کا شہر میں کوئی جان پہچان والا نہ ہوتا تو وہ بھی اہلِ صُفّہ میں شامل ہو جایا کرتا۔ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۳۷)

مشہور اصحابِ صُفّہ

مشاہیر (م۔ شا۔ ہیر) یعنی مشہور اصحابِ صُفّہ میں حضراتِ ابو ہریرہ، بلال حبشی، ابوذر غفاری، عمار بن یاسر، سلمان فارسی، صہیب رومی، خباب بن الارت، حذیفہ بن الیمان، ابو سعید خدری، بشیر بن الخصاصیہ، ابو موہبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ شامل ہیں۔ (سیرت رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ص ۹۷ ملخصاً)

اصحابِ صُفّہ پر آقا ﷺ کی نظرِ عنایت

اہلِ صُفّہ پر مدینہ کے تاجور، شاہِ بحر و بر، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بڑی نظرِ عنایت تھی۔ ایک دفعہ مالِ غنیمت میں کینریں آئیں تو خاتونِ جنت سَیِّدَةُ النِّسَاء، فاطمۃ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مولا مشکل گشا، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور ایک خادمہ کے لیے درخواست کی۔ ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ نہیں ہو سکتا کہ تم کو خادمہ دوں اور اہلِ صُفّہ بھوکے مریں، ان کے خرچ کے لئے میرے پاس کچھ نہیں میں ان اسیرانِ جنگ (جنگی قیدیوں) کو بیچ کر اہلِ صُفّہ پر خرچ کروں گا۔“

(سیرت رسول عربی ﷺ ص ۹۸ ملخصاً)

ان تارک الدُّنیا، اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کمی آقا، مدنی داتا، ہاشمی

مولا، غریبوں کے ملجاؤں کی، سب کے حاجت روا و مشکل کشا، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرمایا کرتے: ”میں بھی تم میں سے ہوں اور آخرت میں تم میرے ساتھ ہو گے۔“ (مرآۃ شرح مشکوٰۃ ج ۷ ص ۳۵)

اصحابِ صفہ کی حوصلہ افزائی

ایک بار مکی سردار، مدنی تاجدار، محبوبِ ربِّ غفار و عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اصحابِ صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس تشریف لائے، سخت فقیری اور بھوک کی شدت ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا: ”اے اصحابِ صفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) جو تمہاری طرح صابر، شاکر اور پرہیزگار ہوگا وہ بروزِ قیامت میرا رفیق ہوگا۔“ پھر فرمایا: ”اے لوگو! عنقریب وہ وقت آئے گا جب تمہارے سامنے دسترخوان پر غذاؤں کے پیالوں کے پیالے رکھے جائیں گے، عرض کی یا حبیب اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُس دن ہم بڑی خیر میں ہوں گے۔ فرمایا: ”نہیں بلکہ آج بڑی خیر میں ہو۔“

(تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۳۷)

سب سے زیادہ احادیثِ مبارکہ روایت کرنے والے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مشاہیر اصحابِ صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صحابی ہیں کہ جن کا اصل نام عَبْدُ الرَّحْمَنِ سخر دوسی تسمیٰ تھا، بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ابو ہریرہ یعنی مٹی سی پٹی والے کی کنیت عطا ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ الحدیث تھے۔ محدِّثین رحمہم اللہ المبین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سب

سے زیادہ احادیثِ مبارکہ (5364) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہیں۔

(تفہیم البخاری ج اول، ص ۸۸)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رکن دُشوار گزار اور کٹھن حالات کا مقابلہ کیا، مُلا حظہ

فرمائیے:

دودھ کا ایک پیالہ اور 70 صحابہ

سیدی و مرشدی، عاشقِ رسولِ عربی، محبِ ہر سید و صحابی و ولی، مُبلغِ سُنّتِ مصطفوی

، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم

العالیہ اپنی مایہ ناز تصنیف ”فیضانِ سُنّت“، صفحہ 690 پر لکھتے ہیں،

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”اُس خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم

جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر رکھتا اور بھوک کے

سبب پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے لوگ

باہر جاتے تھے۔ جانِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو مجھے دیکھ

کر مسکرائے اور میرا چہرہ دیکھ کر میری حالت سمجھ گئے۔ فرمایا، اے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ

عنہ)! میں نے عرض کی، لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) فرمایا

، میرے ساتھ آ جاؤ۔ میں پیچھے پیچھے چل دیا، جب شہنشاہِ مَحْرُور، مدینے کے تاجور،

ساتھی حوضِ کوثر، حبیبِ داؤد عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے مبارک گھر پر جلوہ گر

ہوئے تو اجازت لیکر میں بھی اندر داخل ہو گیا۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک پیالے میں دودھ دیکھا تو فرمایا، ”یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟“

اہل خانہ نے عرض کی، فلاں صحابی یا صحابیہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیلئے ہدیہ بھیجا ہے۔ فرمایا، ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! میں نے عرض کی، لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ وُصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) فرمایا، جا کر اہلِ صُفَّہ کو بلا لاؤ۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ اہلِ صُفَّہ علیہم الرضوان اسلام کے مہمان ہیں، نہ ان کو گھربار سے رغبت ہے نہ مال و دولت سے اور نہ وہ کسی شخص کا سہارا لیتے ہیں۔ جب محبوبِ ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ وُصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس صدقہ کا مال آتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں لیتے تھے۔ اور جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس کوئی ہدیہ آتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کے پاس بھیجتے اس میں سے خود بھی استعمال کرتے اور ان کو بھی شریک فرماتے۔ مجھے یہ بات گراں سی گزری اور دل میں خیال آیا، اہلِ صُفَّہ (علیہم الرضوان) کا اس دودھ سے کیا بنے گا، میں اس کا زیادہ مستحق تھا کہ اس دودھ سے چند گھونٹ پیتا اور کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب اصحابِ صُفَّہ (علیہم الرضوان) آجائیں گے تو سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے ہی ارشاد فرمائیں گے، کہ ان کو دودھ پیش کرو۔ اس صورت میں بہت مشکل ہے کہ دودھ کے چند گھونٹ مجھے میسر ہوں۔ لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کے بغیر چارہ نہ تھا۔ میں اصحابِ صُفَّہ (علیہم الرضوان) کے پاس گیا اور ان کو بلا یا۔ وہ آئے، انہوں نے شہنشاہِ عرب، محبوبِ رب عَزَّوَجَلَّ وُصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی اور وہ گھر میں حاضر ہو کر بیٹھ گئے۔ بیٹھے بیٹھے آقا، مدینے والے

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)!“ میں نے عرض کی،
 لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) فرمایا، ”پیالہ پکڑو اور ان کو
 دودھ پلاؤ۔“ حضرت سپِّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے پیالہ پکڑا۔
 میں وہ پیالہ ایک شخص کو دیتا وہ سیر ہو کر دودھ پیتا اور پھر پیالہ مجھے لوٹا دیتا۔ حتیٰ کہ میں
 پلاتا پلاتا آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تک پہنچا اور تمام لوگ سیر ہو چکے تھے۔
 سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پیالہ لے کر اپنے دستِ اقدس پر رکھا۔ پھر میری طرف
 دیکھ کر تبسم فرمایا، اور فرمایا، ”ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)!“ میں نے عرض کی، لَبَّيْكَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) فرمایا، اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔“
 عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سچ
 فرمایا، فرمایا، ”بیٹھو اور پیو“ میں بیٹھ گیا اور دودھ پینے لگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے
 فرمایا ”پیو“ میں نے پیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسلسل فرماتے رہے، ”پیو!“ حتیٰ کہ
 میں نے عرض کی، نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو حق کے
 ساتھ مبعوث فرمایا، اب مزید گنجائش نہیں۔ فرمایا، ”مجھے دکھاؤ۔“ میں نے پیالہ پیش کر
 دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی، بسم اللہ پڑھی اور باقی
 دودھ نوش فرمالیا۔“ (فیضانِ سنتِ صفحہ نمبر ۶۹۰)

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ یہ سرکارِ مکرمہ، تاجدارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 والہ وسلم کا عظیم مُعْجَزہ ہے کہ تمام یعنی 70 اہلِ صُفَّہ (علیہم الرضوان) مل کر بھی دودھ کا ایک
 پیالہ پورا نہ پی سکے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی ایمان افروز واقعہ کی

جانب اشارہ کرتے ہوئے عرض گزار ہیں۔

کیوں جناب ابو ہریرہ! تھا وہ کیسا جامِ شیر
جس سے سترِ صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم
(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھوک سے بے ہوشی

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے (بھوک کے سبب) اپنی یہ حالت بھی دیکھی کہ مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وِصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے منبرِ منور اور اُمِّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہِ مطہرہ کے درمیان بیہوش ہو کر گر پڑتا۔ کوئی آدمی آتا اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتا۔ وہ سمجھتا کہ مجھ پر جُنُون کی کیفیت طاری ہے حالانکہ مجھے جُنُون وغیرہ کچھ نہ ہوتا یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔“ (فیضانِ سنت صفحہ نمبر ۶۹۵)

بخش دے میری ہر خطا یا رب! (حَلَّ جَلْدُہُ) فاقہ مستوں کا واسطہ یا رب! (حَلَّ جَلْدُہُ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی ذوق

تھا کہ سب کچھ چھوڑ کر سرورِ کونین، رُحمتِ دارِین، راحتِ قلبِ بے چین، نانائے حَسَنِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قدَمِین شریفین میں پڑے رہتے تھے۔
فاتحوں پر فاقے سہتے اور علم حاصل کرتے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سب سے زیادہ احادیثِ مبارکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں۔

خوب شکم سیری، خواہشِ ناموری، حرص و طمع اور حُبّ جاہ کی نچوستانوں کی آلودگیوں کے ساتھ تعلیم و تعلّم میں روحانیت کے متلاشیوں کو منزلِ ملنا ایک امرِ دُشوار ہے۔ تحصیلِ علمِ دین میں سراپاِ اخلاص بن جائیے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوب رحمتیں لوٹے۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے ذریعے بھی علم حاصل ہوتا اور بے شمار برکتیں نصیب ہوتی ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کی بہار ملاحظہ فرمائیے:

نامعلوم درد

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ”ترہیتی کورس“ کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن جمعرات کو صبح تقریباً 4 بجے پیٹ کی بانیں جانب اچانک درد اٹھا، درد اس قدر شدید تھا کہ 7 انجکشن لگے تب آرام آیا، حسبِ معمول جمعرات کو ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع کیلئے (مدنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں شام کو حاضر ہوا۔ رات 10 بجے پھر درد شروع ہوا مگر اجتماع میں مانگی جانے والی اجتماعی دُعاء کے وقت ٹھیک ہو گیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر بہت شدید درد دُٹھا۔ ڈاکٹر نے 3 انجکشن لگائے پھر کچھ افاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہو گئی کہ جب بھی کھانا کھاتا درد شروع ہو جاتا روزانہ 3، 4 ٹیکے لگتے۔ ڈرپ چڑھتی، الٹا سا ونڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں 12 دن کیلئے سفر کی تیاری

کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بہتیرا روکا مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں ڈیرہ بگٹی (بلوچستان) جانے والے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ ڈیرہ بگٹی جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا سا درد ہوا، پھر وہاں سے ہم نے ”سوئی“ آکر مجمعات کے سٹوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور پھر ڈیرہ بگٹی واپس آ گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی بَرَکت سے دَردِ دایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تاحال مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ مجھے مدنی قافلے میں خواب کے اندر مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار ہو گیا۔

(فیضانِ سنت ص ۶۹۸)

لُوٹنے رُحمتیں، قافلے میں چلو سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
دردِ سر ہو اگر، دُکھ رہی ہو کمر پاؤ گے صَحَّتیں قافلے میں چلو
ہے طلب دید کی، دید کی عید کی کیا عَجَب وہ دیکھیں قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ دان

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک غَزْوہ میں لشکرِ اسلام کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: توشہ دان میں تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ فرمایا: لے آؤ۔ میں نے حاضر کر دیں جو کل 21 تھیں۔ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وہ سلم نے ان پر دستِ مبارک رکھ کر دُعا مانگی پھر فرمایا، 10 افراد کو بُلاؤ! میں نے بُلایا، وہ آئے اور سیر ہو کر کھایا اور چلے گئے۔ پھر 10 افراد کو بُلانے کا حکم دیا۔ وہ بھی کھا کر چلے گئے۔ اسی طرح دس دس آدمی آتے اور سیر ہو کر کھاتے اور تشریف لے جاتے، یہاں تک کہ تمام لشکر نے کھائیں اور جو باقی رہ گئیں ان کے بارے میں فرمایا، اے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ان کو اپنے توشہ دان میں رکھ لو اور جب چاہو ہاتھ ڈال کر ان میں سے نکال لیا کرو لیکن توشہ دان نہ اُٹھیلنا! حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ کے زمانے میں اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم اور حضرت سیدنا عثمان غنی علیہم الرضوان کے عہدِ خلافت تک ان ہی کھجوروں سے کھاتا رہا۔ اور خرچ کرتا رہا تخمیناً (یعنی اندازاً) 50 وُسق تو فی سبیل اللہ عَزَّوَجَلَّ دیں اور 200 وُسق سے زیادہ میں نے کھائیں۔ جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو وہ توشہ دان میرے گھر سے چوری ہو گیا۔

(فیضانِ سنت ص ۳۹۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے

دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

(حدائقِ بخشش شریف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وُسق 60 صاع کا اور ایک صاع 270 تولہ (یعنی

3 سیر 6 چھٹا نک) کا ہوتا ہے۔ اس حساب سے اُن کھجوروں میں سے 1000 من سے زائد کھجوریں کھائی گئیں۔ یہ سب اللہ عزَّوَجَلَّ کی شانِ کرم ہے کہ اُس نے اپنے پیارے حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بے شمار اختیارات اور عظیم الشان معجزات سے نوازا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بھنی ہوئی بکری

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی۔ اُنہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانے میں شامل ہونے کی درخواست کی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرماتے ہوئے کھانے سے انکار کر دیا کہ شہنشاہِ خوشِ خصال، سلطانِ شیریںِ مقال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال عزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس حال میں دُنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (فیضانِ سنت ص ۷۷۶)

اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

خدا یا میں عُمہ غذا میں نہ کھاؤں غمِ مصطفیٰ میں بس آنسو بہاؤں

عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اصحابِ صفہ بھوک سے گر پڑتے

حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حبیبِ کبریا، سردارِ

ہر دوسرا، امامُ الْاُغْنِیَاءِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو کچھ صحابہ علیہم الرضوان نماز کے اندر حالتِ قیام میں بھوک کی شدت کے سبب گر پڑتے اور یہ اصحابِ صُفَّہ ہوتے۔ حتیٰ کہ اعرابی کہنے لگتے، یہ لوگ دیوانے ہیں۔ جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو اُن کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرماتے، اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا (اجر و ثواب) ہے تو تم اس بات کو پسند کرو کہ تمہارے فاتے اور حاجت مندی میں مزید اضافہ ہو۔

(فیضانِ سنت ص ۷۰۲)

فاتہ مستی کی دھن ملے یارب! (جَلَّ جَلَالُہُ)

دل کا مُرجھایا گل کھلے یارب! (جَلَّ جَلَالُہُ)

اصحابِ صُفَّہ کی شان میں آیتِ قرآن

پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۷۳ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: ان فقیروں کے

لیے جو راہِ خدا میں روکے گئے، زمین

میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تو نگر

سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں اُن کی

صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے

سوال نہیں کرتے کہ رگوں کا پڑا اور

تم جو خیرات کرو اللہ اُسے جانتا ہے۔

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي

سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا

فِي الْأَرْضِ لِحَسْبِهِمُ الْجَاهِلُ

أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ

بِسِيمَتِهِمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ

الْحَافَاطَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ

اللَّهُ بِهِ عَلِيمٌ ۝

حضرت صدرالافاضل مولانا مفتی سید حافظ محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تفسیر ”خزائن العرفان“ میں لکھتے ہیں: ”یعنی صدقاتِ مذکورہ جو آیہ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ میں ذکر ہوئے ان کا بہترین مصرف وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد و طاعتِ الہی پر روکا۔“

شانِ نزول: یہ آیت اہلِ صُفّہ کے حق میں نازل ہوئی، ان حضرات کی تعداد 400 کے قریب تھی۔ یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے، نہ یہاں ان کا مکان تھا نہ قبیلہ کنبہ نہ ان حضرات نے شادی کی تھی۔ ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے، رات میں قرآن کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا۔ آیت میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے ۵ کیونکہ انہیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسبِ معاش کر سکیں ۵ یعنی چونکہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لئے ناواقف لوگ انہیں مالدار خیال کرتے ہیں ۵ کہ مزاج میں تواضع و انکسار ہے، چہروں پر ضعف کے آثار ہیں، بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں۔“ (تفسیر خزائن العرفان)

بہترین زندگی وہ جو اللہ عز و جل کے لئے وقف ہو

مفسرِ شہیر، حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان ”تفسیر نعیمی“ میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”زندگی ہر شخص کی گزرتی ہے بہترین زندگی وہ ہے جو ربِّ تبارک و تعالیٰ کے لئے وقف ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے لئے صدقات کا خصوصی حکم دیا جو اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کر چکے ہیں۔“ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۳۹)

خدمتِ دین کے لئے وقف ہونے والے کی عظمت

مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر زمین مسجد کے لئے وقف ہو جائے تو اُس کی شان و عظمت بڑھ جاتی ہے، اصحابِ کھف کے گتے نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے لئے وقف کر دی تو اُسے حیاتِ جاودانی مل گئی، زمین اور کُتّا زندگی وقف کرنے کی وجہ سے شان والے ہو گئے، تو اگر انسان اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حُصول کی خاطر دین کے لئے وقف کر دے تو ان شاء اللہ عزّوجلّ فرشتوں سے بھی افضل ہو جائے گا۔“

(تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۳۹)

صدقہ و خیرات کن کو دینا افضل ہے؟

صدقہ و خیرات اُن غریب علماء، طلباء، مدرسین اور دین کے خادموں وغیرہ کو دینا افضل ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کر دی ہیں۔ اگر ان کی خدمت نہ کی گئی اور یہ طلبِ معاش کے لئے مجبوراً مشغول ہوئے تو دینِ اسلام کا سخت نقصان ہوگا۔ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۳۹)

تنگدستی چھپانا اچھا عمل ہے

لوگوں سے اپنی تنگدستی اور فقر و فاقہ چھپانا بہت اچھا عمل ہے۔ دیکھئے ربّ تبارک و تعالیٰ نے اصحابِ صُفّہ کے اس عمل کی تعریف فرمائی کہ وہ سخت ضرورت اور بھوک و پیاس کے باوجود اپنی خُودداری کے سبب کسی کے سامنے دستِ سُوال دراز نہ کرتے تھے، جس بناء پر ناواقف لوگ انہیں مالدار اور خوش حال سمجھتے تھے۔ اصحابِ

صُفّہ کے فقر کی پہچان ان کی طرزِ پریشانی اور قدرتی علامات سے تھی کہ ان کے چہروں پر فاقوں کے آثار، آوازیں کمزور اور رفتار میں ضَعف تھا۔ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۳۹)

خدمتِ دین کیلئے وقف ہونے والے کو خود دار ہونا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اصحابِ صفہ علیہم الرضوان اگرچہ فقر و فاقہ کے دن گزارتے مگر کسی لمحہ بھی خودداری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتے جیسا کہ مندرجہ بالا روایت سے معلوم ہوا اس میں ہمارے ان مبلغین کیلئے رہنمائی کے مشکبار مدنی پھول ہیں جو کہ خدمتِ دین کیلئے اپنے آپ کو وقف کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں، اس ضمن میں مشکوٰۃ شریف کی ایک روایت ملاحظہ فرمائیے:

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُكْفَلْ لِي أَوْ لَا يُسَأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاتَّكِفَلْ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يُسَأَلُ شَيْئًا۔ ترجمہ: حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مجھے اس کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے گا تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں“ حضرت ثوبان رضی اللہ

عنہ نے کہا کہ میں تو کسی سے کچھ نہیں مانگتا تھا۔ (مرآۃ شرح مشکوٰۃ، ج ۳ ص ۶۸)

دین کے خادموں کی مالی خدمت کی جائے

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی توجہ اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی طرف مبذول کرائی لیکن یہ حکم ان کے لیے مخصوص نہیں۔ دورِ حاضر میں بھی جو لوگ خدمتِ دین میں مشغول رہتے ہیں اور اس مشغولیّت کی بناء پر کسبِ معاش (کاروبار وغیرہ) کے لئے وقت نہیں نکال سکتے، اُن کے متعلق بھی یہی حکم ہے کہ اُن کی مالی خدمت کی جائے۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کا فرمان

امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے اپنے فتاویٰ میں خدمت دین کے حوالے سے کچھ نکات تحریر فرمائے ہیں ان میں سے کچھ اقتباس (اق-ت-ب-اس یعنی چُنا ہوا کلام) ملاحظہ فرمائیے:

☆ اولاً: (اَو-وَل-ن یعنی سب سے پہلے) عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔
باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

☆ ثانیاً طلباء کو وظائف ملیں کہ خواہی، نخواہی (یعنی ناچار) گرویدہ ہوں۔

☆ ثالثاً مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں کہ لالچ سے جان توڑ کر کوشش کریں۔

☆ رابعاً طبائع (ط-ب-ا-ع یعنی طبیعتیں) طلباء کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔ یوں ان میں کچھ مدرسین بنائے جائیں، کچھ واعظین، کچھ مصنفین، کچھ مناظرین، پھر تصنیف و مناظرہ میں بھی توزیع (تو-ز-یع یعنی بانٹنا) ہو، کوئی کسی فن پر کوئی کسی پر۔

☆ خامساً ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلانے جائیں کہ تحریر اور تقریراً وعظاً و مناظرۃ اشاعت دین و مذہب کریں۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۲۹ ص ۵۹۹)

قبولیت کا پروانہ

جب آیت لِّلْفُقَرَاءِ الَّذِینَ اُحْصِرُوا الْخ (آخر تک) نازل ہوئی تو

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اصحابِ صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس دن کے وقت بہت سے دینار (سونے کے سکے) بھیجے اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک وسق (60 صاع) کھجوریں بھیجیں تو ان دونوں صاحبوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو قبولیت کا پروانہ عطا ہوا۔

(تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۴۳)

راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے

پارہ ۳، سورۃ البقرہ، ۲۶۱ میں ارشاد ہوتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ط وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

ترجمہ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ عزوجل اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کیلئے چاہے اور اللہ عزوجل وسعت والا، علم والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی راہ میں مال خرچ کریں گے تو

وہ مالک و مولا جو زمین و آسمان اور سارے جہان کا خالق و مالک ہے، وہ کریم و جواد کرم فرمائے گا اور ہمارے مال کو بڑھائے گا۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اپنے مال کے حقوق واجبہ ادا کرتے ہیں، خوش دلی سے بروقت زکوٰۃ و فطرہ ادا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خرچ کرتے ہیں، اپنے عزیز و اقرباء کی

موت پر اُن کے ایصالِ ثواب کے لیے تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کر کے مساکین کو کھانا کھلاتے ہیں، نیک نیتی سے شفا خانے بنواتے ہیں، حقوقِ عامہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ قرآن خوانی و محفلِ نعت اور سُنّتوں بھرے اجتماعات کے انعقاد پر خرچ کرتے ہیں، مساجد و مدارس کی تعمیر میں حصہ لیتے ہیں، درس و تدریس، درسِ نظامی یعنی عالم کورس میں معاونت کرتے ہیں مثلاً مدرسین کے وظیفے، طلباء کی کتابیں، طعام و قیام کے اخراجات وغیرہ، قرآنِ پاک (حفظ و ناظرہ) کی تعلیم میں مدد کرتے ہیں، مسجد کے انتظامی اخراجات مثلاً بجلی اور سوئی گیس کے بل وغیرہ کی ادائیگی کرتے یا اُس میں حصہ لیتے ہیں۔ دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت، سُنّتوں کے احیاء، نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ مثلاً مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو زائید سفر دے کر، سُنّتوں بھرا درس دینے کی آرزو رکھنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو ”فیضانِ سُنّت“ دلا کر، اپنی دکان، مارکیٹ، مسجد، محلّے، دفتر، کالج وغیرہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے اصلاحی رسائل یا، بیانات کی کیسٹیں (آڈیو، ویڈیو) تقسیم کر کے اپنی رقم راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ اُس کے مال کو بڑھائے گا اور اُس کا ثواب 700 گنا تک بڑھائے گا اور اسی پر بس نہیں بلکہ ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

وَاللّٰهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ ط ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس

سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے۔

مال کے 3 فائدے

تاجدارِ عرب، محبوبِ ربِّ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”بندہ کہتا ہے میرا مال ہے، میرا مال ہے اور اُسے تو اُس کے مال سے 3 ہی قسم کا فائدہ ہے، جو کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پُرانا کر دیا یا عطا کر کے آخرت کے لئے جمع کیا اور اس کے سوا جانے والا ہے کہ اوروں کے لئے چھوڑ جائے گا۔“

(صحیح المسلم، کتاب الزہد، ج ۲، ص ۴۰۷)

سب سے افضل کام

دو عالم کے داتا، بے کسوں کے حاجت روا و مُشکل کشا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رغبت نشان ہے: ”سب سے افضل کام مسلمانوں کا جی (دل) خوش کرنا ہے کہ تو اُس کا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اُس کا کوئی کام پورا کرے۔“ (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۲۶۵ رقم الحدیث ۱۹)

مسلمان کو اُس کی چاہت کی چیز کھلانے کی فضیلت

سیدِ دو عالم، نورِ مجسم، سرِ پاپا جو دو کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ”جو اپنے مسلمان بھائی کو اُس کی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ پر حرام کر دے۔“ (شعبُ الایمان ج ۳ ص ۲۲۲ رقم الحدیث ۳۳۸۲)

فرمانِ جنتِ نشان

مالکِ کوثر و جنت، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ”جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنادے اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے سبز

کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے اللہ تعالیٰ اُسے رَحِیقُ مَخْتُوْم (یعنی جنت کی سر بند شراب) پلائے گا۔“

(جامع الترمذی، ابواب صفة القيامة، ج ۲، ص ۵۲۳)

مسلمان کو کپڑا پہنانے کی فضیلت

نہی رحمت، شفیع اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: ”جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنادے تو جب تک اُس میں کا اُس شخص پر ایک پیوند بھی رہے گا یہ (کپڑا پہنانے والا) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہیگا۔“

(جامع الترمذی، ابواب صفة القيامة، ج ۲، ص ۵۲۷)

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اپنے مال حاجت مند مسلمانوں کو کپڑے پہنانے، اُن کے پیٹ بھرنے، اُن کے جائز کام پورے کرنے، اُن کی چاہت کی جائز چیز کھلانے میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الجواد الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر

سیاسی تحریک ہے۔ اس کا آغاز ۱۴۰۱ھ بمطابق 1981ء میں باب المدینہ کراچی سے ہوا۔ بانی دعوتِ اسلامی، پیکرِ علم و حکمت، شیخ طریقت، عالمِ شریعت، آفتاب

قادریت، ماہتابِ رضویت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے چند اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر اس مدنی تحریک کا مدنی کام شروع کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت و عطا سے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عنایت، صحابہ کرام علیہم الرضوان کی برکت، اولیاءِ عظام کی نسبت اور علماء و مشائخِ اہل سنت بالخصوص امامِ اہلسنت، سیدی اعلیٰ حضرت کی برکت سے دعوتِ اسلامی عام ہونے لگی۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ڈوبے ہوئے بیانات سُن سُن کر لاکھوں مسلمان نمازی بنے، بے شمار چور ڈاکو زانی شرابی اور دیگر جرائم پیشہ لوگ گناہوں سے توبہ کر کے باکردار مسلمان بن گئے اور لاتعداد کفار بھی مشرّف بہ اسلام ہوئے۔ باب المدینہ کراچی سے یہ مدنی تحریک حیدرآباد اور باب الاسلام (سندھ) پہنچی اس کے بعد پنجاب اور پھر سرحد، کشمیر و بلوچستان میں دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہِ اس وقت پاکستان کے کم و بیش ہر شہر میں دعوتِ اسلامی والے موجود ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے اخلاص و استقامت کی برکت اور مدنی قافلوں کے باعث دعوتِ اسلامی پاکستان سے ہند اور پھر بنگلہ دیش، نیپال، ساؤتھ افریقہ اور عرب امارات وغیرہ تقریباً دُنیا کے 66 ممالک میں اپنا مدنی پیغام پہنچا چکی ہے اور مزید کُوج جاری ہے۔

شمعِ عشقِ مصطفیٰ ہر سُو جلاتے جائیں گے
یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

سیدی و مرشدی، عاشقِ رسولِ عربی، نائبِ غوثِ جلی و امامِ بریلوی، ضیاءِ ضیاء الدین مدنی، عالمِ علمِ لدنی، عاملِ قرآن و سنتِ نبوی، محبِ ہر سید و صحابی و ولیِ سنتوں کے داعی، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

بھائیو! تم جانتے ہو کہ مجھے	دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
ہے کرم اس پر خدائے پاک کا	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
اس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بے عدد کافر مسلمان ہو گئے	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بے نمازی بھی نمازی ہو گئے	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
چور ڈاکو آئے اور تائب ہوئے	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
زانی و قاتل بھی تائب ہو گئے	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
اور شرابی آئے تائب ہو گئے	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
سنتوں کی ہر طرف آئی بہار	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

دعوتِ اسلامی کی جملکیاں

از: شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو

بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

﴿1﴾ 66 ممالک: الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی

تحریک ”دعوتِ اسلامی“ تادم تحریر دنیا کے تقریباً 66 ممالک میں اپنا پیغام پہنچا چکی

ہے اور آگے کوچ جاری ہے۔

﴿2﴾ **کُفَّار میں تبلیغ:** لاکھوں بے عمل مسلمان، نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ مختلف ممالک میں کُفار بھی مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں۔

﴿3﴾ **مدنی قافلے:** عاشقانِ رسول کے سُنّتوں کی تربیت کے بے شمار مدنی قافلے مُلک بہ مُلک شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ سفر کر کے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لٹا رہے اور نیکی کی دعوت کی دھو میں مچارہے ہیں۔

﴿4﴾ **مدنی تربیت گاہیں:** مُتَعَدّد مقامات پر تربیت گاہیں قائم ہیں جن میں دُور و نزدیک سے اسلامی بھائی آ کر قیام کرتے، عاشقانِ رسول کی صُحبت میں سُنّتوں کی تربیت پاتے اور پھر قُرب و جوار میں جا کر ”نیکی کی دعوت“ کے مدنی پھول مہکاتے ہیں۔

﴿5﴾ **مساجد کی تعمیر:** کے لیے ”مجلس خُدّام المساجد“ قائم ہے، مُتَعَدّد مساجد کی تعمیرات کا ہر وقت سلسلہ رہتا ہے، کئی شہروں میں ”مدنی مرکز فیضانِ مدینہ“ کی تعمیرات کا کام بھی جاری ہے۔

﴿6﴾ **آئمہ مساجد:** بے شمار مساجد کے ائمہ و مُؤدِّنین اور خادِمین کے مُشاہرے (تنخواہوں) کی ادائیگی کا بھی سلسلہ ہے۔

﴿7﴾ **گھونگے، بہرے اور نابینا:** اسلامی بھائیوں میں بھی مدنی کام ہو رہا ہے اور ان کے مدنی قافلے بھی سفر کرتے رہتے ہیں۔

﴿8﴾ **جیل خانے** : قیدیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے جیل خانوں میں بھی مدنی کام کی ترکیب ہے۔ کراچی سینٹرل جیل میں قیدیوں کو عالم بنانے کیلئے جامعۃُ اُلمدینہ کا بھی سلسلہ ہے۔ کئی ڈاکو اور جرائم پیشہ افراد جیل کے اندر ہونے والے مدنی کاموں سے متاثر ہو کر تائب ہونے کے بعد رہائی پا کر عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مسافر بننے اور سنتوں بھری زندگی گزارنے کی سعادت پارہے ہیں، آتشیں اسلحہ کے ذریعے اندھا دھند گولیاں برسانے والے اب سنتوں کے مدنی پھول برسا رہے ہیں! مُبَلِّغین کی انفرادی کوششوں کے باعث کُفارِ قیدی بھی مُشرّف بہ اسلام ہو رہے ہیں۔

﴿9﴾ **اجتماعی اعتکاف** : دُنیا کی بے شمار مساجد میں ماہِ رَمَضانُ المَبَارَک کے 30 دن اور آخری عشرہ میں اجتماعیِ اعتکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان میں ہزار ہا اسلامی بھائی علمِ دین حاصل کرتے، سنتوں کی تربیت پاتے ہیں۔ نیز کئی مُعْتَكِفِین چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بن جاتے ہیں۔

﴿10﴾ **حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع** : دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں مقامات پر ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے علاوہ عالمی اور صوبائی سطح پر بھی سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔ جن میں ہزاروں، لاکھوں عاشقانِ رسول شرکت کرتے ہیں اور اجتماع کے بعد خوش نصیبِ اسلامی بھائی سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے ہیں۔ مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف

(پاکستان) میں واقع صحرائے مدینہ کے کثیر رقبے پر ہر سال تین دن کا بین الاقوامی سُنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں دنیا کے کئی ممالک سے مدنی قافلے شرکت کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ مسلمانوں کا حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ صحرائے مدینہ مدینہ الاولیاء ملتان اور صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی کا کثیر رقبہ دعوتِ اسلامی کی ملکیت ہے۔

❖ 11 ❖ **اسلامی بھنوں میں مدنی انقلاب :** اسلامی بھنوں کے بھی شرعی پردہ کے ساتھ مُتَعَدِّد مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں۔ لا تعداد بے عمل اسلامی بھنیں باعمل، نمازی اور مدنی برقعوں کی پابند ہو چکی ہیں۔ دُنیا کے مختلف ممالک میں اکثر گھروں کے اندر ان کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدرّس بنام مدرّسۃ المدینہ (برائے بالغات) بھی لگائے جاتے ہیں، ایک اندازے کے مطابق فقط باب المدینہ (کراچی) میں اسلامی بھنوں کے 1317 مدرّسے تقریباً روزانہ لگتے ہیں جن میں 12017 اسلامی بھنیں قرآن پاک، نماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔

❖ 12 ❖ **مدنی انعامات :** اسلامی بھائیوں اور اسلامی بھنوں اور طلباء کو فرائض و واجبات، سُنّیں و مُستَحَبَّات اور اخلاقیات کا پابند بنانے اور مہلکات (گناہوں) سے بچنے کے لیے مدنی انعامات کی صورت میں ایک نظامِ عمل دیا گیا ہے۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بھنیں اور طلباء مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ”فکرِ مدینہ“ یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر کارڈ یا پاکٹ سائزر رسالے میں

دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔

﴿13﴾ **مَدَنی مذاکرات:** بسا اوقات مدنی مذاکرات کے اجتماعات کا

انعقاد بھی ہوتا ہے جس میں عقائد و اعمال، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، طبابت و روحانیت وغیرہ مختلف موضوعات پر پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ (یہ جوابات خود امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ دیتے ہیں۔ مجلس

مکتبۃ المدینہ)

﴿14﴾ **رُوحانی علاج اور استخارہ:** دکھیا رے مسلمانوں کا تعویذات

کے ذریعے فی سبیل اللہ علاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ ماہانہ کم و بیش ڈیڑھ لاکھ مسلمان اس سے مُستفیض ہوتے ہیں۔

﴿15﴾ **حُجَّاج کی تربیت:** حج کے موسمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں

مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی حاجیوں کی تربیت کرتے ہیں۔ حج و زیاراتِ مدینہ منورہ میں رہنمائی کے لیے مدینے کے مسافروں کو حج کی کتابیں بھی مفت پیش کی جاتی ہیں۔

﴿16﴾ **تعلیمی ادارے:** تعلیمی اداروں مثلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز

کے اساتذہ و طلباء کو میٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں سے روشناس کروانے کے لیے بھی مدنی کام ہو رہا ہے۔ بے شمار طلباء سنتوں بھرے اجتماعات

میں شرکت کرتے ہیں نیز مدنی قافلہوں کے مسافر بھی بنتے رہتے ہیں، الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ متعدد دنیوی علوم کے دلدادہ بے عمل طلباء، نمازی اور سنتوں کے عادی ہو گئے۔ چھٹیوں میں

دینی تربیت کے لیے ”فیضانِ قرآن و حدیث کورس“ کی بھی ترکیب کی جاتی ہے۔

﴿17﴾ **جامعۃ المدینہ:** کثیر جامعات بنام ”جامعۃ المدینہ“ قائم ہیں ان کے ذریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسب ضرورت قیام و طعام کی سہولتوں کے ساتھ) ”درسِ نظامی“ (عالم کورس) اور اسلامی بہنوں کو ”عالمہ کورس“ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اہلسنت کے مدارس کے مُلک گیر ادارہ تنظیم المدارس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے امتحانات میں برسوں سے تقریباً ہر سال ”دعوتِ اسلامی“ کے جامعات کے طلباء اور طالبات پاکستان میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے بسا اوقات اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔

﴿18﴾ **مدرستۃ المدینہ:** اندرون و بیرون مُلک حفظ و ناظرہ کے لاتعداد مدارس بنام ”مدرستۃ المدینہ“ قائم ہیں۔ پاکستان میں تادم تحریر کم و بیش 42,000 (بیالیس ہزار) مَدَنی مَنے اور مَدَنی مَتیوں کو حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جا رہی ہے۔

﴿19﴾ **مدرستۃ المدینہ (بالغان):** اسی طرح مختلف مساجد وغیرہ میں عموماً بعد نمازِ عشاء ہزار ہا مدرستۃ المدینہ کی ترکیب ہوتی ہے جن میں اسلامی بھائی صحیح بخاری سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرآن کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سنتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔

﴿20﴾ **شفا خانہ:** محدود پیمانے پر شفا خانے بھی قائم ہیں جہاں بیمار طلباء اور مدنی عملہ کا مفت علاج کیا جاتا ہے ضرورتاً داخل بھی کرتے ہیں نیز حسب ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

﴿21﴾ **تَخْصُّصُ فِی الْفِقْہ:** یعنی ”مفتی کورس“ کا بھی سلسلہ ہے جس

میں مُتَعَدِّد علمائے کرام اِفْتَاء کی تربیت پارہے ہیں۔

﴿22﴾ **شریعت کورس:** ضروریاتِ دین سے رُوشناس کروانے کیلئے اپنی نُوْعِیَّت

کا مُفَرِّد ”شریعت کورس“ بھی شروع کیا گیا ہے جس میں تمام شُعَبہ ہائے زندگی سے تعلق

رکھنے والے اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ اسلامی بہنوں میں بھی یہ کورس جاری

ہے۔ اس کیلئے دعوتِ اسلامی کی ”مجلس تحقیقاتِ شرعیہ“ کے مُبَلِّغینِ علماء کرام کَثَرُہُمْ

اللہ تعالیٰ نے باقاعدہ ایک صَحِیح کتاب بنام ”نصابِ شریعت (حصہ اول)“ مُرتَّب

فرمائی ہے جو کہ مکتبۃ المدینہ کی تمام شاخوں سے ہَدِیَّۃً طَلَب کی جاسکتی ہے۔

﴿23﴾ **مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ:** مسلمانوں کو پیش آمدہ جدید

مسائل کے حل کے لئے مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ مصروفِ عمل ہے جو کہ دعوتِ اسلامی

کے مُبَلِّغینِ علماء و مفتیانِ کرام پر مُشتمل ہے۔

﴿24﴾ **دارُالافتاء اہلِ سُنَّت:** مسلمانوں کے شرعی مسائل کے حل کے لیے

مُتَعَدِّد ”دارُالافتاء“ قائم کئے گئے ہیں جہاں دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغینِ مفتیانِ

کرام، بالمشافہ، تحریری اور مکتوبات کے ذریعے شرعی مسائل کا حل پیش کر رہے ہیں

۔ اکثر فتاویٰ کمپیوٹر پر کمپوز کر کے دیئے جاتے ہیں۔

﴿25﴾ **انٹرنیٹ:** انٹرنیٹ کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذریعے

دنیا بھر میں اسلام کا پیغام عام کیا جا رہا ہے۔

﴿26﴾ **آن لائن دارُالافتاء اہلِ سُنَّت:** دعوتِ اسلامی کی

website میں دارُالافتاء اہلِ سُنَّت پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے

مسائل کا حل بتایا جاتا، کفار کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے اور ان کو اسلام کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔

﴿27,28﴾ مکتبۃ المدینہ اور المدینۃ العلمیۃ: ان دونوں

اداروں کے ذریعے سرکارِ علیہِ رحمۃ اللہ اور دیگر علمائے اہلسنت کی کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے اپنا پریس (Press) بھی قائم کر لیا ہے۔ نیز سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کی لاکھوں کیسٹیں بھی دنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں۔

﴿29﴾ مجلسِ تفتیشِ کُتب و رسائل: غیر محتاط کُتب چھاپنے کے

سبب اُمتِ مُسلمہ میں پھیلنے والی گمراہی اور ہونے والے گناہِ جارِیہ کے سدِّ باب کے لیے ”مجلسِ تفتیشِ کُتب و رسائل“ قائم ہے جو مُصَنِّفین و مُؤَلِّفین کی کُتب کو عقائدِ کفریات، اخلاقیات، عربی عبارات اور فقہی مسائل کے حوالے سے ملاحظہ کر کے سند جاری کرتی ہے۔

﴿30﴾ مختلف کورسز: مُبَلِّغین کی تربیت کے لیے مختلف کورسز کا اہتمام

کیا جاتا ہے مثلاً 41 دن کا مدنی قافلہ کورس، 63 دن کا تربیتی کورس، گونگے بہروں کے لیے 30 دن کا مدنی تربیتی کورس، امامت کورس اور مُدْرِس کورس وغیرہم۔

﴿31﴾ ایصالِ ثواب: اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلو کر فیضانِ سنت، نماز

کے احکام اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں تقسیم کرنے کے خواہش مند اسلامی بھائی مکتبہ

المدینہ سے رابطہ کرتے ہیں۔

﴿32﴾ **مکتبۃ المدینہ کے بستے** : شادی بیاہ و دیگر خوشی و غمی کے مواقع پر

اہل خانہ کی طرف سے مفت کتابیں بانٹنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کے بستہ (اسٹال) لگائے جاتے ہیں یہ خدمت مکتبہ کا مدنی عملہ خود پیش کرتا ہے آپ صرف رابطہ فرمائیں۔

﴿33﴾ **مجلس تراجم** : مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے مختلف رسالوں کے

مختلف زبانوں میں تراجم کر کے اسے دنیا کے کئی ممالک میں بھیجنے کی ترکیب کی جاتی ہے۔

﴿34﴾ **بیرون ملک اجتماعات** : دنیا کے کئی ممالک میں دو، دو دن کے

سنتوں بھرے اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں ہزاروں مقامی اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں نیز ان اجتماعات کی برکت سے وقتاً فوقتاً غیر مسلم، مسلمان ہو جاتے ہیں پھر ان اجتماعات سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کرتے ہیں۔

﴿35﴾ **تربیتی اجتماعات** : ملک و بیرون ملک میں ذمہ داران کے دو/تین

دن کے تربیتی اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں جن میں ہزاروں ذمہ داران شرکت کر کے مدنی کام کو مزید بہتر انداز میں کرنے کا عزم کر کے لوٹتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی قیوم سارے جہاں میں مچ جائے دھوم

اِس پہ فِدا ہو چّہ چّہ یا اللّٰہ میری جھولی بھر دے

از: امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ

جنت میں آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس کی بشارت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں اور اسلامی

بہنوں کو مُفتِ درسِ نظامی (عالم کورس) کروانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام

مُتَّعَدِّ دِجَامَعَات بنام جامعۃُ اَلْمَدِیْنَةِ قَائِم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۲۷ھ میں

دعوتِ اسلامی کے ان دِجَامَعَاتِ الْمَدِیْنَةِ (بابُ الْمَدِیْنَةِ کراچی) کے تقریباً 160 طلبہ نے

ہاتھوں ہاتھ 12 ماہ کیلئے راہِ خدائے عَزَّوَجَلَّ میں سفرِ اختیار کیا۔ اِبْدَاعِ مَدَنی قافلہ کورس

کروانے کی ترکیب بنی، اِس دَوْرانِ طَلَبہ کے جذبہٴ خدِمتِ اسلام کو مزید مدینے کے

۱۲ چاند لگ گئے اور ان میں سے تقریباً 77 طَلَبہ نے عُمر بھر کیلئے اپنے آپ کو مَدَنی

قافلوں کیلئے پیش کر دیا! اِس عظیم قربانی پر حوصلہ افزائی کی بڑی زبردست صورت بنی

اور وہ یہ کہ خواب میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذْنِ پَر وَرْد گارِ دو عالم کے

مَالِکِ و مُخْتَارِ، شَہَنشَاہِ اَبْرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار سے ایک عاشقِ رسول کی

آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں، لُبھائے مَبَارَک کو جُنُوش ہوئی، رَحْمَت کے پھول جھڑنے لگے

اور الفاظِ کچھ یوں ترتیب پائے: جس جس نے اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کر دیا ہے

میں ان کو جنت کے اندر اپنے ساتھ رکھوں گا۔ خواب دیکھنے والے عاشقِ رسول کے

دل میں حسرت ہوئی کہ کاش! صد کروڑ کاش! مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں شامل کر

لیا جاتا۔ اللہ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے دل کی بات جان لی اور فرمایا: ”اگر تم بھی ان میں شامل ہونا

چاہتے ہو تو اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کر دو۔“

سرِ عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں
(حدائقِ بخشش)

خوش نصیب عاشقانِ رسول کو بشارتِ عظمیٰ مبارک ہو! اللہ ربُّ
الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمَت پر نظر رکھتے ہوئے قوی امید ہے کہ جن بَخْشُوروں کیلئے یہ
مَدَنی خواب دیکھا گیا ہے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور وہ مَدَنی
آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل جَنّت الفردوس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا
پڑوس پائیں گے۔ تاہم یہ یاد رہے! کہ اُمّتی جو خواب دیکھے وہ شرعاً جُنّت نہیں ہوتا
خواب کی بشارت کی بنیاد پر کسی کو قطعی جَنّتی نہیں کہا جاسکتا۔ (فیضانِ سنّت ص ۸۶۵)

اِذْن سے تیرے سرِ کُشّر کہیں کاش! حُضُور
ساتھ عطار کو جَنّت میں رکھوں گا یا ربّ عَزَّوَجَلَّ

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

12 ماہ کاسفر کرنے والے طالبِ علم پر کرم

اب ایک ایسے طالبِ علم کی ”مدنی بہار“ ملاحظہ فرمائیے جو کہ اولاً مدنی
قافلوں میں سفر کرنے سے کتر اتے تھے مگر جب 12 ماہ کیلئے مدنی قافلے کے مسافر
بنے تو ان کے دل کی دُنیا ہی بدل گئی ان کی تحریر کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میں جامعۃ المدینہ کا طالب علم ہوں، ۲۹ شوال

المکرم ۱۴۲۶ھ بروز جمعۃ المبارک بمطابق 2 دسمبر 2005ء کو 12 ماہ کے مدنی

قافلے کا مسافر بنا میرے 12 ماہ کیلئے مدنی قافلے کے مسافر بننے کا قصہ بھی بڑا عجیب ہے، بد قسمتی سے میں وہ طالب علم تھا کہ جب مدنی قافلے کا سُننا دل اُچاٹ سا ہونے لگتا، گھر جانے کے بہانے بناتا اور آخر کار کسی طرح بھی گھر جانے میں کامیاب ہو جاتا لیکن میرے مرشد، شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش تھی ”میں چاہتا ہوں کہ ہر مدنی اسلامی بھائی (دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ سے جو اسلامی بھائی درسِ نظامی کا کورس مکمل کر لے اُسے ”مدنی“ کہا جاتا ہے) یکمشت 12 ماہ کا سفر ضرور اختیار کرے“ اتفاق سے جب درجہ سادسہ میں پہنچا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی۔ ہوا یوں کہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں درجہ سادسہ کی حاضری ہوئی، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی ترغیب پر ہاتھوں ہاتھ کئی اسلامی بھائیوں نے اپنے آپ کو 12 ماہ کے مدنی قافلے کیلئے پیش کر دیا الحمد للہ عزوجل میں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل تھا۔

اولاً باب الاسلام (سندھ) کے شہر ”نواب شاہ“ میں مدنی قافلہ کورس کرنے کی سعادت حاصل ہوئی پھر مختلف شہروں میں مدنی قافلوں میں سفر کا سلسلہ جاری رہا اسی دوران ”معلم مدنی قافلہ کورس“ کرنے اور اس کے بعد مدنی قافلہ کورس اور تربیتی کورس کروانے کی بھی سعادت پانے میں بھی کامیابی نصیب ہوئی۔ میں نے سُن رکھا تھا کہ مدنی قافلے میں سفر کے دوران اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں کی جانے والی دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔ چونکہ میرے والد صاحب تقریباً 11 سال سے ایک عارضے میں مبتلا تھے، کئی بار طبیعت اتنی بگڑ جاتی کہ سب گھر والے والد

صاحب کی زندگی سے مایوس ہو جاتے، مدنی قافلے کے دوران میں نے اللہ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر قوی اُمید رکھتے ہوئے مدنی قافلے کی برکتوں سے والد صاحب کیلئے بکثرت دعا کرنا شروع کی۔

ایک دن گھر فون کر کے والد صاحب کی طبیعت کے بارے میں استفسار کیا تو پتہ چلا کہ طبیعت پہلے سے بہتر ہو رہی ہے، سفر جاری تھا، میرے والد صاحب جو کہ طبیعت کی خرابی کے باعث بعض اوقات بول و براز بھی بستر ہی پر کر دیا کرتے تھے، طویل علالت نیز 80 سال کے بڑھاپے کے باوجود مدنی قافلے میں مانگی جانے والی دعاؤں کے طفیل نہ صرف صحت یاب ہو گئے بلکہ خود کھیتوں میں جا کر کام بھی کرنے لگے۔

مجھے خود بھی خارش کا ایسا عارضہ تھا کہ نہاتا، پسینہ آتا یا کوئی ہلکی سی چپت لگاتا تو ایسی بے چینی ہوتی کہ بعض اوقات گھنٹوں بے چین رہتا، 6 سال تک علاج کرایا مگر افاقہ نہ ہوا، الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلہ میں مانگی گئی دعاؤں کے طفیل میرا یہ عارضہ بھی جاتا رہا۔ اب میرا یہ مدنی ذہن ہے کہ جب تک زندہ رہوں مدنی قافلوں میں سفر کرتا رہوں، ”چل مدینہ“ کی سعادت پاؤں اور پالآخر زیرِ گنبدِ خضریٰ جلوہٴ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں موت اور جنتِ البقیع میں مدفن پاؤں۔

پائے گا صحتیں قافلے میں چلو

باپ بیمار ہو، سخت بیمار ہو

آؤ مل کر چلیں قافلے میں چلو

اولیاء کا کرم، خوب لوٹیں گے ہم

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یمن روانگی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کے مدنی پیغام کو ساری دنیا میں پھیلانے کیلئے ہمارے اکابرین نے کیا کیا قربانیاں دیں اسکی اک حسین جھلک ملاحظہ فرمائیے:

چنانچہ حضرت سیدِ ناعمآذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جب محبوبِ رب، شاہِ عرب عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو بنفسِ نفیس رخصت کرنے کے لئے خود تشریف لائے اور اس شان کے ساتھ نصیحت فرمانے لگے کہ میں (معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سوار اور سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پیدل چل رہے تھے۔ جب نصیحتیں کر کے فارغ ہوئے فرمایا: ”اے معاذ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ممکن ہے کہ تم اس سال کے بعد مجھ سے نہ ملو۔ شاید تم میری مسجد اور میری قبر پر گزرو۔“

حضرت سیدِ ناعمآذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر مدینے کے تاجور، شاہِ بحر و بر، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بچر کی خبر سن کر بہت روئے پھر رسولوں کے افسر، نبیوں کے سرور، محبوبِ داوڑ عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم واپس ہوئے اور اپنا چہرہ مبارک مدینہ متورہ کی طرف کر کے فرمایا: ”لوگوں میں مجھ سے قریب تر لوگ پرہیزگار ہیں چاہے وہ کہیں بھی ہوں۔“

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرقاق الفصل الثالث ص ۴۴۵)

5 غیبی خبریں

مُقَسَّر شہیر، حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان

”مرآۃ شرح مشکوٰۃ“ میں اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”حضرت سَیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حسب معمول ”ثنیۃ الوداع“ کے مقام تک تشریف لے گئے۔“ فرماتے ہیں کہ: ”حضرت سَیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکمِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سوار تھے۔ سُنّت یہی ہے کہ جس کو وداع کرواؤں کو کچھ دُور پہنچانے کے لئے ساتھ پیدل جاؤ۔“ فرماتے ہیں اس فرمانِ عالیشان کہ: ”تم میری قبر پر آؤ گے جو اسی مسجد میں ہوگی“ میں 5 غیبی خبریں ہیں (1) عنقریب ہم وفات پا جائیں گے (2) ہماری وفات مدینہ منورہ میں ہوگی (3) ہماری قبر انور مسجدِ نبوی شریف (علیٰ صاِحِبِھا الصلوٰۃ والسلام) میں ہوگی (4) (حضرت سَیدنا) معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میری زندگی میں نہیں بعد میں وفات پائیں گے (5) (حضرت سَیدنا) معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میری قبر کی زیارت کرنے آئیں گے۔“ (مرآۃ شرح مشکوٰۃ ج ۷ ص ۵۵ ملخصاً)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
(عداۃ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے وہ کتنی جاں سوز گھڑیاں ہوں گی کہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلطانِ زمن، نانائے حسین و حسن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حکم پر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں مُلکِ یمن کا سفر

کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس سعادت کو پانے کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی بڑی قربانی دی کہ اپنا گھر بار تو چھوڑا ہی ساتھ ہی ساتھ دیا سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یعنی مدینہ اور کائنات کی سب سے اچھی صحبت یعنی صحبتِ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بھی قربانی دی اور روتے ہوئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے مُسافر بنے۔

پئے نیکی کی دعوت تو جہاں رکھے مگر اے کاش!

میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انبیاء علیہم السلام کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیاءِ کرام و صحابہ و اولیاءِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام و

رضی اللہ عنہم نے دینِ اسلام کی خاطر فقط اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کیلئے دشوار گزار سفر کئے، تکلیفیں جھیلیں، باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، ہجرتیں کیں، زندگیاں

وقف کیں اور اپنی مقدس جانوں کا نذرانہ پیش کیا چنانچہ:

حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

عرض کیا: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! قیامت کے دن کن لوگوں کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جس نے نبی کو قتل کیا یا نیکی

کا حکم دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے کو قتل کیا پھر رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: پ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۲۱

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيَّ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ لَا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی۔

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے ابو عبیدہ! (رضی اللہ عنہ) بنی اسرائیل نے صبح کے اوّل وقت میں ۴۳ نبیوں کو شہید کر دیا، بنی اسرائیل کے ۱۱۲ عبادت گزار علماء کھڑے ہوئے انہوں نے ان کو نیکی کا حکم دیا اور بُرائی سے روکا تو بنی اسرائیل نے اس دن کے آخری حصہ میں ان سب کو بھی شہید کر دیا۔

(جامع البیان ج ۳ ص ۱۴۵)

ہجرت سنتِ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ہے

اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللّٰهُ تَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے پ ۵، سورۃ

النّٰس۱۰۰:

وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاعِمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ط وَمَنْ يُخْرِجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ط وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ع

ترجمہ کنز الایمان: ”اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اُسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

مفسر قرآن، خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل مفتی حافظ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کریمہ کا شان نزول تفسیر ”خزائن العرفان“ میں یوں فرماتے ہیں: اس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو حضرت سیدنا جندع بن ضمیرہ لیبسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو سُنا یہ بہت بوڑھے شخص تھے، کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ لوگوں میں تو ہوں نہیں کیونکہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے میں مدینہ طیبہ ہجرت کر کے پہنچ سکتا ہوں، خدا (عزوجل) کی قسم مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھہروں گا مجھے لے چلو چنانچہ ان کو چار پائی پر لے کے چلے ”مقام ثعیم“ میں آکر ان کا انتقال ہو گیا آخر وقت انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا یا رب (عزوجل) یہ تیرا اور یہ تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نے بیعت کی یہ خبر پا کر صحابہ کرام (علیہم الرضوان) نے فرمایا کاش! وہ مدینہ پہنچتے تو ان کا اجر کتنا بڑا ہوتا اور مشرک ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کے لئے نکلے تھے وہ نہ ملا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

مفسر شہیر، حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اپنی مشہور و معروف تفسیر، تفسیر نعیمی جلد ۵، ص ۳۸۷، ۳۸۸ میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہجرت بہت اعلیٰ عبادت ہے۔ رب تعالیٰ نے اس پر بڑے اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے دیکھو ہمارا اسلامی سن ہجری کہلاتا ہے کہ یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ہجرت شریف کی یادگار ہے قریباً سارے انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) نے ہجرت فرمائی ہے، ہجرت سنتِ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کے سارے وعدے سچے ہیں دیکھو اُس نے مہاجرین سے وعدہ فرمایا کہ تم کو بہت زمین دی جائے گی اور فراخی رزق عطا ہوگی یہ وعدہ جس شان سے پورا ہوا اس پر تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان مکہ معظمہ سے کس حالت میں مدینہ منورہ آئے اور پھر یہاں آکر کس شان و شوکت کے مالک ہوئے۔ (۳) ہجرت وہی قبول ہے جو رضائے الہی (عز و جل) کے لئے ہو۔ بیوی، زمین، پیسہ کمانے کی نیت سے ترکِ وطن اسلامی ہجرت نہیں اور نہ یہ شخص مہاجر ہے۔ (۴) مسلمان مسافر تو بنتا ہے اپنی بستی سے نکل کر مگر مہاجر بن جاتا ہے اپنے دروازے کی چوکھٹ سے قدم نکال کر۔ یہ رب تعالیٰ کی بندہ نوازی ہے۔ (۵) ہجرت اسلامی عبادت ہے مگر اس میں اللہ و رسول (عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کو راضی کرنے کی ہدایت کی گئی لہذا نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ بلکہ ایمان و اسلام و جہاد ہر عبادت میں اللہ و رسول (عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کو راضی کرنے کی نیت کرنی چاہئے۔ (تفسیر نعیمی جلد ۵، ص ۳۸۷، ۳۸۸)

گناہوں سے بچنے کیلئے ہجرت کرنے والا جنتی

ہے

فقیر ابو الیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ”تنبیہ الغافلین“ میں فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی مدینے کے تاجدار، سرکارِ ابد قرار، دو جہاں کے مالک و مختار، بچائے پروردگار عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے دین کی حفاظت کی غرض سے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ ہجرت کی خواہ ایک بالشت ہی سفر کیا ہو تو اُس نے جنت اپنے لئے لازم کر لی اور وہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا

وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہمارے بیٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ہوگا کیونکہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بھی عراق سے شام کی طرف ہجرت کی تھی جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے: پ ۲۰، العنکبوت آیت ۲۶

وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ط اِنَّهُ
ترجمہ کنز الایمان: ”اور ابراہیم نے کہا،
میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں
هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝
بیشک وہی عزت و حکمت والا ہے۔“

اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے: پ ۲۳، الصّٰفّٰت ۹۹

اِنِّیْ ذٰہِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیْهِدِیْنِ ۝
ترجمہ کنز الایمان: ”میں اپنے
رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ
مجھے راہ دے گا۔“

(یعنی اپنے رب عزوجل کی اطاعت اور رضا کی طرف جانے والا ہوں۔)

(تنبیہ الغافلین، حصہ اول، ص ۱۳۲)

گناہوں کی جگہ سے ہجرت کرنے والا سرکار ﷺ کا پڑوسی بنے گا

فقیر ابو الیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ”تنبیہ الغافلین“ میں مزید فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی تو جو شخص ایسی جگہ میں ہو جہاں گناہ ہوتے ہیں اور وہاں سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نکل آیا تو اُس نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور شہنشاہِ مدینہ، سرورِ سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت پر عمل کیا لہذا

جنت میں ان مقتدر (مُق۔ت۔دِر) یعنی معزز ہستیوں کا پڑوس نصیب ہوگا۔

(تنبیہ الغافلین، حصہ اول، ص ۱۴۲)

پڑوسی حُلد میں عطا رکوا پنا بنا لیجے

جہاں ہیں اتنے احساں اور احساں یا رسول اللہ

آقا ﷺ کی قربانیاں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا عزوجل میں ہمارے آقائے مہربان،

رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطان، رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمان عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جو قربانیاں دیں اُس سے کون واقف نہیں، اعلانِ رسالت ہوتے ہی کفارِ ناجار کی طرف سے جو روجفا کی آندھیاں چلنے لگیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔ آہ! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر طرح طرح کے الزامات عائد کئے گئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو معاذ اللہ عزوجل جھوٹا، کاہن، جادوگر کہا گیا، سماجی قطع تعلق (سوشل بائیکاٹ) کیا گیا، شعبِ ابی طالب کی گھائی میں محصور کیا گیا، راہ میں کانٹے بچھائے گئے، پتھروں کی بارش کی گئی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانے والوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے، ہجرتوں پر مجبور کیا گیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خانہ کعبہ پر اشکبار نگاہ ڈالتے ہوئے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے ہجرت فرمائی۔

مدینہ منورہ پہنچنے پر بھی سکون سے نہ بیٹھنے دیا اور کفارِ بد اطوار کا غیظ و غضب

اس قدر بڑھا کہ یہ لوگ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ساتھ اہل مدینہ کی

جان کے بھی دشمن ہو گئے ان کی طرف سے جنگیں مسلط کر دی گئیں اور یوں
27 غزوات اور 47 سرایا کا سلسلہ ہوا۔

وہ دینِ حق کے واسطے طائف میں زخم کھائیں
افسوس ہم پھنسے رہیں بس کاروبار میں

سرکارِ سنتوں کا مُبلغ بنائے
کرتا رہوں بیانِ سدا اَشکبار میں

تبلیغِ دین کیلئے دَر دَر پھروں اے کاش!
طالب ہوں ایسے وَلو لے کا کر دگار میں

(مغیلاں مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ

صحابہ علیہم الرضوان کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی محبوبِ ربِّ الانام

عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مدنی پیغام سارے عالم میں پہنچانے کے لئے تن، من،
دھن قربان کئے چنانچہ

10 سن ہجری حجۃ الوداع کے موقع پر کم و بیش 1 لاکھ 24 ہزار صحابہ کرام علیہم

الرضوان میدانِ عرفات میں جمع تھے، محسنِ انسانیت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت،

محبوبِ ربِّ العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جو جامع اور جلیل القدر خطبہ

ارشاد فرمایا، اُس میں مختلف قسم کے حقوق اور فرائض کا تذکرہ فرمایا اور بار بار اس بات

کی تائید لی کہ کیا میں نے تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات پہنچا دیئے ہیں، پھر ارشاد فرمایا جو حاضر ہیں ان پر لازم ہے کہ جو یہاں موجود نہیں اُن تک میرے یہ پیغامات پہنچا دیں، یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے، جس نے میری بات کو سنا اور دوسروں تک پہنچایا، بسا اوقات وہ آدمی جو فقہ کے کسی مسئلے کا جاننے والا ہے وہ خود فقہ نہیں ہوتا اور بسا اوقات حاملِ فقہ کسی ایسے شخص کو بات پہنچاتا ہے جو اس سے زیادہ فقہیہ ہوتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جُزُوداع کے موقع پر کم و بیش 1 لاکھ 24 ہزار صحابہ کرام علیہم الرضوان تھے اور اس وقت مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کے مشہور قبرستانِ جنت البقیع میں ایک روایت کے مطابق تقریباً صرف 10 ہزار صحابہ کرام علیہم الرضوان آرام فرما ہیں۔ ہر صحابی کو مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً سے پیار تھا مگر مدینے والے کا مدنی پیغام ساری دُنیا میں عام کرنے کے لئے یہ حضرات قدسیہ ساری دُنیا میں پھیل گئے۔

مدینے کا کچھ کام کرنا ہے سید

مدینے سے اس لئے جا رہا ہوں

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب

اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کی رُشد و ہدایت سے معمور روشن تعلیمات سے سارے عالم کو منور کرنے کے لئے اولیائے عظام علیہم الرضوان نے بھی

خوب خوب قربانیاں دیں۔ اللہ اکبر! ولیوں کے سردار، ہمارے غوثِ اعظم دستگیر، روشن ضمیر، پیرانِ پیر شیخ ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی، شہبازِ لامکانی، قندیلِ نورانی غوثِ صمدانی قدس سرہ الربّانی نے صرف 17 سال کی عمر میں اپنی ضعیفہ و بیوہ ماں سے اجازت لے کر جیلان شریف سے بغدادِ معلّیٰ کا سفر اختیار فرمایا۔ دورِ طالبِ علمی میں بھوک، فاقے اور گوشہ نشینی کی آزمائشوں پر صبر و استقامت کے ساتھ قائم رہ کر عظیم مقام پایا اور ساری زندگی دینِ اسلام کی اشاعت اور نیکی کی دعوت کے لئے وقف فرمائی۔ اے

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدمِ اعلیٰ تیرا

(حدائقِ بخشش)

سلطانِ الہند، خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بھی اپنی ضعیفہ و بیوہ ماں سے حقوقِ معاف کروا کر اجازت لے کر تقریباً صرف 16 سال کی عمر میں حُجّار، سمرقند، نیشاپور کا سفر اختیار کیا اور پھر مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ منور میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو معین الدین (دین کا مددگار) کا خطاب عطا ہوا اور نیکی کی دعوت کی خاطر ہند کے شہر اجمیر جانے کا حکم ہوا۔ آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی نیکی کی دعوت کی برکت سے بیشمار کفار حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ساری زندگی رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صلی

مدینہ

اے سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ اکرم کی راہِ خدا عزوجل میں ریاضات و مجاہدات کے بارے میں مفید معلومات حاصل کرنے کیلئے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت و اہلِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ ”سانپِ مُماجن“ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ حاصل کر کے مطالعہ فرمائیے۔

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کو عام کرنے کے لئے وقف فرمادی۔

یا خواجہ کرم کیجئے ہوں ظلمتیں کا نور

باطل نے بڑے زور سے سراپنا اٹھایا

(از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

دینِ اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے ہی حضور داتا گنج بخش علی ہجویری

علیہ رحمۃ اللہ القوی نے شہرِ غزنی (افغانستان) کے محلے ہجویر سے سفر کیا اور مرکزِ الاولیاء

لاہور کو اپنے مسکن و مدفن کے لئے منتخب فرمایا۔ اسی طرح پیشوا اولیاء کبار رحمہم

اللہ الغفار نے عیش و آرام اور اپنا گھر بار چھوڑا، نئی مشقتیں جھیلیں، زندگیاں

وقف کیں اور جانیں قربان کیں۔ اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے

صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی قربانیاں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس

عطارد در ری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی مبارک زندگی بھی احیاءِ سنت اور نئی رحمت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری اُمت کی اصلاح کے لئے وقف ہے۔ آپ نے تبلیغ

قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کو باب المدینہ کراچی سے

۱۴۰۱ھ بمطابق 1981ء شروع کر کے (تادمِ تحریر) 66 ممالک تک پہنچا دیا۔ اصلاح

امت کے عظیم و مقدس جذبے کے تحت کئی کتابوں کے ساتھ ساتھ شہرہ آفاق،

پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی، بی شمار سنتوں کا مجموعہ، ”فیضانِ سنت“ جیسی ضخیم و عظیم کتاب اور مختلف موضوعات پر پچاسیوں رسائل بھی لکھے۔ عقائد و اعمال کی اصلاح کیلئے سینکڑوں موضوعات پر بیانات اور شرعی، تنظیمی، تاریخی اور طبی وغیرہ معلومات سے معمور مدنی مذاکروں کا سلسلہ کیا۔ اس کے علاوہ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خیر خواہی کے لئے آپ کی مقرر کردہ مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کی جانب سے ہزاروں مکتوبات اور لاکھوں تعویذات کا سلسلہ ماہانہ جاری رہتا ہے۔

شہا عطار پر ہر آنِ رحمت کی نظر رکھنا

کرے دن رات بس سنت کی خدمت یا رسول اللہ

تحریری کام کی یکسوئی کیلئے آپ مہینوں وطن سے دور اپنے بال بچوں سے جدائی گوارہ کرتے اور تنہائی میں انجمن آرائی فرماتے ہیں۔ آپ نے اپنے بچوں کو بھی بچپن ہی سے دینِ اسلام کی اعلیٰ ترین تعلیمات سیکھنے اور سکھانے کیلئے **وقف** کیا ہوا ہے۔

آپ نے ۱۴۱۶ھ کو مرکز الاولیاء لاہور میں سنتوں کی ترویج و اشاعت کیلئے 12 ماہ دیئے۔ سنتوں کی عظیم خدمت کے مقدس جُرم کی وجہ سے اسی سفر میں آپ پر 25 رجب المرجب کو قاتلانہ حملہ بھی ہوا نتیجتاً 2 مبلغین دعوتِ اسلامی محمد سجاد عطاری علیہ رحمۃ الباری اور الحاج محمد اُحد رضا عطاری علیہ رحمۃ الباری جامِ شہادت نوش کر گئے۔ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اس واقعہ ہائیکہ (ہا۔ ا۔ لہ) یعنی ہولناک واقعہ کے بعد بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں چند اشعار بطورِ استغاثہ پیش کئے، اُن میں سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عشق و

محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، عزیمت و ہمتِ احیاءِ سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا اندازہ کیجئے:

اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللہ

اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللہ
 شہید دو ہو گئے اسلامی بھائی یا رسول اللہ
 مرا دشمن تو مجھ کو ختم کرنے آہی پہنچا تھا
 میں قربان تم نے میری جاں بچائی یا رسول اللہ
 عدو جھک مارتا ہے خاک اڑاتا ہے تیرے قربان
 مجھے اب تک نہ کوئی آنچ آئی یا رسول اللہ
 شہیدِ دعوتِ اسلامی سجاد و اُحد آقا
 نہیں سرکار ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی
 حقوق اپنے کئے ہیں درگزر دشمن کو بھی سارے
 تمنا ہے میرے دشمن کریں توبہ عطا کردو
 یہی ہے جرم میرا سُنتوں کا ادنیٰ خادم ہوں
 اگرچہ جان جائے خدمتِ سنت نہ چھوڑوں گا
 تمنا ہے تیرے عطار کی یوں دھوم مچ جائے
 مدینے میں شہادت اس نے پائی یا رسول اللہ
 شہا کرتے رہیں مشکل کشائی یا رسول اللہ
 ہے میں نے سُنتوں سے لو لگائی یا رسول اللہ
 اگرچہ مجھ پہ ہو گولی چلائی یا رسول اللہ
 انہیں دونوں جہاں کی تم بھلائی یا رسول اللہ

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ

مسلمانوں کی خستہ حالی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج دنیا میں جو مسلمانوں کی حالت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں آہ! بد قسمتی سے مسلمان عملی طور پر تَنَزُّل کے عمیق گڑھے کی طرف

تیزی سے گرتا چلا جا رہا ہے۔ مسلمان اپنے شعائر تک بھولتا چلا جا رہا ہے۔

آہ! مسلمانوں کے عیشِ کوشیوں دولتِ کمانے کی ہوس، مغربِ تہذیب سے قلبی لگاؤ، انگریزی فیشن سے اُلفت، سُنّتوں سے رُوگردانی، نیکی کی دعوت میں کوتاہی کے سبب موقعِ پا کر گُفّار نے مسلمانوں کی آبادیوں کو خُرد بُرد کر ڈالا۔ آہ! جہاں سینکڑوں سال اسلامی حکومت رہی اب وہاں پر نماز پڑھنے پر پابندی ہے اور قرآنِ پاک رکھنا، اس کی تلاوت کرنا، حتیٰ کہ کلمہ تک پڑھنا سخت ممنوع ہے۔

آہ! اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے

جن کا تو چاند تھا افسوس وہ ہالے نہ رہے

مسجدوں کی ویرانی

آہ! سارا گوٹھ ہی داڑھی منڈا: بابُ الاسلام (سندھ) کے ضلع دادو میں

30 دن کا ایک مدنی قافلہ سفر پر تھا۔ ایک گوٹھ (گاؤں) میں 3 دن کے مدنی قافلہ کی ترکیب بنائی گئی۔ جب قافلے والے ایک مسجد میں پہنچے تو کسی مؤذن کے موجود نہ ہونے کی بناء پر خود ہی اذان دی۔ جب جماعت کا وقت ہوا تو چند نمازی مسجد میں آئے اور قافلے والوں کو کہنے لگے کہ آپ ہی نماز پڑھائیں۔ امیر قافلہ نے جواب دیا، ”امام صاحب کہاں ہیں؟ وہ ہی نماز پڑھائیں تو زیادہ بہتر ہے۔“ لوگوں نے بتایا کہ ”یہاں مسجد میں نماز کی جماعت نہیں ہوتی بلکہ سب لوگ اپنی اپنی نماز پڑھتے ہیں، کیونکہ پورے گوٹھ میں ایک بھی شخص ایسا نہیں ہے جو امام بن سکے جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس پورے گوٹھ میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس کی سُنّت کے مطابق داڑھی شریف ہو۔“ ملخصاً (نصابِ مدنی قافلہ ص ۱۰)

افسوس! نماز کیلئے کوئی بھی نہ آیا

ایک مدنی قافلہ کسی بہت بڑے گوٹھ میں پہنچا۔ اس گوٹھ میں ایک بہت بڑا بازار تھا جس میں 3 سو سالہ پرانی تاریخی مسجد بھی تھی۔ لیکن آہ! مسجد کے آس پاس کی دکانوں میں سرِ عام (V.C.R) وی سی آر پر فلمیں دکھائی جا رہی تھیں۔ جب اذانِ ظہر ہوئی تو جماعت میں سوائے مؤذن اور قافلے والوں کے مسجد میں دوسرا کوئی نمازی نہ تھا۔ حتیٰ کہ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے دوران جب لوگوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دی گئی تو کوئی بھی مسجد میں آنے کے لئے تیار نہ ہوا۔

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

ویران مسجد

عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ سُنّتوں کی تربیت کی غرض سے اندرونِ سندھ گیا۔ جب قافلے والے اس گاؤں میں پہنچے تو دیکھا کہ مسجد پر تالا پڑا ہوا ہے۔ لوگوں سے معلومات کرنے کے بعد جب اس مسجد کو کھولا گیا تو قافلے والے یہ دیکھ کر انتہائی غمگین ہو گئے کہ طویل عرصہ سے صفائی نہ ہونے کے سبب مسجد میں ہر طرف گرد و غبار پھیلا ہوا ہے اور دیواروں پر مکڑی کے بڑے بڑے جالے نظر آ رہے ہیں۔ مدنی قافلے والوں نے وہاں کے لوگوں سے نہایت افسردہ لہجے میں پوچھا کہ ”مسجد کب سے بند ہے؟“ تو انہیں بتایا گیا کہ ”عرصہ دراز سے کیونکہ لوگوں نے نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیا، لہذا امام صاحب بھی یہاں سے چلے گئے اور اب لوگ دنیا داری میں مصروف

ہیں چنانچہ نمازیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے مسجد کو تالا لگا دیا گیا ہے۔“ جبکہ اس علاقے میں اکثر دکانوں پر گانے باجے اور فلمیں دکھانے کا سلسلہ سرِ عام جاری تھا۔

(نصابِ مدنی قافلہ ص ۶)

اے خاصہ خاصانِ رُسل وقتِ دعا ہے

اُمّت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ مختصر واقعات ملاحظہ فرمائیے اور اندازہ

لگائیے کہ اغیار ہماری بے عملی سے فائدہ اٹھا کر ہماری مساجد سے کیا سلوک کر رہے ہیں۔

”ایک رپورٹ کے مطابق ایک مُلک میں غیر مسلموں نے 157 مساجد کو

تالے لگا دیئے اور مساجد کو تجارتی اور رہائشی مقاصد کیلئے غیر مسلموں کے حوالے کر دیا

گیا۔ سرکاری تحویل کے بہانے 324 مساجد کو نمازیوں کے لئے بند کر دیا گیا۔“

”ایک مُلک کے ایک شہر میں 92 مساجد کو مویشیوں کے باڑے اور رہائشی

گاہوں میں تبدیل کر دیا گیا۔“

”اسی طرح ایک مُلک کے ایک قصبے میں 23 مئی 1988ء کو مسجد پر ناجائز

قبضہ کر کے اس میں مورتیاں وغیرہ رکھ دی گئیں۔“

”اسی طرح ایک اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی کہ جرمن کے ایک شہر ہائیڈل

برگ میں تُرک مسلمانوں کی ایک مسجد کو آگ لگا کر شہید کر دیا۔“

بلغاریہ کے ایک مفتی صاحب نے بتایا کہ کمیونسٹ انقلاب سے پہلے بلغاریہ میں 1200 مساجد موجود تھیں جن میں سے اکثر کو کمیونسٹوں نے گر جا گھر اسٹور اور عجائب گھر میں تبدیل کر دیا۔“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان سب حقائق کے باوجود ہم ابھی تک خواب

غفلت میں ہیں۔ گھریلو آسائشیں چھوڑ کر چند دن کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کے لئے ہمارا نفس تیار نہیں ہوتا، ہاں! دنیا کی مادی دولت کمانے کیلئے اپنے گھر والوں سے برسہا برس کے لئے سینکڑوں میل دور جانے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔

کیا مسلمانوں کی خستہ حالی، مسجدوں کی ویرانی، سینما گھروں کی آبادی، فیشن کی یلغار، مغربی تہذیب کی طُومار، گھر گھر ٹی وی کیبل سسٹم، انٹرنیٹ اور وی سی آر، قدم قدم پر نافرمانیوں کی بھرمار، ہائے مسلمان کا بگڑا ہوا کردار، یہ سب کچھ ہمیں پکار پکار کر دعوتِ فکر نہیں دے رہا ہے کہ ”ہمیں ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں کا ضرور بالضرور مسافر بننا چاہئے۔“

آج ہمیں زندگی میں یکمشت 12 ماہ ہر 12 ماہ میں 30 دن اور عمر بھر ہر 3 ماہ 3 دن کیلئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنا بے حد مشکل محسوس ہوتا ہے۔ سوچئے تو سہی! اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی مجبوریوں میں پھنس کر رہ گیا تو آخر کون ان مدنی قافلوں میں سفر کرے گا؟ کون ساری دنیا کے لوگوں تک نیکی کی دعوت پہنچائے گا؟ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری پیاری اُمت کی خیر خواہی کون کرے گا؟ کون اغیار کی وضع قطع پر اترانے والے مسلمانوں کو سنتوں کے سانچے میں ڈھلنے کا ذہن دے

گا؟ کون انہیں یہ مدنی مقصد اپنانے کی ترغیب دے گا کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل۔“

یاد رکھئے! آج لوگوں کی نگاہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کی منتظر ہیں۔ ہر مسجد، ہر گاؤں، ہر شہر سے یہ صدا سنائی دے رہی ہے، ”مدنی قافلوں کی اُٹھ ضرورت ہے“ کیونکہ مسلمانوں کی اصلاح، مسجدوں کی آباد کاری، ساری دنیا میں سنتوں کی دھوم مچانے، پوری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور ہر اسلامی بھائی کی مدنی تربیت کا بہترین ذریعہ مدنی قافلے ہیں۔ امیرِ اہلسنت، شیخِ طریقت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کی بقاء مدنی قافلوں میں ہے۔

لہذا ہمیں نہ صرف خود مدنی قافلے میں سفر کرنا ہے بلکہ اپنے گھر، مسجد، محلے، آفس، اسکول، کالج، فیکٹری، دکان، مارکیٹ، بازار اور ہر مقام پر دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلانی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل۔ (نصابِ مدنی قافلہ ص ۱۱، ۱۲، ۱۳ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ علی توفیقہ و علی احسانہ دعوتِ اسلامی والے گھر گھر، دُکان، دُکان نیکی کی دعوت دے کر بے نمازی مسلمانوں کو مساجد میں لا کر مسجدیں آباد کر رہے ہیں۔ آئیے ایک مسجد کی آباد کاری کی بہار ملاحظہ فرمائیے:

مدنی قافلے نے مسجد آباد کی

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، سنتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کا 12 دن کا مدنی قافلہ بابُ المدینہ (کراچی) سے پنجاب کے ایک شہر سوہاوا کی ایک مسجد پر پہنچا۔ دروازے پر تالا تھا، جُوسُ توں چابی حاصل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز مٹی سے اُٹی ہوئی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کافی عرصہ سے مسجد بند پڑی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل ہم نے مل جُل کر صفائی کی، علاقائی دورہ کر کے شہر کے لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کر کے مسجد میں آنے کی التجاء کی۔ افسوس! ہمارے اخلاص کی کمی کے باعث ایک شخص بھی ساتھ نہ آیا، مگر ہم نے ہمت نہ ہاری، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیکر قریبی کھیل کے میدان میں داخل ہو گئے اور ڈرتے ڈرتے کھیلنے میں مشغول ہو جانوں کی خدمت میں نیکی کی دعوت پیش کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل اُن کے دل پہنچ گئے، کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چل پڑے، مسجد میں آ کر ہمارے ساتھ نمازیں پڑھنے اور سنتوں بھرے بیانات سُننے کی سعادت حاصل کی، ہماری درخواست پر انہوں نے اس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود تقریباً 70 سالہ ایک بزرگ آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کے لیے کہتا رہتا تھا مگر میری سُننے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل آج عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہو گئی ہے۔

صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب !

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کی بھی کیا

خوب بہاریں ہیں، ایک اور بہارِ ملاحظہ فرمائیے اور راہِ خدائے زَوَّجَلَّ کے مسافر بن جائیے، خوب خوب برکتیں پائیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے چنانچہ

نیتِ صاف منزلِ آسان

عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ کَپَرُوْنَج (گجرات اھند)

پہنچا، ”علا قاتی دورہ برائے نیکی کی دعوت“ کے دوران ایک شرابی سے مُدّ بھیڑ

ہوگئی، عاشقانِ رسول نے اُس پر خوب **انفرادی کوشش** کی، جب اُس نے سبز

عمامہ والوں کی شفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ

رسول کی صحبت کی بَرَکت سے گناہوں سے توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھالی، سبز عمامہ کا

تاج بھی سر پر سَج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذہن بن گیا، 6 دن تک **مَدَنی**

قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر سکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافلے میں سفر

کی نیت کی مگر زادِ قافلہ یعنی سفر کے اخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتہ دار سے

، ملاقات ہوگئی اُس نے جب معاشرہ کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامہ اور

مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں

سفر کی بَرَکت ہے اور ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اسباب ہونے کی صورت میں مزید 92 دن

کے سفر کا عزمِ مُصَمَّم ہے۔ تو اُس رشتہ دار نے کہا، پیسوں کی فکر مت کرو۔ 92 دن

کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کر لو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے

اخراجات بھی اپنے ذمہ لیتا ہوں، یوں وہ ”دیوانہ“ 92 دن کیلئے مَدَنی قافلہ کا مسافر

بن گیا۔

غیبی امداد ہو، گھر بھی آباد ہو چل کے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو

رزق کے درگھلیں، برکتیں بھی ملیں لطفِ حق دیکھ لیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

مَدَنی انعامات کے رسالے کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنتوں بھری زندگی گزارنے

کیلئے عبادات و اخلاقیات کے تعلق سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں

کیلئے 63 اور طلبہ، علم دین کیلئے 92 دینی طالبات کیلئے 83 اور مَدَنی مٹوں اور مٹوں

کیلئے 40 مَدَنی انعامات سوالات کی صورت میں مرتب کئے گئے ہیں۔ فکرِ مدینہ

(اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے دعوتِ

اسلامی کے مقامی ذمہ دار کو ہر مَدَنی ماہ یعنی اسلامی مہینے کی ابتداء 10 تاریخ کے اندر

اندر جمع کروانا ہوتا ہے۔ مَدَنی انعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی

بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا ہے! اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو

چٹانچہ نیوکراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: علاقے کی مسجد

کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش

کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا۔

وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو

اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! مَدَنی انعامات کا

رسالہ ملنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نماز باجماعت کی ادائیگی کیلئے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مَدَنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

(فیضانِ سنت ص ۱۱۳۳)

مَدَنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی یا الہی عزوجل! خوب برساتیوں کی تو جھڑی
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حافظ قرآن بیٹے نے عذابِ قبر سے بچا لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کیلئے خود بھی وقت دیجئے اور اپنی اولاد کو بھی ایسی تربیت دیجئے کہ یہ آپ کیلئے دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی سہارا بنے، اس ضمن میں ایک حکایت ملاحظہ فرمائیے اور اپنی اولاد کی دینی تربیت کیجئے:

چنانچہ ایک صاحب جن کے 3 بیٹے تھے، انہوں نے اپنے 2 بڑے بیٹوں کو خوب دُنیوی تعلیم دلوائی، محنت کروائی، نتیجہً ایک بیٹا ڈاکٹر اور دوسرا انجینئر بن گیا۔ ماں باپ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کہ ہم ڈاکٹر اور انجینئر کے والدین بن گئے ہیں۔ تیسرا بیٹا جو پڑھائی میں ذرا کمزور تھا، مڈل میں آ کر فیل (Fail) ہو گیا تو والد نے غصے میں آ کر سزا کے طور پر اُسے حفظِ قرآن کے لئے مدرسے میں داخل کروا دیا۔ بد قسمتی سے ہماری بچ سوچ یہی ہے کہ جو کسی کام کا نہ ہو مثلاً لنگڑا، لُولا، اندھا، بہرا، شرارتی، ضدی، کُند ذہن وغیرہ اُسے مدرسے وغیرہ میں داخل کروادو، اللہ عزوجل

ہمیں مدنی سوچ عطا فرمائے۔ امین

بہر حال جس بچے کو سزا کے طور پر مدرسے میں داخل کروایا گیا تھا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُس پر کرم فرمایا اور اُسے اپنا پاک کلام حفظ کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ کچھ عرصے بعد جب اُن صاحب کا انتقال ہوا تو حافظِ قرآن بیٹے کو خواب میں ملے۔ حافظ صاحب نے پوچھا ابا جان! ارشاد فرمائیے آپ کا معاملہ کیا ہوا؟ جواب دیا بیٹا! قبر میں ڈاکٹر اور انجینئر بیٹوں کی ڈاکٹری اور انجینئرنگ کام نہ آئی، البتہ تیرے حافظِ قرآن بننے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے عذابِ قبر سے نجات عطا فرمادی۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب

عطار کا پیغامِ اسلامی بھائیوں کے نام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلہ کورس اور مدنی تربیتی کورس انتہائی مختصر وقت میں کثیر علم دین حاصل کرنے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی رفتار تیز تر کرنے کے بہترین مدنی ذرائع ہیں، میری دلی تڑپ ہے کہ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کے نگران و اراکین مَدَنی قافلہ کورس کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اے کاش! وہ دن آئے کہ مَدَنی مرکز یہ فیصلہ کرنے کے قابل ہو جائے کہ آئندہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ سے لیکر ذیلی سطح تک کی مدنی ذمہ داری، جملہ مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) میں امامت، مؤذنی، خادمی، مکاتب اور مکتبۃ المدینہ والمدینۃ

العلمیہ وغیرہ میں ملازمت، مدارس المدینہ و جامعات المدینہ میں تدریس وغیرہ کی اس وقت تک کسی کو اجازت نہ دی جائے جب تک وہ اس ذمہ داری کی اہلیت کی دیگر شرائط پوری کرنے کے ساتھ ساتھ **مَدَنی قافلہ کورس** نہ کر لے۔ اگرچہ فی الحال ایسی کوئی ترکیب نہیں ہے تاہم **سُکِ مدینہ عَفِیْ عَنْہُ** اور **دعوتِ اسلامی** سے پیار کرنے والے ہر اسلامی بھائی اور جامعات المدینہ کے بڑے درجے کے ہر طالب علم کی خدمت میں امت کی خیر خواہی کے جذبے سے سرشار، عطار سخت گنہگار کے تڑپتے ہوئے دل کی ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر روتی ہوئی **مَدَنی التجاء** ہے کہ وہ جلد **مَدَنی قافلہ کورس** یا **مَدَنی تربیتی کورس** کی سعادت حاصل کر کے عطار کے ٹوٹے ہوئے دل کی دعا لے۔

دعائے عطار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو بھی اسلامی بھائی **مَدَنی قافلہ کورس** یا **مَدَنی تربیتی کورس** کرنے کی سعادت حاصل کرے اُس کو **مدینہ منورہ** کے اندر محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جلووں میں ایمان و عاقبت کے ساتھ بصورتِ شہادتِ خاتمہ جنتِ البقیع میں مدفن اور جنتِ الفردوس میں **مَدَنی حبیب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس عنایت کر۔ یہ دعائیں مجھ گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی قبول فرما۔

امین بِجاءِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قافلے میں چلو

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری
رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

لوٹے رمتیں قافلے میں چلو	بچے ننھیں قافلے میں چلو	چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو	پاؤں عقیقہ قافلے میں چلو
ہوں گی مل مشکیں قافلے میں چلو	دور ہوں آفتیں قافلے میں چلو	تم قرضدار ہو یا کہ بیمار ہو	چاہو گراحتی قافلے میں چلو
گرچہ ہوں گرمیاں یا کہ ہوں سردیاں	چاہے ہوں بارشیں قافلے میں چلو	کونہیں گر بجلیاں یا چلیں آندھیاں	چاہے آوے پڑیں قافلے میں چلو
طیہ کی جستجو کی گر آرزو	ہے تا دوں تمہیں قافلے میں چلو	بارہ ماہ کے لیے تین دن کیلے	بارہ دن دے دیں قافلے میں چلو
گر مہینے کا غم چاہیے چتر نم	لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو	ننھیں بچتے تین دن کے لیے	ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو
آکھ بے نور ہے دل بھی رنجور ہے	ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو	اے میرے بھائی! رٹ لگاتے رہو	قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
اولیائے کرام ان کا فیضان عام	لوٹے سب چلیں قافلے میں چلو	فون پر بات ہو یا ملاقات ہو	سب سے کہتے ہیں قافلے میں چلو
اولیاء کا کرم تم پہ ہو لائق	مل کے سب چل پڑیں قافلے میں چلو	دوست کے گھر میں ہوں یا کہ دفتر میں ہوں	سب سے کہتے ہیں قافلے میں چلو
ماں جو بیمار ہو قرض کا بار ہو	رنج و غم مت کریں قافلے میں چلو	درس دیں یا ننھیں یا بیان آپ دیں	بعد اعلان کریں قافلے میں چلو
رب کے در پر بھیجیں التجائیں کریں	باب رحمت کھلیں قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول ان سے رحمت کے پھول	آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
دل کی کالک ڈھلے مرض عیاں ملے	آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول آئے لینے دُعا	آؤ مل کر چلیں قافلے میں چلو
قرض ہو گا ادا آکے مانگو دُعا	پاؤں گے برکتیں قافلے میں چلو	دکھ کا درماں ملے آنکھیں ملے دن بھلے	ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
غم کے ہاں چھپیں اور خوشیاں ملیں	دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو	ہو قوی حافظہ ٹھیک ہو ہاضمہ	کام سارے بنیں قافلے میں چلو

علم حاصل کرو جہل زائل کرو	پاؤ گے رشتیں قافلے میں چلو	عقدی نئے دورِ آفت نئے	لپٹے کو برکتیں قافلے میں چلو
بڑھی ہوں بڑیاں ہوں کی سیدی مہاں	درد سارے میں قافلے میں چلو	درد سر ہو اگر دکھ رہی ہو کر	پاؤ گے صحتیں قافلے میں چلو
نہیں امداد ہو گھر بھی آباد ہو	چل کے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو	ہے طلب دید کی دید کی عید کی	کیا جب وہ دیکھیں قافلے میں چلو
رزق کے درگھلیں برکتیں بھی ملیں	لطیف حق دیکھ لیں قافلے میں چلو	نوکری چاہیے آئیے آئیے	قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
ہے نبی کی نظر قافلے والوں پر	آؤ سارے چلیں قافلے میں چلو	آگے تم با آؤب، دیکھ لو فضل رب	مدنی نئے ملیں قافلے میں چلو
چشمِ چٹا ملے سکھ سے بیٹا ملے	پاؤ گے راتیں قافلے میں چلو	کھوٹی قسمت کھری، گود ہوگی ہری	مٹا مٹی ملیں قافلے میں چلو
مرضِ گھمبیر ہو، گرچہ ڈیگر ہو	ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو	آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر	روشن آنکھیں ملیں، قافلے میں چلو
غم کے بادل چھٹیں اور خوشیاں ملیں	دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو	آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر	بھی دامت ڈریں، قافلے میں چلو
دل میں گردِ درد ہو ڈر سے رُخِ زرد ہو	پاؤ گے راتیں قافلے میں چلو	ہو گا لطیفِ خدا آؤ بھائی دُعا	دل کے سارے کریں قافلے میں چلو
دخمِ جگڑے بھریں پھوڑے پھنسی میں	گرہوں نئے جھڑیں قافلے میں چلو	غم سے روتے ہوئے جان کھوتے ہوئے	مرحبا! ہنس پڑیں! قافلے میں چلو
باپ بیمار ہو، سخت بیمار ہو	پائے گا صحتیں قافلے میں چلو	اولیاء کا کرم، خوب لوٹیں گے ہم	آؤ دل کر چلیں قافلے میں چلو
وَا ہو باپ کرم، دُور ہوں سارے غم	پھر سے خوشیاں ملیں، قافلے میں چلو	زُحُوب میں چھاؤں میں، جاؤں میں آؤں میں	سب یہ نیت کریں، قافلے میں چلو
آؤ اے عاشقیں، دل کے تبلیغ دیں	کافروں کو کریں، قافلے میں چلو	ہوتی ہیں سب سنیں نور کی ہاشیں	سب نہانے چلیں قافلے میں چلو
سنتیں عام ہوں، عام نیک کام ہوں	سب کریں کوششیں، قافلے میں چلو	کافر آجائیں گے راہِ حق پائیں گے	ان شاء اللہ چلیں قافلے میں چلو
آپریشن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو	غم کے سائے ڈھلیں، قافلے میں چلو	کلمہ کا سر نچکے دیں کاؤ کا بیچے	ان شاء اللہ چلیں قافلے میں چلو

ہے عطا ہی عطا مرحبا مرحبا آ کے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو	آؤ علمائے دین بہر تبلیغ دیں	دل کے سارے چلیں قافلے میں چلو
لوٹ لیں رحمتیں خوب لیں برکتیں خواب اچھے دیکھیں قافلے میں چلو	دور تاریکیاں کٹر کی ہو میاں	آؤ کوشش کریں قافلے میں چلو
بڑی بچے سبھی، خوب پائیں خوشی خیریت سے رہیں قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول لائے جنت کے پھول	آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
زخمِ بیمار ہے قرض کا بار ہے آؤ سب غمِ منیں قافلے میں چلو	بھاگتے ہیں کہاں آنکھیں جاکیں یہاں	پائیں گے رحمتیں قافلے میں چلو
کالا برقان ہے، کیوں پریشان ہے پائے گا صحتیں، قافلے میں چلو	کافروں کو چلیں مشرکوں کو چلیں	دعوتِ دین دیں قافلے میں چلو
قلب بھی شاد ہو گھر بھی آباد ہو شادیاں بھی رہیں، قافلے میں چلو	دین پھیلانے سب چلے آئے	دل کے سارے چلیں قافلے میں چلو
قرض اتر جائے گا، دھم بھر جائیگا سب بلائیں نہیں، قافلے میں چلو	سارگی چاہیے عاجزی چاہیے	آپ کو کر چلیں قافلے میں چلو
گر ہو عرقِ النساء، یا عارضہ کوئی سا پاؤ گئے صحتیں، قافلے میں چلو	خوب خود داریاں خوش اخلاقیات	آئے سیکھ لیں قافلے میں چلو
دُور بیماریاں، اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول لائے سنت کے پھول	آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول آئے ہیں مرحبا! خیر خواہی کریں قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول لائیں جب قافلہ	خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
کھانا لے کر چلیں عطا شربت بھی لیں خیر خواہی کریں قافلے میں چلو	ان پہ ہوں رحمتیں قافلے کا سُئیں	خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
یا خدا بخش دے ان مسلمان کو جو خیر خواہی کریں قافلے میں چلو	یا خدا ہر گھڑی رُخ ہو عطا کی	قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبوعہ
(۱)	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ کراچی
(۲)	ترجمہ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
(۳)	تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
(۴)	تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نعیمی کتب خانہ گجرات
(۵)	صحیح المسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کراچی
(۶)	جامع الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	لاہور
(۷)	مشکوٰۃ المصابیح	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ التبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کراچی
(۸)	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نعیمی کتب خانہ گجرات
(۹)	الترغیب والترہیب	امام عبد العظیم بن عبد القوی المنذری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۰)	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۱)	جامع البیان	ابو جعفر محمد بن الجریڈ الطبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت
(۱۲)	احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پروگریسو بکس لاہور
(۱۳)	سیرت رسول عربی ﷺ	علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
(۱۴)	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو الیث نصر بن ابراہیم شمر قندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شعبہ برادرز لاہور
(۱۵)	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
(۱۶)	تفہیم البخاری	حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	سر دار آباد پنجاب

تقسیم کاری کی اہمیت و افادیت پر مشتمل تالیف

مدنی کاموں کی تقسیم

اس رسالے میں ہے؛

☆ شہد کی تیاری اور تقسیم کاری

☆ تقسیم کاری کی بہترین تصویر

☆ اخلاص کی پہچان کا طریقہ

☆ نگرانوں کے لئے 10 فکر انگیز فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دردِ شریف کی فضیلت

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا فرمانِ پُر نور ہے: ”مجھ پر دردِ شریف پڑھ کر اپنی مجالس آراستہ کرو کہ تمہارا
دُردِ پاک پڑھنا بروز قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔“

(فردوس الاخبار، الحديث ۳۱۴۸، ج ۳، ص ۴۱۷)

صلّوا علی الحبيب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

کام کی مبارک تقسیم

ایک مرتبہ کسی سفر میں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بکری ذبح کرنے کا ارادہ
کیا اور کام تقسیم کر لیا۔ کسی نے اپنے ذمہ ذبح کا کام لیا تو کسی نے کھال اُدھیڑنے کا،
نیز کوئی پکانے کا ذمہ دار ہو گیا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، لکڑیاں جمع کرنا
میرے ذمے ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان عرض گزار ہوئے، آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم!
یہ بھی ہم ہی کر لیں گے۔ فرمایا، یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ آپ حضرات بخوشی کر لیں
گے۔ مگر مجھے یہ پسند نہیں کہ آپ لوگوں میں نمایاں رہوں اور اللہ عزوجل بھی

اس کو پسند نہیں فرماتا۔ (اتحاف السادة المتقين، ج ۸، ص ۲۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے پیارے آقا، مدنی مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جاٹا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کتنے

پیارے انداز میں کام تقسیم کر لیا کہ جہاں بھر کے لوگ ایسی مثال پیش نہیں کر سکتے اور یہ سب مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مبارک تربیت کا اثر تھا کہ یہ انداز ان (صحابہ کرام علیہم الرضوان) کی مستقل طبیعت بن گیا تھا۔ ہجرت کا سفر ہو یا حج کا موقع، غزوات و سرایا ہوں یا دعوتِ اسلام عام کرنے کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلے، وہ ہمیشہ اپنے امور بحسبِ صلاحیت آپس میں تقسیم فرمالیا کرتے اور ہر ایک اسلام کی پُر خلوص و بے لوث خدمت کیلئے خود کو پیش کر کے اپنی ذمہ داری باحسن وجوہ سرانجام دینے کی بھرپور سعی کرتا۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی عاجزی اختیار فرماتے ہوئے اپنے غلاموں کی حوصلہ افزائی کے لئے عملی طور پر ان امور میں شرکت فرمالیا کرتے جیسا کہ حدیثِ بالا میں بھی مذکور ہے۔ اس طرح رہتی دنیا تک کیلئے ہمیں کیسا عمدہ لائحہ عمل عطا فرما دیا گیا کہ حتی الامکان ہر کام تقسیم کاری کے ذریعے کیا جائے۔ جو جس کام کی صلاحیت و لیاقت رکھتا ہو اس میں خدمات سرانجام دے اور یہی طریقہ کار فطری نظام سے زیادہ قریب ہے۔ مثلاً جسمانی نظامہائے انسان ہی کو لے لیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ اور قدرتِ کاملہ سے انسانی جسم میں بیک وقت نظامِ انہضام، نظامِ تنفُّس، نظامِ اعصاب، اور نظامِ اخراج وغیرہ کے تحت بہت سے تحرّیبی و تعمیری معاملات ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ہر نظام مخصوص اعضاء کی مخصوص کارکردگیوں پر مشتمل تقسیم کار کا ایک لا جواب نمونہ ہے۔

شہد کی تیاری اور تقسیم کاری

مل جل کر تقسیم کاری (Distribution) کے ذریعے کام کرنے کی ایک

بہترین مثال شہد کی تیاری کے سلسلے میں مکھیوں کی تگ و دو ہے۔ کثیر فوائد کا حامل شہد ہمارے لئے اللہ عزوجل کی بہت بڑی نعمت ہے۔ مگر اس کی تیاری ایک بے حد محنت طلب، صبر آزما اور مشکل معاملہ ہے۔ معلومات کے مطابق تقریباً نصف کلو گرام شہد تیار کرنے کے لئے شہد کی مکھیوں کو بعض اوقات مجموعی طور پر تین لاکھ میل کا سفر طے کرنا ہوتا ہے۔ ایک مکھی کی عمر چند ماہ سے زیادہ نہیں ہوتی لہذا اگر ایک مکھی چاہے کہ وہ تنہا ایک پونڈ شہد تیار کر لے تو زندگی بھر کی کوششوں کے باوجود بھی وہ ایسا نہیں کر سکتی لیکن جب بہت ساری مکھیاں مل جل کر اپنی اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے یہ کام کرتی ہیں تو کم وقت میں ایک بڑی مقدار میں شہد تیار ہو جاتا ہے۔

لنگڑ اور اندھا

اس طرح تقسیم کاری (Distribution) میں ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے مستفید ہونے کے بھی بہترین مواقع نصیب ہوتے ہیں جیسا کہ حکایت مشہور ہے کہ ایک عمارت میں آگ لگ گئی۔ لوگ اپنی اپنی جانیں بچا کر وہاں سے نکلنے لگے۔ اس عمارت میں دو معذور افراد بھی تھے جن میں سے ایک لنگڑا اور دوسرا اندھا تھا۔ دونوں نے اپنی کمزوریوں سے مفاہمت کرتے ہوئے جانیں بچانے کے لئے بڑی انوکھی ترکیب سے کام لیا چنانچہ اندھے نے لنگڑے کو اپنے کندھے پر سوار کر لیا اور لنگڑا اندھے کی رہنمائی کرنے لگا۔ یوں وہ دونوں ہی آگ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

آگ بجھ گئی

دوسری طرف آگ بجھانے والے عملے کا ایک فرد پانی کی سپلائی کا والو

Valve (یعنی پائپ) سنبھالے ہوئے ہے، ایک سیڑھی پر چڑھ کر پانی کا چھڑکاؤ کر رہا ہے اور ایک مزید پانی لئے اس طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اس طرح تقسیم کار کی مدد سے اجتماعی کوشش کے ذریعے ایک خطرناک آگ پر قابو پا کر بہت سی قیمتی جانیں اور بیش قیمت اموال بچائے گئے۔

یونہی زندگی کے کسی بھی شعبے (Department) میں دیکھ لیجئے، حکومتی محکموں (Government Departments) سے لیکر پرائیویٹ اداروں (Private Institutes) تک جہاں بھی تقسیم کار پایا جائیگا اس کے فوائد نمایاں ہونگے۔

دعوتِ اسلامی کو تقسیم کار کی ضرورت ہے

الغرض کوئی بھی ادارہ، کارخانہ (Factory) یا تنظیم ہو، جہاں بھی بڑی تعداد میں لوگ کام کرتے ہیں وہاں تقسیم کار کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا ہماری جہیتی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ (جس کا مدنی پیغام تادم تحریر دنیا کے 66 ممالک میں پہنچ چکا ہے) کو بھی تقسیم کار کی ضرورت ہے۔ تقسیم کار کے ذریعے ہم دعوتِ اسلامی کے تمام مدنی کام احسن، سہل اور منظم انداز میں کر سکتے ہیں، کم وقت میں مطلوبہ نتائج حاصل کر کے اپنا کام تیز تر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ علاقوں میں اسلام کا یہ مدنی پیغام عام کر سکتے ہیں، کثیر تعداد میں نئے اسلامی بھائی تربیت و تجربہ حاصل کر کے ذمہ داران کے نعم البدل بن سکتے ہیں نیز احکامات کی بروقت ترسیل اور کارکردگی لینے کی مضبوط ترکیب بھی تقسیم کار کی مرہونِ منت ہے۔

تقسیم کار کی بہترین تصویر

الحمد للہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کے سنتوں کی تربیت کیلئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلے تقسیم کار اور نعم البدل کی تیاری کی بہترین تصویر پیش کرتے ہیں مثلاً صبح کا مدنی مشورہ ہی لے لیجئے جس میں امیرِ قافلہ شرکاءِ قافلہ میں ڈبل بارہ گھنٹوں کے کام تقسیم کر دیتے ہیں کہ کون کس وقت درس یا بیان کرے گا، کون کس نماز کے بعد اعلان کرے گا، اور کھانے اور مسجد وغیرہ کی خیر خواہی کون کرے گا۔ اس سے فوائد ہاتھوں ہاتھ سامنے آنے لگتے ہیں اور مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے جو درس دینا نہیں جانتے وہ معلم بن جاتے اور اعلان کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور پہلے سے یہ صلاحیت رکھنے والے مبلغ بن جاتے ہیں۔ جو کسی سے بات کرنے کی لیاقت و ہمت نہیں رکھتے نیکی کی دعوت دینے والے اور انفرادی کوشش کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اسی طرح علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت بھی اعلیٰ درجے کی تقسیم کار پر مشتمل ہوتا ہے۔ جسکی برکتوں سے بھی ہر سمجھدار و باشعور اسلامی بھائی خوب آگاہ ہے۔

نفسِ جاہ پسند!

ان تمام مثالوں اور فوائد سے تقسیم کی اہمیت سمجھ جانے کے باوجود ہو سکتا ہے کہ جاہ پسند نفسِ بد اس میں رکاوٹ بنے کیونکہ نفسِ انفرادیت کی خواہش کاٹو گر ہے جیسا کہ سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ ”ہر انسان (کافس) بالطبع

کمال میں منفرد ہونے کو پسند کرتا ہے۔“ اس انفرادیت کی خاطر وہ اپنے مرتبہ و منزلت کے اعتقاد کے ساتھ لوگوں کے دل مسخر کرنے اور اپنی شہرت قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے جسے ”حبِ جاہ“ کا نام دیا گیا ہے۔ مگر کام تقسیم کرنے میں نفس کیلئے مشکل یہ ہے کہ کسی شخصیت کی انفرادیت قائم نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ جس شخص کا منفرد ہونے کا مزاج بن جاتا ہے وہ تقسیمِ کار کے عمل پر پورا نہیں اترتا، اگر بظاہر وہ تقسیم کا انداز اختیار کر بھی لے جب بھی اپنی شخصیت کو نمایاں رکھتا ہے۔ اسے اس بات کا خوف رہتا ہے کہ کہیں کوئی دوسری شخصیت اوپر آ کر میری انفرادیت و شہرت اور مرتبہ و منزلت ختم نہ کر دے۔

پھر وہ اپنی اس جھوٹی انفرادیت و شہرت اور مرتبہ و منزلت قائم رکھنے کی ہوس میں ظلم پر اتر آتا اپنی برتری ثابت کرنے اور ماتحت اسلامی بھائیوں کو کمتر اور نیچا دکھانے کے لئے نت نئے انداز اختیار کرتا، طرح طرح کی چالیں چلتا اور اس کوشش میں دینی نقصان کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ ایسا اسلامی بھائی چاہتا ہے کہ لوگ اور ذمے داران صرف اسے ہی جانیں پہچانیں، اس کی ہی تعریف کریں اور انکی نظر میں اسی کی اہمیت و وقعت قائم ہو۔ اس کے ماتحت جو عمدہ کام کریں انہیں بھی اپنی طرف منسوب کر لیتا ہے۔ اس کے اس منفی رویے سے اس کے ساتھ مدنی کام کرنے والے اسلامی بھائیوں کے حوصلے پست ہو جاتے، بے اعتمادی کا ماحول پیدا ہوتا، دلوں میں بغض و کینہ راہ پاتا، مخالف فتوؤں کا بازار گرم ہوتا اور بدنظمی کا شکار ہو کر برسوں کی کوشش سے پروان چڑھنے والا مدنی کام دنوں میں برباد ہو جاتا ہے۔

حرصِ جاہ و مال کی تباہی

صادق و مصدوق رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ صدق شان ہے۔ ”دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں کے کسی ریوڑ پر چھوڑے جائیں اس ریوڑ میں اتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی آدمی کی مرتبے و مال کی حرص اس کا دین تباہ کر دیتی ہے۔“

(الجامع الصغیر للسیوطی علیہ الرحمة ، الحدیث ۷۹۰۸ ، ص ۴۸۳)

ایک حدیث شریف میں ہے ”مال و مرتبے کی محبت دل میں اس طرح منافقت پیدا کر دیتی ہے جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے۔“

(احیاء العلوم ، ج ۳ ، ص ۲۹۴)

کاش! کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا و خوشنودی کا حریص ، اخلاص ، عاجزی اور استقامت کا پیکر بنا کر مرتبے و مال کی حرص و محبت ، دنیا کی جھوٹی عزت کی وقعت اور خواہشِ تعریف و شہرت ہمارے دلوں سے نکال دے کہ ان بری صفتوں میں ہمارے قلوب کی خرابی اور آخرت کی بربادی ہے۔ جیسا کہ

شہرت کی ہلاکت خیزی

حضرت سیدنا بشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”جو شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ لوگوں میں مشہور ہو وہ آخرت کی حلاوت نہیں پاسکتا۔“ (احیاء العلوم ، ج ۳ ، ص ۲۹۳)

اسی طرح شہرت کی اس خواہشِ بد میں دین و ایمان کی تباہی اور دو جہاں کی ذلت و رسوائی کا بھی شدید اندیشہ ہے۔ چنانچہ حضرت بشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں کہ ”میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو شہرت چاہتا ہو اور اس کا دین تباہ اور وہ خود ذلیل و رسوا نہ ہوا ہو۔“ (ایضاً)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”آدمی کی برائی کے لئے یہی کافی ہے کہ لوگ اس کے دین یا دنیا کے حوالے سے اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کریں مگر جس کو اللہ عزوجل محفوظ رکھے، بے شک اللہ عزوجل تمہاری صورتوں کی طرف نظر نہیں فرماتا بلکہ تمہارے قلوب و اعمال ملاحظہ فرماتا ہے۔“ (ایضاً ص ۲۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات سے پتہ چلا کہ شہرت کے حصول کی خواہش و کوشش سے احتراز ہی میں عافیت ہے کیونکہ اس کے شر سے بچنا بے حد دشوار ہے مگر جس کو اللہ عزوجل محفوظ فرمائے۔ اور ہم کمزوروں کے لئے تو گنہگار و عدم شہرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت ہے۔

گنہگار کی نعمت ہے

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر جو انعامات فرمائے ہیں ان میں سے بعض کے بارے میں فرمائے گا، کیا میں نے تم پر انعام نہ کیا؟ میں نے تمہیں چھپائے نہ رکھا؟ کیا میں نے تمہارا ذکر پوشیدہ نہ رکھا؟ (ایضاً ص ۲۹۴)

شہرت کے نقصانات اور گنہگار کی فضائل کی وجہ سے ہمارے اسلاف علیہم الرحمۃ گنہگار کی شہرت پر ترجیح دیا کرتے اور شہرت و مرتبہ پانے سے خوفزدہ رہتے تھے۔

حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی احياء العلوم میں نقل فرماتے ہیں

کہ ایک بار حضرت سیدنا حوشب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رو رہے تھے اور فرماتے تھے کہ افسوس!

میرا نام جامع مسجد تک پہنچ گیا۔ (احیاء العلوم، ص ۲۹۳)

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”دنیا میں صرف

ایک دن میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں وہ اس طرح کہ ایک رات میں نے شام کے کسی

گاؤں کی مسجد میں گزاری اور میرے پیٹ میں تکلیف تھی، مؤذن نے مجھے پاؤں سے

پکڑ کر گھسیٹا اور مسجد سے نکال دیا۔“ (ایضاً ص ۲۹۴)

سبحان اللہ عزوجل! اخلاص کے پیکر ہمارے بزرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ

کی حبِ جاہ و مرتبہ سے خالی، عاجزی و انکساری والی کیسی مدنی سوچ ہوا کرتی تھی کہ اعلیٰ

مراتب پر فائز ہونے کے باوجود لوگوں کی جانب سے قدر ناشناسی پر بھی خوش اور

تکلیف و گزند پر بھی رضا مند رہتے۔ مگر آہ! ہماری قلبی بد حالی کا یہ عالم ہے کہ دنیا میں

مقام و مرتبہ پانے کے حریص و خواہش مند، اپنی عزت افزائی ہی میں خوش و خرم اور

لوگوں کی جانب سے پذیرائی ہی ہمیں محبوب و پسند ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی بزرگانِ

دین علیہم رحمۃ اللہ کی عاجزی و اخلاص پر مشتمل ایسی مبارک سوچ نصیب ہو جائے کہ

اسی میں ہمارے لئے دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اگر تجھ سے ہو

سکے کہ تو مشہور نہ ہو تو ایسا کر۔ اس میں کچھ حرج نہیں کہ تو مشہور نہ ہو اور اس میں بھی

کچھ حرج نہیں کہ تیری تعریف نہ کی جائے اور اس میں بھی کوئی حرج کی بات نہیں کہ تو لوگوں کے نزدیک مذموم (یعنی مذمت کیا جانے والا) ہو جبکہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک محمود ہو۔

وسوسہ: یہاں یہ وسوسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمارے یہی اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ جو شہرت کی مذمت فرما رہے ہیں، ان کی اپنی شہرت کے تو ہر طرف ڈنکے بج رہے ہیں۔

علاجِ وسوسہ: سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ والی اس وسوسے کا علاج کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ طلبِ شہرت مذموم ہے اور اگر اللہ عزوجل اپنے کسی بندے کو دین پھیلانے کے لئے بغیر طلب و تکلف کے شہرت عطا فرما دے تو یہ مذموم نہیں۔

(ایضاً ص ۲۹۴)

پسنجر ٹرین کا مسافر

انفرادی شخصیت بنانے والے کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی پسنجر ٹرین (Passenger train) میں ایک مسافر کی حیثیت سے سوار ہوتا اور سفر اختیار کرتا ہے۔ اگر وہ کسی اسٹیشن پر اتر جاتا ہے تو ٹرین رکی نہیں رہتی بلکہ آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ کوئی مسافر کیسا ہی باصلاحیت کیوں نہ ہو اس کے اتر کر چلے جانے سے ٹرین کے سفر پر کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ ٹرین مسلسل چلتی رہتی ہے۔ اگر کچھ مسافر اترتے ہیں تو دوسرے چڑھ جاتے ہیں۔ کچھ اسی انداز سے ”دعوتِ اسلامی“ (سوئے مدینہ) اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس کی ٹرین سے مشابہت اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ کوئی فرد اس کا جزو لاینفک نہیں کہ

اسکے جانے سے ”دعوتِ اسلامی“ سلامت نہ رہے۔ بلکہ ”دعوتِ اسلامی“ کی گاڑی ان شاء اللہ عزوجل سلامت روی سے چلتی رہے گی اگر کوئی چلتی گاڑی سے چھلانگ لگاتا ہے تو اپنا نقصان کرتا ہے نہ کہ گاڑی کا۔ لہذا ہر ایک اس حقیقت پر نظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو مدنی کاموں میں مصروف رکھ کر اپنی نجات کا سامان کرے اور یہ بات بھی اپنے ذہن میں محفوظ کر لے کہ آج جو کام وہ کر رہا ہے اس کے علاوہ کوئی اور بھی کر سکتا ہے۔

لہذا اپنی انفرادی شخصیت بنانے کی دُھن کیوجہ سے تقسیمِ کار کے عمل کو درست طور پر نافذ نہ کرنے والا اپنے رویے میں تبدیلی پیدا کرے اور اس بات کو تسلیم کرے کہ ”دعوتِ اسلامی“ محض اس کی محتاج نہیں بلکہ اس کے جانے کے بعد ایسے کئی اسلامی بھائی ہیں جو اس کا نعم البدل بن کر اس سے بہتر کارکردگی پیش کر سکتے ہیں۔ حُبِ جاہ کے شکار ایسے اسلامی بھائی کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے ڈرے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے کہ اس ربِّ بے نیاز عزوجل کو اس بات کی پرواہ ہی کب ہے کہ کوئی خاص شخص اس کے دین کا کام کرے۔ وہ پروردگار غنی و صمد عزوجل اپنے بندوں میں سے جس سے چاہتا ہے اپنے دین کی خدمت لے لیتا ہے۔ وہ اسلامی بھائی اس بات کا بھی خوف رکھے کہ اگر اس کی حُبِ جاہ اور مرتبے کی خواہش کی وجہ سے کوئی دینی نقصان ہو گیا تو اس مُنقِم حقیقی عزوجل کی پکڑ بڑی شدید ہے۔

قرآنِ پاک تنبیہ فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: بیشک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝

(پ ۳۰، سورة البروج: ۱۲)

لہذا آخرت کی عزت و سر بلندی کی خاطر دنیا میں برتری کی خواہش ترک کر کے تکبر و بڑائی اور دینی نظام میں فساد سے بچے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پیش نظر رکھے۔

ترجمہ کنز الایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا

(پ ۲۰، القصص: ۸۳)

اس لئے ہر اسلامی بھائی عاجزی اختیار کرے اور اپنی ”دعوتِ اسلامی“ کا مخلص مبلغ بن کر اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرے اور اخلاص کا تقاضا یہ ہے کہ تقسیم کار کے ذریعے ماتحت اسلامی بھائیوں کو آگے لاتے ہوئے مدنی کام میں اضافے اور بہتری کا سبب بنے۔

اخلاص کی پہچان کا ایک طریقہ

کسی کام میں مخلص ہونے کی مثال ہمارے علماء کرام یوں دیتے ہیں کہ ایک شخص کسی کنویں میں گرے ہوئے آدمی کو نکالنے کی کوشش کر رہا ہو اور اس کا مقصود اس کی جان بچانا ہو۔ اتنے میں ایک اور شخص آئے اور کسی ترکیب سے اس آدمی کو کنویں سے نکال کر اس کی جان بچالے۔ اب پہلا شخص اگر اس پردل میں خوشی محسوس

کرے تو سمجھ لے کہ وہ اس کنویں میں گرے ہوئے کی جان بچانے میں مخلص تھا کیونکہ یہ مقصود تو حاصل ہو گیا خواہ کسی دوسرے کے ذریعے ہی سہی اور اگر اس کا دل اس پر ناخوش ہو کہ دوسرے نے کیوں نکالا مجھے نکالنا تھا تو وہ سمجھ لے کہ وہ اس گرے ہوئے کی جان بچانے میں مخلص نہ تھا بلکہ اپنے نمبر بنانے اور اپنی واہ واہ کروانے کا خواہش مند تھا۔

لہذا ہر مبلغ مخلصانہ کردار ادا کرے اور یہ ذہن بنائے کہ اس کا مقصود کفر و ضلالت اور جہالت و معصیت کے کنوؤں میں گرے ہوئے بے شمار لوگوں کو ان کنوؤں سے نکالنا اور انہیں ایمان و صالحیت کے منبروں پر بٹھا کر قبر و جہنم کی آگ سے بچانا ہے۔ اب یہ مقصد خواہ اس کی اپنی ذات کی وجہ سے حاصل ہو یا تقسیم کار کی برکت سے کسی اور مبلغ کے ذریعے، بہر صورت اس مدنی مقصد کے حصول پر نظر ہو اپنی واہ واہ اور نمبر بنانے کی خواہش ہرگز نہ ہو۔ اس بات کو مزید اس مثال سے سمجھا جاسکتا ہے کہ ایک مبلغ کو بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔ اس کو آنے میں تاخیر ہو گئی لہذا انگریزوں نے دوسرے مبلغ سے بیان کروالیا۔ پہلا مبلغ غور کرے کہ اس کو خوشی ہو رہی ہے یا غم۔ خوشی کی حالت اخلاص اور غم کی کیفیت اپنی واہ واہ کروانے کی خواہش پر دال ہے۔

اسی طرح مدت پوری ہونے پر یا کسی بھی سبب سے ایک کی جگہ دوسرے اسلامی بھائی کو نگرانی یا ذمہ داری دے دی جائے تو اب وہ اپنی قلبی کیفیت پر غور کرے اگر دل حسد اور بغض و تکبر کا شکار ہے تو جان لے کہ اخلاص نہ تھا یہی مثال کتاب لکھنے

والے کی ہے اگر اس کے نام کے بجائے لکھی گئی کتاب پر دوسرے کا نام شائع ہو جائے اور وہ غم محسوس کرے تو سمجھ جائے کہ کتاب لکھنے میں اخلاص نہ تھا۔ یاد رہے ذمہ داری پھولوں کی سیج نہیں بلکہ خاردار راہ ہے۔ دنیا میں حقوق کی ادائیگی اور آخرت میں پرسش انتہائی نازک معاملہ ہے۔

نگرانوں کے لیے دس فکر انگیز فرامین مصطفیٰ ﷺ

(1) تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۲۰۷)

(2) جو نگران اپنے ماتحتوں سے خیانت کرے وہ جہنم میں جائے گا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج ۵، ص ۲۵)

(3) جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کسی رعایا کا نگران بنایا پھر اُس نے ان کی خیر خواہی کا خیال نہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنت کو حرام کرے گا۔

(صحیح بخاری، ج ۲، ص ۱۰۵۸)

(4) انصاف کرنے والے قاضی پر قیامت کے دن ایک ساعت ایسی آئے گی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش! وہ آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کرتا۔ (مجمع الزوائد، ج ۴، ص ۱۹۲)

(5) جو شخص دس آدمیوں پر بھی نگران ہو قیامت کے دن اسے اس طرح لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوا ہوگا۔ اب یا تو اس کا عدل اسے چھڑائے گا یا اس کا ظلم اسے عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، ج ۳، ص ۱۲۹)

(6) (دعائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اے اللہ! جو شخص اس اُمت کے کسی معاملے کا نگران ہے پس وہ ان سے نرمی برتے تو تُو بھی اس سے نرمی فرما اور ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی فرما۔ (کنز العمال، ج ۶، ص ۸۰)

(7) اللہ تعالیٰ نے جس آدمی کو مسلمانوں کے اُمور میں سے کسی معاملے کا نگران بنایا پھر اس نے ان مسلمانوں کی حاجت، مجبوری اور غربت کو نظر انداز کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، مجبوری اور بے بسی کو نظر انداز فرما دے گا۔

(الترغیب والترہیب، الحدیث ۴۲، ج ۳، ص ۱۲۴)

(آہ! آہ! آہ! جو ماتحتوں کی حاجتوں کو ارادۂ پورا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری نہیں کرے گا۔)

(8) جو شخص رُحْم نہیں کرتا، اُس پر رُحْم نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رُحْم نہیں کرتا جو لوگوں پر رُحْم نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، باب الشفعة و الرحمة علی الخلق، ج ۳، ص ۶۵)

(9) بے شک تم عنقریب حکمرانی کی خواہش کرو گے لیکن قیامت کے دن وہ پشیمانی کا باعث ہوگی۔ اللہ کی قسم! میں اس اُمُر (یعنی حکمرانی) پر کسی ایسے شخص کو مقرر نہیں کرتا جو اس کا سوال کرے یا اس کی حرص رکھتا ہو۔ (صحیح بخاری، ج ۲، ص ۱۰۵۸)

(جو وزارت، عہدہ اور نگرانی وغیرہ کیلئے بھاگ دوڑ کرتا اور عہدہ سے معزولی کی صورت میں فساد کرتا ہے اس کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔)

(10) انصاف کرنے والے نور کے منبروں پر ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جن کے نگران بنتے ہیں ان کے بارے میں عدل سے کام لیتے

کامیاب مبلغ

یقیناً وہ مبلغ کامیاب ہے جو اونٹ کی سی اطاعت و سادگی، زمین جیسی وسعت و عاجزی، پہاڑ کی طرح استقامت و ثابت قدمی اور آسمان کی رفعت کی مثل بلند نظری رکھتے ہوئے اپنے لئے ہر ممکن طریقے سے کثیر سرمایہ آخرت جمع کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اس کی یہی مدنی سوچ رہتی ہے کہ اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں درج کرنے میں اس کی ذات اکیلی نہ رہے بلکہ کثیر اسلامی بھائی اس کے نامہ اعمال میں نیکیوں کے اندراج کا باعث بنیں۔

اس کے لئے اس کے پاس بہترین ذریعہ اس کے نعم البدل ہیں جن کی تیاری کے لئے وہ اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں میں مدنی کاموں کی تقسیم کاری کے ساتھ ساتھ ان کی ایسی تربیت بھی کرتا رہتا ہے کہ وہ نہ صرف ان ذمے داریوں کے قابل ہو جائیں بلکہ مزید ذمے داریوں کی صلاحیت بھی حاصل کر لیں۔ اس طرح وہ اپنے لئے ثواب جاریہ کے ایک ناختم ہونے والے سلسلے کی بنا ڈالتا چلا جاتا ہے۔ اے کاش کہ ہمارا ہر مبلغ یہ عقلمندانہ سوچ اپنالے اور اپنا نعم البدل تیار کرنے کی کوشش میں لگ کر مدنی کام میں ترقی کا باعث بن کر اپنا بھلا کرے۔

دیمک نہیں شہد کی مکھی جیسا بنیں

بعض نادان لوگ منصب پر اس انداز سے چپک جاتے ہیں جیسے لکڑی سے دیمک چپکتی ہے اور خود نہیں ہٹتی بلکہ اس قدر نقصان پہنچاتی ہے کہ وہ لکڑی جلانے کے قابل کر چھوڑتی ہے۔ یہاں وہ منصب دار دین کے کثیر نقصان کا باعث بن کر گویا

اپنے لئے جہنم کی آگ کا سامان کر گزرتا ہے۔ ہمیں اسلامی بھائیوں کی وہ قسم درکار ہے جو دیمک کی طرح کسی منصب سے چپکنے والی نہ ہو بلکہ شہد کی مکھی کی طرح ہو جو اپنے مشن پر روانہ ہوتی، ہدف پر پہنچتی، اسے حاصل کرتی اور چھتے تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ مکھی پھولوں پر چپک کر نہیں بیٹھ جاتی بلکہ ان سے مطلوبہ رس حاصل کر کے لوٹ آتی اور چھتے تک پہنچا دیتی ہے۔

شہد کی مکھی کی یہ بامقصد مصروفیت ہمارے لئے بہترین مثال ہے کہ ہم بھی ذمے داریوں اور عہدوں کے ہو کر نہ رہ جائیں بلکہ مطلوبہ مدنی فوائد حاصل کر کے اپنے عہدوں کا اختیار مدنی مرکز کے حوالے کر دیں اور ان ذمے داریوں پر دیگر اہل اسلامی بھائیوں کو مقرر ہونے دیں بلکہ کسی حکمت کے پیش نظر مرکز خود اگر ہمیں کسی عہدے سے علیحدہ ہونے کا اشارہ دے تو کوئی بدگمانی پالے بغیر، بلا چون و چرا حکم کی تعمیل کر کے پھر سے ایک عام اسلامی بھائی کے طور پر مدنی کام میں شریک ہو جائیں۔

فراست امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ عزوجل ہمارے بیٹھے بیٹھے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے مدنی کام اپنے گرد رکھنے کے بجائے تقسیم فرمایا۔ ابتداءً ہفتہ واری اجتماع میں خود بیان فرماتے مگر آج آپ نے ہزاروں مبلغین تیار کر کے ”دعوتِ اسلامی“ کو عطا فرمادیئے جو ہزاروں مقامات پر بیان فرماتے ہیں۔ نیز ”دعوتِ اسلامی“ کے روشن مستقبل کے پیش نظر ایسی ہی بصیرت افروز، عاقبت خیز اور دور اندیش سوچ کے تحت

مجالس و کابینات کے قیام کا یہ پُر حکمت و خوش انجام نظامِ بدوام نافذ کروایا مرکزی مجلسِ شوریٰ قائم کر کے دعوتِ اسلامی کے تمام امور اسے تفویض کر دیئے۔

اس طرح مرکزی مجلسِ شوریٰ کو بالخصوص اور تمام دعوتِ اسلامی والوں کو بالعموم یہ مدنی ذہن عطا فرمایا ہے کہ مجالس کے ذریعے مدنی کام تقسیم کر کے نعم البدل تیار کریں اور مشاورتی نظام کے ذریعے اسلامی بھائیوں کی عمدہ آراء اور قابلِ قدر مشورے حاصل کر کے مدنی کام مزید آگے بڑھائیں۔ اس نظام کی مزید پائیداری، بہتر سے بہتر کارکردگی اور خود رائی و اجارہ داری کے مکمل خاتمے کیلئے ہر ایک نگرانِ مجلس، کابینہ اور مشاورت کی مدت بھی مقرر کر دی گئی ہے تاکہ کوئی نگران و ذمہ دار خود کو اس عہدے کا جُزؤ لَا یَنفَکُ سمجھ کر خود غرضی و من مرضی کرتا ہوا اجتماعی مفادات کو ٹھیس نہ پہنچا بیٹھے اور مخلص و اہل اسلامی بھائیوں کا استحصال کر کے انہیں خدمتِ اسلام سے محروم نہ کر سکے۔

تقسیم کار و نعم البدل کی تیاری کے سلسلے میں کچھ مدنی پھول پیش خدمت ہیں۔ اگر ہم نے یہ مدنی پھول اپنے دلوں کے مدنی گلہ سستوں میں سجائے تو ان شاء اللہ عز و جل یہ معاملہ ہمارے لئے بہت سہل و آسان ہو جائیگا۔

(1) اپنا یہ پختہ ذہن بنا لیجئے اور اپنے دل کے گوشے گوشے میں یہ بات سمو لیجئے کہ ”دعوتِ اسلامی میری ہے“ اس کا فائدہ میرا فائدہ اور اس کا نقصان میرا نقصان ہے۔

(2) یہ بات بھی ذہن میں بٹھالیں کہ جو کام میں کر رہا ہوں وہ میری جگہ نہ صرف کوئی اور کر سکتا ہے بلکہ بہتر انداز میں کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے کسی کا محتاج

نہیں وہ جس سے چاہے اپنے دین کا کام لے لے۔ ہاں، یہ اس کا کرم ہے کہ دعوتِ اسلامی کے ذریعے وہ مجھے اسلام کی خدمت کا شرف عطا فرما رہا ہے۔

(3) مدنی کام میں کسی ممکنہ تعطل مثلاً آپ کی مدینے شریف حاضری، گھریلو مجبوری، آفتِ ناگہانی یا دنیا ہی سے رخصتی وغیرہ کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کو متاثر ہونے سے بچانے کے لئے نعم البدل کے طور پر ایسے اسلامی بھائی تیار رکھیے جو فوراً آپ کی ذمہ داری سنبھال سکیں۔ حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوہِ طور پر تشریف لے جانے سے پہلے حضرت سیدنا ہارون علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا نائب مقرر فرمایا چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

وَقَالَ مُوسَىٰ لَا خَلِيْفَیْهِ هَارُوْنَ
اٰخُلَفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَ
لَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝
ترجمہ کنز الایمان : اور موسیٰ نے اپنے
بھائی ہارون سے کہا، میری قوم پر میرے
نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فساد یوں کی
راہ کو دخل نہ دینا۔ (پ ۹، الاعراف: ۱۴۲)

(4) حتی الامکان ہر اہم کام اپنے نگران اور ماتحت اسلامی بھائیوں کو اعتماد میں لے کر ان کے مشورے سے کریں۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے ایسا ذہن بنالیا تو اس کی برکت سے جہاں ہمارا ماتحت اسلامی بھائیوں سے عدمِ توجہی اور حوصلہ شکنی پر مبنی منفی رویہ مثبت رویہ میں بدل جائیگا وہاں کسی اسلامی بھائی کے اوپر آنے کی وجہ سے اپنی شخصیت کی اہمیت مجروح ہونیکا خوف بھی ختم ہو جائیگا بلکہ ہم خود اچھے، سلجھے ہوئے، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کرنے والے، نیک سیرت اور تقویٰ و پرہیزگاری والے

باصلاحیت اسلامی بھائی آگے لائیں گے، انہیں مدنی کام کا موقع دیں گے اور ان کی حوصلہ افزائی کریں گے اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری دعوتِ اسلامی عروج کی بلندیوں پر اڑنے لگے گی اور ہم ثوابِ جاریہ کا عظیم ذخیرہ پائیں گے نیز اس صورت میں نہ صرف ہمارے لئے مزید مدنی کام کرنے اور آگے بڑھنے کی راہیں کشادہ، ہموار ہوں گی بلکہ مدنی کام آگے بڑھنا بھی آسان ہو جائیگا کیونکہ ہمارے پاس ہر وقت نعم البدل کی ایک فوج تیار ہوگی اور ویسے بھی تجربہ ہے کہ نئے آنے والے نئے جذبے اور ولولے سے کام کرتے ہیں۔ اور بعض تو ایسے نادر کام کر گزرتے ہیں کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔

لہذا ماتحت اسلامی بھائیوں کی تربیت و تیاری بہت ضروری ہے۔ وہ اسلامی بھائی جن پر دعوتِ اسلامی کے اہم کاموں کی ذمہ داریاں ہیں انہیں خصوصی طور پر اس طرف توجہ دینی چاہیے کیونکہ ان کے ذمے مدنی مشورے، بیانات اور ان کی تیاری، مکتوبات دیکھنے اور ان کے قابل اطمینان جوابات دینے، مسائل کا براہِ راست حل پیش کرنے اور دیگر بشری و معاشرتی تقاضوں وغیرہ کے ڈھیروں معاملات ہوتے ہیں۔ اگر وہ یہ خیال کریں کہ یہ سارے کام وہ اکیلے بخوبی کر لیں گے تو شاید اس کو خوش فہمی ہی کا نام دیا جاسکے کیونکہ بظاہر ایسا انتہائی مشکل امر ہے تو ایسے ذمے داروں کو خوش فہمی کے دائرے سے باہر نکل کر کام تقسیم کرنے ہونگے اور اپنے بعد بھی یہ سارے کام جاری و ساری رکھنے کے لئے اپنے نعم البدل بنانے ہونگے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مدنی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ، ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ۔“

ماخذ و مراجع

دارالفکر بیروت	قرآن مجید مع کنز الایمان
دارالفکر بیروت	تفسیر قرطبی
دارالفکر بیروت	تفسیر درمنثور
دار احیاء التراث العربی	روح المعانی
دارالفکر بیروت	الجامع لاحکام القرآن
دارالکتب العلمیہ بیروت	صحیح البخاری
دارالفکر بیروت	مسند امام احمد بن حنبل
دارالکتب العلمیہ بیروت	مصنف عبدالرزاق
دارالکتب العلمیہ بیروت	الجامع الصغیر للسیوطی
دارالکتب العلمیہ بیروت	السنن الکبریٰ للبیہقی
دارالفکر بیروت	المعجم الاوسط للطبرانی
دارالفکر بیروت	مشکوٰۃ المصابیح
دارالکتب العربیہ بیروت	فردوس الاخبار
دارالفکر بیروت	مجمع الزوائد
دار صادر بیروت	المستطرف
دار احیاء التراث العربی بیروت	العقد الفرید
رضا فاؤنڈیشن لاہور	فتاویٰ رضویہ جدید
نور محمد اصح المطابع، میر محمد کتب خانہ کراچی	تاریخ الخلفاء
دار المنار القاہرہ	الریاض النضرہ

مَدَنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے

اس رسالے میں ہے؛

☆ تقسیم کاری کی ضرورت

☆ تقسیم کاری کا مَدَنی مقصد

☆ ضیاعِ اوقات کے چند امور کی نشاندہی

☆ بقاء کے انمول موتی

☆ 19 مَدَنی پھول

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے ۱

﴿اس تحریری بیان کو اول تا آخر پڑھ لیں۔ مدنی تربیت کے مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے مہک جائیں گے۔﴾ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

دُرودِ پاک کی فضیلت

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ”ضیائے درود و سلام“ میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نقل فرماتے ہیں: ”مجھ پر درود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درودِ پاک پڑھنا بروز قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔“

(فردوسُ الاخبار، الحدیث ۳۱۴۸، ج ۳، ص ۱۷، طبع دارالکتب العربی بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی کُنِ پسینے سے سینی ہوئی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کا مدنی پیغام تادم تحریرِ کریم و بیش 66 ممالک میں پہنچ چکا ہے۔ مدنی کاموں کی تقسیم کی برکات سے متعدد ممالک میں کابینات و مشاورتیں

مدینہ

۱: یہ بیان نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطار صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ بمطابق 21 اکتوبر 2007ء فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی کے مدنی مشورے میں فرمایا۔ جسے بذریعہ انٹرنیٹ مختلف شہروں میں بھی سنا گیا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

قائم ہیں اور بے شمار اسلامی بھائی مختلف مجالس و مشاورتوں میں مُنقسم ہو کر امیرِ اہلسنت و اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پیاری پیاری مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کو آگے سے آگے بڑھانے میں مصروفِ عمل نظر آ رہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مُعَدِّ دُمَالِک میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے بے شمار ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے ساتھ ساتھ ہزار ہا مَدَارِسُ الْمَدِیْنِہ بِالْغَان و بِالْغَات نیز مُلک و بیرونِ مُلک ہزاروں اسلامی بھائی مدنی قافلوں کے ذریعے ”دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام“ پہنچا رہے ہیں۔ اب تک 35 سے زائد مَحَبَّہ جات قائم ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، جامعاتُ المدینہ کے ذریعے ہزاروں اسلامی بھائی مدنی عالم بن رہے ہیں۔ مدارس المدینہ میں 50,000 سے زائد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں علمِ دین اور قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مُفت حاصل کر رہے ہیں۔ جیل خانہ جات، مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ، تَخَصُّصُ فِی الْفِیْقہ، مکتبۃ المدینہ، I.T، مساجد و مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) و جامعات و مدارس کی تعمیرات، خصوصی اسلامی بھائیوں (گونگے بھرے اور نابینا) کے اجتماعات، رمضان المبارک میں 30 اور 10 دِن کے اعتکاف، المدینۃ الْعِلْمِیہ، دارُالافتاء اہلسنت اور دیگر شعبہ جات وغیرہ میں مدنی کام بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی

اِحْسَانِہ

دعوتِ اسلامی کی قیوم (عَزَّوَجَلَّ) سارے جہاں میں مَچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یا اللہ میری جھولی بھر دے (عَزَّوَجَلَّ)
(دُعائے عطارد امت برکاتہم العالیہ)

تقسیم کاری کی ضرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی کاموں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کی تقسیم کاری کی ضرورت میں بھی اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ چونکہ بڑی ذمہ داری والے اسلامی بھائیوں پر مدنی کاموں کی مصروفیت کا بوجھ بڑھ چکا نتیجتاً ہر شعبے کو بھرپور وقت دینا مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ ذمہ دار کی شخصیت کو بھی تنظیمی لحاظ سے ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

تقسیم کاری کا بہترین وقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب آپ اس بات کو محسوس فرمائیں کہ ذمہ داری کے باعث مصروفیت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ مدنی امور کی انجام دہی کے لئے وقت کم پڑ رہا ہے اور کثیر تعداد میں ایسے ماتحت اسلامی بھائی بھی موجود ہیں جو کہ نہ صرف قابلِ اعتماد اور سمجھدار بلکہ کثیر المشاغل بھی نہیں، تو یہ مدنی کاموں کی تقسیم کرنے کا بہترین وقت ہے۔ اگر آج مدنی کام کسی کو سپرد کئے جاسکتے ہیں کل کا انتظار نہ کیجئے۔ کہیں آپ کو شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس سے قبل آپ ”مدنی کاموں کی تقسیم“ نامی رسالہ کا مطالعہ فرما چکے ہوں گے۔ اسلامی بھائیوں کا یہ مطالبہ رہا کہ مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے پر کچھ بیان ہو لہذا حَسْبُ الْإِشَادِ پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں۔

تقسیم کاری اور اُس کے تقاضے

حضرت سیدنا عمرؓ و بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ و جَلَّ وَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ جسے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی کسی چیز کا والی اور حاکم بنائے پھر وہ مسلمانوں کی حاجت و ضرورت و محتاجی کے سامنے حجاب کر دے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت و ضرورت و محتاجی کے سامنے آڑ فرما دے گا۔ چنانچہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کی حاجت پر ایک آدمی مقرر فرما دیا۔ (ابوداؤد، کتاب الخراج والفیء والامارة، باب فیما یلزم الامام من امر الرعية، الحدیث ۲۹۴۸، ج ۳، ص ۱۸۸) مفسر شہیر، حکیم الامت، حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی مرآۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا عمرؓ و بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُس وقت سنا یا جب کہ وہ سلطان بن چکے تھے تاکہ وہ اس حدیث پر عمل کریں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہنشاہ کون و مکان، مکے مدینے کے سلطان، رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمنِ عزَّ وَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان سُن کر ایک محکمہ (حکومت) بنا دیا جس کے ماتحت ہر بستی میں ایک وہ افسر رکھا گیا، جو لوگوں کی معمولی ضرورتیں خود پوری کرے اور بڑی ضرورتیں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچائے۔ پھر ہمیشہ

اُس افسر (ذمہ دار) سے باز پرس کی کہ وہ فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی تو نہیں کرتا۔ (مِزَانَةُ الْمَنَاجِز، ج ۵، ص ۳۷۴)

اللہ تعالیٰ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت سیدنا

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اولاً اپنے کاموں کو تقسیم کرتے ہوئے (۱) شعبہ قائم

فرمایا (۲) اس کا ذمہ دار بنایا (۳) اپنی ذمہ داری والے کام الگ کئے (۴) اور پھر ان

کاموں کی باز پرس یعنی پوچھ گچھ کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقسیم

کاری بھی فرمائی اور اُس کے تقاضے بھی پورے فرمائے بالخصوص باز پرس یعنی پوچھ گچھ۔

پوچھ گچھ مدنی کاموں کی جان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اس سلسلے میں تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی

مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ میں کارکردگی فارم اور مدنی مشوروں کا ایک بہترین مدنی نظام

قائم ہے۔ میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

فرماتے ہیں: ”پوچھ گچھ مدنی کاموں کی جان ہے“ اور یہ بات کس قدر قریب عقل و

فہم ہے، اسے اس مثال سے سمجھئے کہ

تقسیم کاری کے عظیم شامیانے کی مضبوطی

ایک شخص ایک بڑے میدان میں شامیانے لگاتا ہے (جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے

بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع کے موقع پر صحرائے مدینہ ملتان کے سینکڑوں ایکڑ رقبے پر ہزاروں

شامیانے لگائے جاتے ہیں) اور بڑی ہی مہارت سے ان کو گستا بھی ہے لیکن ایک سمجھدار اور تجربہ کار شخص ایک مرتبہ گسنے کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ ضرورتاً گسنے کے عمل کو جاری رکھتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہواؤں اور دیگر عوامل کے سبب ان شامیانوں کی گرفت کمزور پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح جب آپ مدنی کاموں کو تقسیم کر دیں تو اُس کے بعد اس کا اہم ترین تقاضا باز پرس / پوچھ گچھ (گنا) ہے۔ جس سے تقسیم کاری کا یہ عظیم شامیانہ مضبوطی کے ساتھ قائم رہے گا۔ (مدنی مشورہ سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

کتاب ”مدنی کاموں کی تقسیم“ کا مطالعہ فرمائیں)

بڑوں کو سنبھالو چھوٹے خود ہی سنبھل جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ باز پرس / پوچھ گچھ کا معاملہ (م۔ع۔م۔لہ) صرف مدنی کاموں کے لئے ہی نہیں بلکہ دیگر اہم دینی امور یعنی فرائض و واجبات وغیرہ کی پابندی کے لئے بھی شرعی تقاضوں کے مطابق ہوتا کہ ذمہ داران کو پابند کر کے دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پابند بنایا جاسکے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے حکام (حک۔کام) یعنی افسران کو لکھا کہ میرے نزدیک سارے کاموں سے زیادہ اہم نماز ہے، جس نے اسے محفوظ رکھا اور اس کی پابندی کی، اُس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کر دیا تو وہ نماز کے سوا کو بہت ضائع کرے گا۔

(المؤطاء لامام مالک، کتاب وقوت الصلاة، الحدیث ۶، ج ۱، ص ۳۵)

اس کے تحت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الجآن لکھتے ہیں: ”یعنی سلطنت کے

کام، ملکی انتظام، نماز کے بعد ہیں، جب نماز کا وقت آجائے تو سارے ہی کام ویسے چھوڑ دو۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ سلطانِ اسلام کو چاہیے کہ رعایا کے دینی حالات سنبھالے صرف دُنیا پر نظر نہ رکھے۔ دوسرے یہ کہ بڑوں کو سنبھالو چھوٹے خود ہی سنبھل جائیں گے اسی لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حُکام کو کُھُصُوصیت سے مخاطب فرمایا۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۳۷۶)

لہذا ماتحت اور نئے اسلامی بھائیوں کو روزِ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا عامل بنانے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس (10) دن کے اندر اندر ذمہ دار کو اس کا رسالہ جمع کرانے، ہر تیس (30) دن میں تین (3) دن کے مدنی قافلے اور دیگر مدنی کاموں اور تنظیمی اُصولوں کا پابند بنانے کے لئے ہمیں خود کو، ذمہ داران کو اور پُرانے اسلامی بھائیوں کو اس کا پابند کرنا ضروری ہے۔

کاش! سیدی و مُرشدی، بانی دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کے یہ ارشاداتِ عالیہ ہمیشہ پیشِ نظر رہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں: ﴿۱﴾ دُوسروں کو تنظیمی اُصولوں کا پابند بنانے کے لئے خود با اُصول بننا ضروری ہے۔ ﴿۲﴾ ترغیب دینے کے لئے سراپا ترغیب بن جائیے۔

دیتا رہوں نیکی کی دعوت چاہتا ہوں استقامت

گزرے یوں ہی عمر ساری عطاری ہوں عطاری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مطلوب کا ملنا کچھ اور ہے

مَنْقُول ہے کہ تقسیم کاری محض افراد میں کام تقسیم کرنے اور انہیں مصروف رکھنے کا نام نہیں بلکہ تقسیم کاری تو یہ ہے کہ باصلاحیت و مخلص افراد سے اہم کام، بہترین معیار کے مطابق کرائے جائیں۔ یاد رہے کہ اصل شے کا ہونا کچھ اور مطلوب کا ملنا کچھ اور ہے۔ ہمیں یہاں تقسیم کاری کے مطلوب کو سمجھنا بے حد ضروری ہوگا کیونکہ جب تک مطلوب پر نظر نہ ہوگی ہم اُس کے تقاضوں کو بھی نہ سمجھ سکیں گے۔ اس بات کو ایک مثال کے ذریعے سمجھئے۔

کپڑوں کے دھبے

آپ نے اپنے کپڑے دھو بی کو دھونے کے لئے دیئے، ان کپڑوں میں کئی جگہوں پر بڑے بڑے دھبے نمایاں نظر آرہے تھے۔ دھو بی کپڑے بہترین دھلائی کے بعد پریس کر کے لے آیا۔ جونہی آپ نے پہننے کے لئے اُن کو کھولا تو وہی دھبے نظر آئے یقیناً آپ اُس سے سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ میرا مطلوب صرف دھونا نہیں بلکہ دھبوں کا صاف کروانا تھا۔ کپڑا تو دھل گیا مگر دھبے جوں کے توں رہے یعنی اصل شے تو مل گئی مگر مطلوب حاصل نہ ہوا۔

تقسیم کاری کا مدنی مقصد

اسی طرح تقسیم کاری کا مدنی مقصد اسلامی بھائیوں کو شب و روز مصروف رکھنا ہی نہیں بلکہ ان سے مدنی کاموں کی ترقی کا حصول مطلوب ہے۔ جن میں مدنی قافلے،

ہفتہ وار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، مدرسۃ المدینہ بالغان اور مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریق کار کے مطابق ماہانہ جدول بنانا اور اس پر عمل کرنا سرِ فہرست ہے۔ اگر آپ اس طرح سے مدنی کاموں کی تَقْوِیْلُص (تَف۔ویض) یعنی سپردگی کریں گے تو طویل المیعاد مدنی کاموں پر تَفْکَر (ت۔فک۔گر) یعنی سوچ و بچار اور اس کی تکمیل کے لیے خوب قُوّت و ہمت بھی پائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

تقسیم کاری کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً تقسیم کاری میں فوائد ہی فوائد اور برکات ہی برکات ہیں۔ اس سے ماتحت اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت، نَعْمُ الْبَدَل (متبادل) کی تیاری، صدقہ جاریہ کی برکت، نئے اور پرانے اسلامی بھائیوں سے رابطوں کی ترقی، تَفَكُّرُ فِی الدِّیْن کے لئے فرصت و وقت کے ساتھ ساتھ مدنی کاموں کو انتہائی خوبصورتی سے پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت بھی حاصل ہوگی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مگر ان اُمور کے حُصُول کے لئے آپ کا تقسیم کاری کے تقاضوں کا پورا کرنا ناگزیر ہے۔

مدنی تربیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جن اسلامی بھائیوں میں مدنی کام تقسیم کریں، ان کی لازماً مدنی تربیت بھی فرمائیں، اس کے لئے آپ کو وقت بھی دینا ہو گا۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ ”لوگوں کی تربیت پر ایک گھنٹہ خرچ کر کے آپ اپنے کئی گھنٹے بچا سکتے ہیں“ غیر تربیت یافتہ اسلامی بھائیوں کو مدنی کام سپرد کرنے کے سبب نہ

صرف مطلوبہ نتائج سے محرومی ہوگی بلکہ آپ کے رنج و غم میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس عمل سے آپ کو اپنے نگران کے سامنے بار بار شرمندہ ہونا پڑے لہذا اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کو احسن طریقے سے سمجھاتے رہیں، اُن کی تربیت فرماتے رہیں اس سلسلے میں ہرگز سستی نہ فرمائیں۔ یقیناً مسلمان کو سمجھانا فائدہ دیتا ہے۔ اللہ رَبُّ الْعَالَمِينَ عَلَّیْہِ پ ۲۷ سُورَةُ الذَّرِیَّتِ کی آیت ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

ہمارے اکابرین (رَحْمَہُمُ اللہُ اُمِّیْن) اپنے ماتحتوں کی تفہیم کس حکمت و تدبیر سے کیا کرتے تھے اس کی ایک حسین جھلک ملاحظہ فرمائیے چنانچہ

تربیت کے مُشکبار مدنی پھول

امیرِ اہلسنّت، پیکرِ علم و حکمت، عالمِ شریعت، شیخِ طریقت، آفتابِ قادریّت، ماہتابِ رضویّت، عاملِ قرآن و سنّت، صاحبِ خوف و خشیت، عاشقِ علیحضرت، امیرِ ملت، مصنفِ فیضانِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلّال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ فیضانِ سنّت جلد 1 تخریج شدہ صفحہ 464 پر ذمہ داران کو تربیت کے بے شمار مُشکبار مدنی پھول عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک روز اطلاع ملی کہ سپہ سالار کے باورچی خانے کا یومیہ خرچ ایک ہزار درہم ہے۔ اس خبر وحشت اثر سے

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت افسوس ہوا۔ اُس کی اصلاح کے لئے انفرادی کوشش کا ذہن بنایا اور اُس کو اپنے یہاں مدعو فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باورچیوں کو حکم دیا کہ پُر تکلف کھانے کے ساتھ ہی جو شریف کا دلیا بھی تیار کیا جائے۔ سہ سالار جب دعوت پر حاضر ہوا تو خلیفہ نے قصداً کھانا منگوانے میں اس قدر تاخیر فرمادی کہ سہ سالار بھوک سے بے تاب ہو گیا۔ بالآخر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے جو شریف کا دلیا منگوا دیا۔ سہ سالار چونکہ بہت بھوکا تھا اس لئے اُس نے جو شریف کا دلیا کھانا شروع کر دیا اور جب پُر تکلف کھانے آئے اُس وقت اس کا پیٹ بھر چکا تھا۔ دانا خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پُر تکلف کھانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، آپ کا کھانا تو اب آیا ہے کھائیے! سہ سالار نے انکار کیا اور کہا کہ حضور! میرا پیٹ تو دلیا ہی سے بھر چکا ہے۔ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، سُبْحَنَ اللّٰہ! دلیا بھی کتنا عمدہ کھانا ہے کہ پیٹ بھی بھر دیتا ہے اور ہے بھی اتنا سستا کہ ایک درہم میں دس (10) آدمیوں کو سیر کر دے! یہ کہہ کر نصیحت کے مدنی پھول لٹاتے ہوئے فرمایا! جب آپ دلیا سے بھی گزرا کر سکتے ہیں تو آخر روزانہ ایک ہزار درہم اپنے کھانے پر کیوں خرچ کرتے ہیں؟ سہ سالار صاحب خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اور اپنے آپ کو زیادہ خرچ کرنے والوں میں داخل نہ کیجئے۔ اپنے باورچی خانے میں جو رقم بے تحاشا صرف کرتے ہیں وہ رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے بھوکوں، حاجتمندوں اور غریبوں کو دے دیجئے۔ مفتی خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انفرادی کوشش نے سہ سالار لشکر کے دل پر گہرا اثر ڈالا اور اُس نے عہد کر لیا کہ آئندہ کھانے میں سادگی اپنائوں گا اور کم

خُرُج سے کام چلاؤں گا۔ (مُغْنِی الْوَاعِظِین، ص ۲۸۹)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدُّ قے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

مدنی تربیت کا قرآنی نسخہ

تربیت کی اہمیت (اہم۔ می۔ یت) یعنی قدر و منزلت اور ضرورت کا اندازہ اس

بات سے لگائیے کہ ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہُ اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس

کے آدابِ ارشاد فرما رہا ہے۔ چنانچہ پارہ ۱۴ سُورۃ نَحْل آیت نمبر ۱۲۵ میں

ارشاد ہوتا ہے۔

تَرْجَمَہُ کُنْزُ الْاِیْمَان : اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ)

کی راہ کی طرف بِلَاؤ پکی تدبیر اور اچھی

نصیحت سے اور اُن سے اس طریقہ پر بحث

کرو جو سب سے بہتر ہو۔

اُدْعُ اِلَی سَبِیْلِ رَبِّکَ

بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

وَجَادِلْہُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ط

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! غیر تربیت یافتہ ذمہ دار اپنی نادانی،

طبیعت کی تلخی کے سبب نیکی کی دعوت کے عظیم مدنی کام کو زبردست نقصان پہنچا سکتا

ہے۔ لہذا اپنے ماتحتوں کو اپنی صحبت سے نوازیں اور اپنے مَجْرُبات اُن میں منتقل کریں۔

یاد رہے! اس سلسلے میں اپنے ذاتی فضائل و قربانیوں کا بیان ریا کاری، عجب و خود پسندی و

خود بینی کے مہلک (مہ۔ لک) یعنی ہلاک کرنے والے مرض میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اس

لئے اَنْسَب (اُن۔ سب) یعنی زیادہ مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر اپنا کوئی واقعہ بیان

کرنا پڑ ہی جائے تو ”ایک مُلغ“ کہہ کر بتانا زیادہ مفید ثابت ہوگا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔
 ماتحت اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت کے لئے پیکرِ علم و حکمت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے لِشِین و حکمت بھرے مدنی تربیت سے مالا مال واقعات سنائیں تاکہ اسلامی بھائی سیکھیں کہ کسی بھی مدنی کام کو کس طرح پایہ تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”تعارفِ امیرِ اہلسنت“ سے بھی استفادہ حاصل کریں^۱ اور وقتاً فوقتاً اپنے نگران کی اجازت سے تربیتی اجتماعات کا انعقاد بھی نہایت مفید رہے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

احساسِ ذمہ داری

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی آپ کے جوش و جذبہ ایمانی میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ جن اسلامی بھائیوں میں آپ مدنی کام تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ اَوَّلًا ان کی صلاحیت اور دُھن کو پیش نظر رکھئے کیونکہ نئے باصلاحیت و دُھنی اسلامی بھائی عموماً زیادہ بہتر مدنی نتائج دیتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھئے! کہ جن کو آپ مدنی کام سپرد کر رہے ہیں، ان کے اوقات کار کو بھی ایک نظر دیکھ لیں کیونکہ کیسا ہی باصلاحیت اسلامی بھائی ہو جب تک وہ وقت نہیں دے گا ہم اُس کی صلاحیتوں سے فائدہ حاصل نہیں کر سکیں گے اور اگر وہ بھی آپ کی طرح کَثِیْرُ الْمَشَاغِلِ ہوئے تو پھر انجام کا اندازہ آپ خود ہی لگا سکتے ہیں۔

مدینہ

۱۔ فیوض و برکاتِ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے نگرانِ شوریٰ کے تحریری بیان کا رسالہ ”فیضانِ مُرشد“ کا مطالعہ اور کیسٹ بیانات ”فیضانِ مُرشد، احسانِ مُرشد، کاملِ مُرشد“ وغیرہ کا سُنا بھی بے حد مفید ہوگا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

جب آپ ایسے اسلامی بھائیوں کو پانے میں کامیاب ہو جائیں، جو باصلاحیت و دھننی اور وقت دینے والے ہوں تو اب آپ انفرادی کوشش، تربیتی اجتماعات اور مدنی مشوروں کے ذریعے مدنی تربیت کے مَرَحَلے میں داخل ہو جائیں۔ سب سے پہلے ان کے اندر ”احساسِ ذمہ داری“ کا جذبہ ابھارنے کی سعی فرمائیں۔ انہیں یہ بات باور کرائیں کہ آپ ہماری نظر میں بااعتماد ہیں۔ جو مدنی کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے، اس کی اہمیت، اس کے دُرست کر لینے کے فوائد اور کمزور یا غلط ہو جانے کے نقصانات نیز تنظیمی ذمہ داری کے اخروی فوائد کا بیان بھی انتہائی مؤثر ثابت ہوگا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنے موقف کو مزید واضح اور پُر دلیل بنانے کے لئے تاریخِ اسلام کے واقعات، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کی دینی خدمات کا بیان، سننے والوں کے مدنی جذبات میں عشق کی آگ بھڑکانے کا کام کرے گا، جس کے نتیجے میں آپ اُن کو مدنی سانچے میں ڈھال سکیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ان باتوں کے مواد کے لئے مکتبۃ المدینہ سے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا کیسیٹ بیان ”راہِ تبلیغ کے پُر سوز واقعات“ اور وہ مدنی مذاکرے کہ جن میں خاص طور پر ذمہ داران کو مخاطب فرما کر آپ نے اہم ارشادات سے نوازا ہے، اُن نکات کو اپنی ڈائری میں محفوظ کر کے مدنی مشورے یا تربیتی اجتماعات میں ذمہ داران تک احسن طریقے سے پہنچائیں۔ مدنی نتائج کا آپ خود ہی مشاہدہ کر لیں گے نیز ”احساسِ ذمہ داری“ اور ”مدنی کاموں کی تقسیم“ نامی کتب (جو کہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ

حاصل کی جاسکتی ہیں) سے بھی استفادہ کرنا مفید ہوگا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

احساسِ ذمہ داری کی ایک مثال

احساسِ ذمہ داری کا جذبہ رکھنے والوں کے انداز ہی کچھ اور ہوتے ہیں۔

مثلاً ایک اسلامی بھائی کی شام کو مکتب سے چھٹی ہوئی وہ جونہی نکلے اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی، اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ کر فون ریسو کیا تو ایک ضروری پیغام تحریر کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ وہ اسلامی بھائی قلم یا پنسل ڈھونڈتے رہے پھر قریب ہی سے کاربن پیپر لے کر ڈسٹ بن (Dust Bin) سے ردی کاغذ نکالا اور زمین سے تیزکا اٹھا کر کاربن پر تحریر کیا جس کا اثر کاغذ پر آ گیا۔

یہ اسلامی بھائی چاہتے تو محض پیغام یاد کر لیتے مگر بھول جانے کا اندیشہ تھا یا کل کسی سبب سے مکتب میں غیر حاضر ہونے کا امکان بھی پیش نظر تھا لہذا احساسِ ذمہ داری کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذہانت و صلاحیت کے ذریعے اپنی مدنی تحریک کے وسیع ترمفاد کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے یہ عمل کیا۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احساسِ ذمہ داری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ، خَلِیْفَةُ الْمُسْلِمِیْنَ، غِیْظُ

الْمُنَافِقِیْنَ، حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احساسِ ذمہ داری کو کون نہیں جانتا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرتِ مبارکہ میں احساسِ ذمہ داری کے بے شمار و بے مثال واقعات موجود ہیں، جن میں سے ایک واقعہ پیش خدمت ہے چنانچہ

حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات بھر مدینہ منورہ (زَادَهَا اللہُ

شَرَفًا وَتَعْظِيمًا) کی روشن و خوشبودار اور مشکبار و ضیاء بار و پُر بہار گلیوں کا دورہ فرما کر اپنی رعایا کی خبر گیری میں مصروف تھے اور ساتھ ہی اس بات پر بھی غور فرما رہے تھے کہ ایران کے مغربی صوبے ”اہواز“ کو فتح کرنے کے لئے لشکرِ اسلام کا سپہ سالار کس کو منتخب کیا جائے۔ غور و فکر کے بعد حضرت سَیِّدُنَا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذہن مبارک میں آیا۔ اس کام کو کرنے کے لئے ان کی صلاحیت و قابلیت کا سوچ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ الغرض حضرت سَیِّدُنَا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلوبہ ہدف کامیابی سے پورا کیا اور مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب ہوئی۔

حضرت سَیِّدُنَا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد فتح مجاہدین میں مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ نہایت قیمتی اور خوبصورت موتیوں کا ہار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرکاءِ لشکر سے مشورہ کیا کہ اگر آپ سب اس بات کی اجازت دیں تو یہ موتیوں کا عمدہ ہار امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطور تحفہ بھیج دوں؟ سب نے بیک زبان اقرار اور خوشی کا اظہار کیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ہار کو صندوقچی میں ڈال کر اپنی قوم کے دو افراد کو روانہ کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن افراد کو امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ کیا اب ان کا واقعہ انہی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

”قبیلہ اشع“ کا وہ شخص بیان کرتا ہے کہ میں اور میرا غلام بصرہ کی طرف روانہ ہوئے، وہاں پہنچ کر ہم نے سفر کے لئے دو سواریاں خریدیں، اس کے لئے

اجازت اور سرمایہ ہمیں حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عنایت کیا تھا۔ ہم نے زادِ راہ اِن پر لا دا اور مدینہ منورہ (زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا) کی طرف روانہ ہو گئے۔

جب ہم وہاں پہنچے تو ہم نے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلاش کیا تو وہ ایک جگہ اپنے عصاء پر ٹیک لگائے، مسلمانوں کو کھلائے جانے والے کھانے کی نگرانی فرما رہے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلام یرفاء کو فرما رہے تھے۔ اے یرفاء: ان لوگوں کے سامنے مزید گوشت رکھو۔ اے یرفاء: ان لوگوں کے سامنے مزید روٹی رکھو۔ اے یرفاء: ان لوگوں کے برتن میں مزید شوربا ڈالو، جب میں اِن کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: بیٹھو۔ میں وہیں عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ میرے سامنے کھانا رکھا گیا میں نے کھانا کھایا۔

جب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے یرفاء دسترخوان اٹھا لو پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل دیئے تو میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے ہولیا۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں داخل ہو گئے تو میں نے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمالِ شفقت سے اجازت عطا فرمادی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالوں کی بُنی ہوئی ایک چٹائی پر بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوا ایسے تکیوں پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جو کھجور کے پتوں سے بھرے ہوئے تھے۔ اِن میں سے ایک تکیہ میری طرف بڑھا دیا تو میں اُس پر بیٹھ گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے پردہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پردے کی طرف دیکھا اور اپنے بچوں کی امی سے ارشاد فرمایا: اے اُمّ کُلثوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہمیں کھانا دیجئے۔

میرے دل میں خیال آیا کہ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لئے کوئی خاص کھانا تیار کروایا ہوگا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچوں کی امی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے تیل میں تلی ہوئی ایک روٹی جس پر سالن کی جگہ نمک رکھا ہوا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کی۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: آؤ کھانا کھاؤ میں نے تعمیلِ حکم کے طور پر چند ایک لقمے لے لئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانا کھایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کھانے کا انداز ایسا دلربا تھا کہ میں نے کبھی کسی کو اس عمدہ انداز میں کھاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں پانی پلاؤ، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سٹو کا ایک بھرا ہوا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پہلے مہمان کو پلاؤ۔ میں نے پیالہ پکڑا اور تھوڑے سے سٹو نوش کئے۔ میں نے محسوس کیا کہ جو سٹو میں نے اپنے لئے تیار کروائے ہیں وہ اس سے کہیں بہتر اور عمدہ ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیالہ پکڑا اور سٹو نوش فرمائے۔ اور یہ دُعا پڑھی: ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَاشْبَعَنَا وَسَقَانَا وَارْوَانَا“ (ترجمہ) ”شکر ہے اُس اللہ عزّوجلّ کا جس نے ہمیں کھلایا اور سیر کیا، پلایا اور سیراب کیا۔“

اس کے بعد میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک مکتوب لیکر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہاں سے؟ میں نے عرض کیا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں سلمہ بن قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے خط اور اُس

کے قاصد کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ لشکرِ اسلام کے متعلق کچھ بتائیے۔ میں نے عرض کی یا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِیْنَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمنا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اسلامی لشکر کو فتح و نصرت سے ہمکنار کیا۔ میں نے جنگ میں پیش آنے والے واقعات بالتفصیل پیش کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفصیلات سُن کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے ہم پر بے انتہا اپنا فضل و کرم فرمایا! پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارا البصرہ سے گزر رہا؟ میں نے عرض کی ہاں یا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِیْنَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوچھا: مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ میں نے بتایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ خیریت سے ہیں۔ دریافت فرمایا: بازار میں اشیاء صرف کے نرخ کیسے ہیں؟ عرض کی: چیزیں بہت سستی ہیں۔ پوچھا گوشت کا کیا بھاؤ ہے؟ گوشت عربوں کی مرغوب غذا ہے۔ جب تک گوشت ناملے تو انہیں تسلی نہیں ہوتی۔ میں نے بتایا گوشت تو وافر مقدار میں دستیاب ہے۔

پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس صندوق کی طرف دیکھا جو میں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ پوچھا یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ عرض کیا، جب ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُشمن پر غلبہ دیا تو ہم نے مالِ غنیمت بَیْع کیا۔ حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ہار دیکھا تو لشکر سے پوچھا: اگر یہ ہار تم میں تقسیم کر دیا جائے تو کسی کا کچھ نہ بنے گا۔ اگر تم بخوشی مجھے اجازت دے دو تو میں یہ ہار امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بطور تحفہ بھیج دوں۔ سب نے کہا ہاں ضرور بھیجئے، ہم خوش ہیں۔ یہ کہہ کر وہ صندوق میں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کر دی۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے

دیکھا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سُرخ، زرد اور سبز رنگ کے چمکتے ہوئے نگینوں پر پڑی تو غصے سے آگ بگولہ ہو گئے اور فرمایا: ابھی ابھی جا کر اس ہار کو مجاہدین میں تقسیم کر دو اور سُنو! آئندہ کبھی بھی ایسا نہ کرنا۔ (کتب تاریخ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جانیے! یہ ہے

احساسِ ذمہ داری کہ اتنی بڑی سلطنت کی فرمانروائی، سارے مسلمانوں کی پیشوائی، مگر اس کے باوجود بنفسِ نفیس مہمانوں کی خیر خواہی کی نگرانی، کھانے اور اُٹھنے بیٹھنے میں سادگی، نئے آنے والے کی حوصلہ افزائی اور ملاقات میں عاجزی و انکساری، سلطنتِ اسلامی کی بہتری و ترقی کے لئے فکر مندی، لوگوں کے احوال سے آگاہی اور تحفہ ملنے پر خفگی (خ۔ ف۔ گی) یعنی ناراضگی۔

کاش! یہ حکایت ہمارے اندر احساسِ ذمہ داری کا جذبہ پیدا کر دے اور ہم بھی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کا جذبہ لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی کاموں کو بہتر انداز میں کرنے والے بن جائیں۔

وقت کی قدر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب آپ اپنے اسلامی بھائیوں میں مدنی کام

کی اہمیت کا احساس پیدا کرنے کی سعی کریں تو اُس وقت یہ بات بہت اہم ہوگی کہ ان میں وقت کی اہمیت کو اُجاگر کیا جائے تاکہ ہمارے سارے معاملات و معمولات بروقت ہو سکیں۔ اگر وقت کے ضائع ہونے کا احساس نہ ہو تو تقسیم کاری، نعم البدل کی تیاری وغیرہ کی ساری کوششیں رائیگاں جاسکتی ہیں۔

افسوس ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو وقت کی اہمیت سے نا آشنا ہے اور اس اہم ترین نعمت (وقت) کو فضولیات میں برباد کرتی ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”دو نعمتیں ہیں جن میں لوگ بہت گھائے میں ہیں تندرستی اور فراغت۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج ۳، ص ۱۰۵، الحدیث: ۵۱۵۵)

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ”سوتے ہوئے کو جگانا آسان مگر جاگے ہوئے کو جگانا مشکل ہے۔“

آپ نے بارہا ملاحظہ کیا ہوگا کہ کئی لوگ اُٹھنے کے باوجود کافی دیر تک بستر نہیں چھوڑتے، غسل خانے میں گھنٹوں نکال دیتے، کھانا کھاتے وقت بہت زیادہ وقت لیتے، کافی دیر آئینے کے حضور حاضری دیتے ہیں، کہیں چائے پینے بیٹھے تو فضول و لغو گفتگو مثلاً ملکی و سیاسی حالات، میچوں پر تبصرے وغیرہ میں گھنٹوں وقت کا ضیاع کرتے ہیں۔ ایسے افراد کی بھی کمی نہیں جو غیبت، چُغلی، مَوَسیقی، بَدگُمائی، دل آزاری، تہمت و بہتان، مخلوط تفریح گاہ و ہوٹل، ٹی وی وغیرہ پر فلمیں ڈرامے، کھیل کود کے غیر شرعی پروگرام دیکھ کر وقت جیسی عظیم نعمت کو برباد کرتے اور اپنی دُنیا و آخرت کا

نقصان اُٹھاتے ہیں۔ لہذا ہمیں وقت کی قدر و منزلت کے پیش نظر اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی و رضا کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ مگر آہ!

دِنِ لہو میں کھونا تجھے، شبِ صبح تک سونا تجھے

شرمِ نبی خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (عزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعَزَّوَجَلَّ)

ہمارے اسلاف کے نزدیک وقت کی بہت اہمیت تھی۔ چنانچہ

صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عاجزی

رسولِ انور، شاہِ بحر و بر، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”میں اُس

دن بہت زیادہ شرمندہ ہوتا ہوں کہ جس دن کوئی نما یاں کام سرانجام نہیں دے پاتا اور

میرے عمل میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ (قیمۃ الزمن عند العلماء (ترجمہ و تلخیص) ص ۱۶)

حیرت انگیز حادثہ

حضرت سیدنا ثعلب نخوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ

آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) جُمُعہ کے دن عصر کے بعد نکلے، ہاتھ میں ایک کتاب تھی، جسے

راستے میں دیکھتے ہوئے چلے جا رہے تھے کہ ایک گھوڑا ان سے ٹکرا گیا، جس کی وجہ

سے گر پڑے، سر میں شدید چوٹ آئی اسی حالت میں انہیں گھر لے جایا گیا اور

دوسرے دن ان کا انتقال ہو گیا۔ (قیمۃ الزمن عند العلماء (ترجمہ و تلخیص) ص ۲۴)

روٹی کے بجائے کیک نہ کھانا کھاتے

حضرت سیدنا ابن عقیل عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْخَلِیْلِ اپنے کھانے کا وقت بہت معمولی رکھتے، کیک، نماسادہ کھانے کو روٹی کی نسبت اس لئے پسند فرماتے کہ روٹی کے چبانے میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ (قیمۃ الزمن عند العلماء (ترجمہ و تلخیص) ص ۳۲)

حضرت سیدنا محمدؐ ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْفَوَی فُضُولِیَات وَلَعُویَات میں وقت ضائع کرنے والوں کی صُحْبَت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(قیمۃ الزمن عند العلماء (ترجمہ و تلخیص) ص ۳۶)

حضرت سیدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنی فرماتے ہیں کہ میں نے صوفیاء کرام (رَحْمَتُ اللہ) کی صُحْبَت اختیار کی۔ اُن کے دو جملوں سے بہت فائدہ حاصل کیا ایک یہ کہ ”الْوَقْتُ سَیْفٌ فَإِنْ لَمْ تَقْطَعْهُ قَطَعَكَ“ یعنی وقت وہ تلوار ہے اگر تم اس سے نہ کاٹو گے تو یہ تمہیں کاٹے گا، اور دوسرا جملہ ”نَفْسُكَ إِنْ شَغَلَتْهَا بِالْحَقِّ وَالْأَشْغَلَتْكَ بِالْبَاطِلِ“ یعنی اپنے نفس کو حق کے ساتھ مشغول کر، ورنہ وہ تمہیں باطل کے ساتھ مشغول کر دے گا۔ (قیمۃ الزمن عند العلماء (ترجمہ و تلخیص) ص ۱۵)

ہمارے علماء کرام وقت کی اہمیت کا احساس بیدار کرنے کے لئے سُوْرَةُ الْعَصْرِ بیان کرتے ہیں چنانچہ پارہ ۳۰ میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: اس زمانہ محبوب کی قسم بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۖ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

”خَزَائِنُ الْعُرْفَانِ“ میں دوسری آیت کے تحت خلیفہ اعلیٰ حضرت

مفسر قرآن، صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: اس کی عُمر جو اس کا رَأْسُ الْمَال ہے اور اصل پونجی ہے وہ ہر دم گھٹ (کم

ہو) رہتی ہے۔ (خزائنُ العُرفان، ص ۱۰۸۲)

امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی کا قول ہے کہ میں نے سُورَةُ الْعَصْرِ

کا مطلب ایک برف فروش سے سمجھا، جو بازار میں صد اگارا ہاتھا کہ رحم کرو اس شخص پر

کہ جس کا سرمایہ گھلتا جا رہا ہے، رحم کرو اس شخص پر جس کا سرمایہ گھلتا جا رہا ہے اُس کی

یہ بات سن کر میں نے کہا: یہ ہے وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ کا مطلب،

عمر کہ جو زندگی انسان کو دی گئی ہے وہ برف کے گھلنے کی طرح تیزی سے گزر رہی ہے،

اس کو اگر ضائع کیا جائے یا غلط کاموں میں صرف کر دیا جائے تو انسان کا خسارہ ہی

خسارہ ہے۔ (تفسیر الکبیر، ج ۱، ص ۲۷۸)

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ اور وقت کی قدر

ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی دامت برکاتہمُ العالیہ کو

انتہائی کم وقت میں بہت بڑی کامیابی نصیب ہوئی اور چار دانگِ عالم میں آپ کی دینی

خدمات کا شہرہ پھیل گیا۔ اس کی وجوہات میں ایک نمایاں وجہ وقت کی قدر بھی ہے۔

آپ (دامت برکاتہمُ العالیہ) نے اپنے شب و روز کو ایک مدنی مقصد کے حصول

کے لئے بہترین انداز میں تقسیم کیا۔ نماز، اذکار، اوراد و وظائف، بیانات، مطالعہ،

روزوں کا تسلسل، نوافل کی کثرت، مدنی مشورے، مدنی مذاکرے، سحری،

افطار، مُریدین و مجاہدین و متعلقین اور علماء و صلحاء سے ملاقات، تحقیقی و دقیق مسائل میں مفتیانِ کرام کی معاونت و مشاورت، مکتوبات کے جوابات، مریضوں کی عیادت، اہل خانہ کی ضرورت، بچوں کی مدنی تربیت، تحریری کام، سونا، جاگنا، ذمہ داران کی اصلاح کے لئے مختلف تحریرات، بازپُرس، دلجوئی، حوصلہ افزائی، مستقبل کے اہداف کا تفکر اور روزمرہ زندگی کے بے شمار معمولات کو مختلف اوقات میں تقسیم کر کے اس پر استقامت سے عمل آپ کا طرز امتیاز ہے۔

آپ کی دینی و تنظیمی کامیابیوں اور کامرانیوں کی بہترین مثال (تادمِ تحریر) 66 ممالک میں ”دعوتِ اسلامی“ کا پیغام اور 35 سے زائد شعبوں کے قیام کے ساتھ ساتھ شہرہ آفاق عظیم و ضخیم تصنیف ”فیضانِ سنت“، بارہ (12) رسائل کا مجموعہ ”نماز کے احکام“، ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ اور مختلف فقہی، قبر و آخرت، طب اور دیگر سینکڑوں موضوعات پر سینکڑوں بیانات اور مدنی مذاکرے اور ہزار ہا صفحات پر مشتمل تحریری مواد بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہِ

تُو فیضانِ رضا الیاس قادری

تُو ضیاء کی ضیاء الیاس قادری

وقت کی اہمیت کو سمجھنے کے لئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُنفرد،

انمول، جگمگا تار سالہ ”انمول ہیرے“ کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

ضیاعِ اوقات کے چند امور

﴿۱﴾ بے جا ٹیلیفون (موبائل) کا استعمال

﴿۲﴾ لوگوں سے غیر ضروری میل جول

﴿۳﴾ فُضُول کلام کی عادتِ بد

﴿۴﴾ اپنے روزِ مرہ کے معمولات کا جائزہ نہ لینا

﴿۵﴾ خلوت نشینی سے اجتناب

﴿۶﴾ جلد بستر نہ چھوڑنے کا مرض

﴿۷﴾ ”پھر کبھی“ والا مزاج

﴿۸﴾ اپنی ذات میں تنظیم کی کمی

﴿۹﴾ اپنے جذبات پر قابو نہ ہونا

﴿۱۰﴾ گرد و پیش کے ماحول اور لوگوں کی ذہنی سطح کو سمجھنے کی صلاحیت کا نہ ہونا

﴿۱۱﴾ ہر کام کو خود ہی کرنے کا جذبہ بے جا

﴿۱۲﴾ کسی سے کچھ سیکھ کر یا اوروں کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کے بجائے ہر

چیز کا خود تجربہ کرنا

﴿۱۳﴾ مقبول بننے کا شوق بے جا

﴿۱۴﴾ طے شدہ وقت پر کام ختم نہ کرنا

﴿۱۵﴾ زیرِ دباؤ رہنا

﴿۱۶﴾ خواہ مخواہ پریشان رہنا

﴿۱۷﴾ وقت کی کمی کا رونا روتے رہنا وغیرہ۔

سُستی اور غفلت (سُتائل)

مدنی کاموں کی تقسیم کے بہترین اور عمدہ نتائج کے حصول میں ایک بڑی رُکاوٹ تساہل (ت۔ سا۔ ہل) یعنی سُستی و غفلت بھی ہے۔ یاد رکھئے! تساہل ایک مُؤذی (مُؤذی) یعنی تکلیف پہنچانے والا مرض ہے جس کا اپنی ذات سے دُور کرنا بے حد ضروری ہے۔ اس مرض سے غیر ذمہ داری کے جراثیم پرورش پاتے ہیں، جس کے سبب سخت تنظیمی نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔

آپ ہی ذمہ دار ہیں

ایک شخص کو گھر کی نگہداشت کی ذمہ داری دی گئی، وہ رات کو چوہا جلتا چھوڑ کر سو گیا۔ رات آگ نے پورے گھر کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اب اگر وہ کہہ دے کہ میں کیا کرتا میں تو سویا ہوا تھا، مجھے کیا معلوم آگ کس طرح لگ گئی۔ یقیناً اس کا یہ عُذر قبول نہیں کیا جائیگا بلکہ اس کو یہ بات باور کرائی جائیگی کہ آپ پہلے آگ بجھاتے پھر سوتے۔ کاش! غفلت و سُستی سے چھٹکارا نصیب ہو جائے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ۔ ترجمہ: اے اللہ عزّوجلّ میں کمزوری و سُستی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تَوَازُن (ت۔ وا۔ زُن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات قابلِ غور ہے کہ مدنی کام اور تنظیمی اختیارات میں توازن کا ہونا ناگزیر ہے۔ عدم توازن کے باعث آپ کا ماتحت عدم اعتماد، جلد تھکن، معاذ اللہ عزّوجلّ بددیانتی اور پھر زبردست ناکامی کا نمونہ بن سکتا ہے

لہذا حسبِ ضرورت وسائل و اختیارات کا ہونا بہت اہم عمل ہے۔ اس کے لئے آپ کا مناسب وقفہ، نرمی و شفقت، تدبیر و حکمت سے مدنی انداز میں پوچھ گچھ انتہائی مفید ثابت ہوگی۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

حوصلہ افزائی

جن اسلامی بھائیوں میں آپ مدنی کام تقسیم کریں، وقتاً فوقتاً ان کی حوصلہ افزائی کو اپنی عادت بنائیں۔ ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے اسی اندازِ دلنشین کی برکت ہے کہ آج ہمیں ہر طرف ”دعوتِ اسلامی“ سے وابستہ لاکھوں اسلامی بھائی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کے مقدس جذبے کے تحت مصروفِ عمل نظر آ رہے ہیں۔

ایک مرتبہ بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے کسی ذمہ دار نے اپنی مدنی تحریک کے مفاد میں بہترین کام سرانجام دیا تو میرے شیخِ طریقت، پیکرِ علم و حکمت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے نا صرف خود اُن کی فون پر حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ بعض ذمہ داران کو بھی ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔ اس عمل سے نہ صرف ان کی حوصلہ افزائی ہوئی بلکہ مدنی کاموں کی رفتار میں بھی مزید اضافہ ہو گیا۔

اعتماد

جن اسلامی بھائیوں کو آپ نے مدنی کام سپرد کیا ہے۔ اُن پر اس طرح اعتماد فرمائیں کہ آپ کے ماتحت کو بھی اس بات کا بخوبی اندازہ ہو نیز اُنہیں باہمی مشاورت سے فیصلہ کرنے کے بھی مواقع دیں۔ بار بار کی مُداخِلَت، تقسیمِ کاری

میں نقصان کا باعث بن سکتی ہے اور اس معاملے میں اہم ترین بات یہ بھی ہے کہ اُن کی رائے سے قبل اپنی رائے یا فیصلے کا اعلان نہ فرمائیں۔ اس صورت میں آپ اپنے اسلامی بھائیوں کی رائے سے محروم اور اُن کا اعتماد بھی مجروح کر سکتے ہیں۔

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو اس معاملے میں انتہائی کامل و اکمل پایا ہے۔ شیخ طریقت دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ کئی مدنی مشوروں میں شرکت کی سعادت پائی تو یہ بات بخوبی دیکھی کہ آپ کسی موضوع کو بیان فرما کر سب سے پہلے اسلامی بھائیوں کی رائے معلوم کرنے کی کوشش فرماتے اور پھر اُن کے مشوروں کے مثبت و منفی پہلوؤں پر سیر حاصل کلام کرتے پھر عِنْدَ الصَّر ورت اپنا عِنْدِ یہ بیان فرماتے ہیں۔ اس طرح ہر اسلامی بھائی کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ مدنی کام ہمارے مشورے سے شروع ہوا ہے اور یوں اعتماد کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔

آپ کا تعاون

جو مدنی کام آپ نے سپرد کیا ہے، ہو سکتا ہے کہ اسلامی بھائیوں کو اس معاملے میں آپ کی ابتداء بہت زیادہ مشاورت کی حاجت رہے، لہذا اگر آپ نے وقت نہ دیا تو ممکن ہے کہ وہ دل برداشتہ ہو جائیں یا کوئی بہت بڑی غلطی کر بیٹھیں۔ اس لئے آپ کو کئی بڑی پریشانیوں سے بچنے کے لئے اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کو باسانی و دستیاب ہونا پڑیگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں شوری و کابینات و مجالس کے ابتدائی ایام یاد ہیں۔ جن میں امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی گونا گوں (گو۔نا۔گوں)

مصرفیات کو ترک کر کے ہمیں مسلسل مدنی مشوروں سے نوازا۔ رات دن آپ نے اپنے تجربات اور مشوروں کو منتقل کرنے میں صرف کر دیئے اور آج بھی اہم ترین اُمور میں آپ کی دستیابی اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ (یعنی سورج سے زیادہ روشن) ہے۔ یقیناً امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ تقسیم کاری اور اُس کے تقاضوں کو سمجھنے اور پورا کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔

اب میری نگاہوں میں چٹپٹا نہیں کوئی
جیسے میرے عطار ہیں ایسا نہیں کوئی
تَجْرِبَہ بھی ہو جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ضروری نہیں کہ ابتداء ہی آپ کو آپ کے معیار کے اسلامی بھائی مل جائیں، آپ کی نرمی، محبت و شفقت و مدنی تربیت اور اُن کی اطاعت و صلاحیت و دُھن ایک نہ ایک دِن انہیں نہ صرف تجرِبَہ کار بلکہ معیار کی طرف بھی لے آئے گی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

آسان وضاحت

مدنی کاموں کی تقسیم کا انداز اِس قدر واضح اور آسان ہو کہ آپ کے اسلامی بھائیوں کو ان اُمور کی انجام دہی کے لئے بار بار آپ کی بارگاہ میں حاضری نہ دینی پڑے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو آپ پہلے ہی کی طرح مصروف اور آہستہ آہستہ اِس کام میں اِس قدر شامل ہو جائیں گے کہ بلا واسطہ وہ کام آپ ہی کے سر آ جائیں گے۔ لہذا نہایت ہی واضح، آسان و مؤثر انداز میں مدنی کام تقسیم کریں۔

آپ جن اسلامی بھائیوں کو جس شعبے کی ذمہ داری سپرد کر رہے ہیں، اُن کی اُس شعبے سے متعلق کیا معلومات ہیں، کیا تربیت ہے، اسے کنفرم کریں کیونکہ اگر آپ یہ خیال کریں کہ اس کام کے حوالے سے آپ کی اور اُن کی ذہنی سطح برابر ہے تو یہ شاید غلط فہمی ہوگی۔ آپ کو اُن کی تفہیم کے لئے ابتدائی نکتے سے مدنی تربیت کا آغاز کرنا ہوگا نیز جو مدنی نتائج مطلوب ہیں، اُن کی واضح لفظوں میں وضاحت فرمائیں مثلاً اہداف اور اس کی مدّت تکمیل، طریق کار و اختیارات اور کن کن مدنی کاموں کا کب کب کرنا ضروری ہے اور اس کی کارکردگی ماتحتوں سے لینے اور نگران کو پیش کرنے کا طریق کار کیا ہوگا؟ پھر ان کی زبانی ان تمام باتوں کو سن بھی لیں تاکہ جو کچھ کی ہو وہ ہاتھوں ہاتھ پوری ہو سکے۔

فوائد کے بجائے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً مدنی کاموں کو تقسیم کرنے میں فوائد ہی فوائد ہیں لیکن بعض اُمور ایسے بھی ہیں جن کا ارتکاب فوائد کے بجائے نقصانات کی طرف دھکیل سکتا ہے مثلاً

(۱) کسی کو اُس کی طاقت و ہمت سے زیادہ کام دینا۔

(۲) مدنی مشوروں کا نہ ہونا یا عرصہ دراز کے بعد ہونے کے نتیجے میں پوچھ گچھ کے نظام کا کمزور ہونا۔

(۳) اپنے اسلامی بھائی پر بے جا تنقید، نکتہ چینی اور دل آزاری کرنے والا رویہ اختیار کرنا۔

(۴) اہداف، اس کی مُدّت تکمیل اور صلاحیتوں کو مد نظر رکھے بغیر تقسیم کاری کرنا۔

(۵) اپنے مدنی مشوروں میں کسی ذمہ دار کی غلطی کو ہدف بنا کر بار بار اُس کو شرمندہ کرنا۔

(۶) پوچھ گچھ اور مدنی تربیت جیسے اہم مدنی کام کو کسی غیر تربیت یافتہ کے ہاتھ میں دے دینا۔

(۷) اپنے ماتحت ذمہ دار سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات میں بد اخلاقی کا مظاہرہ کرنا۔

تقسیم کاری کی مضبوطی کا بہترین ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! کہ بد اخلاقی تقسیم کاری کے عملِ خیر کو

شدید نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ بات آپ بخوبی جانتے ہوں گے کہ دینِ اسلام کے عروج و ترقی اور ترویج و اشاعت میں حُسنِ اخلاق کی بہاریں شامل ہیں۔ ہمارے

پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ، شبِ اسری کے دُولہا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ایسا شفقت و محبت بھرا مبارک رویہ تھا کہ

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نہایت چاہت و اُلفت و رغبت کے ساتھ آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سونپے ہوئے کام بڑھ چڑھ کر بہتر سے بہتر انداز میں کر گزرنے کے لئے

ہر وقت بیقرار رہتے۔ لہذا حُسنِ اخلاق کا اختیار کرنا، تقسیم کاری کے عمل کو مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر ثواب کی نیت سے چند آیات

وروايات و حکایات پیش خدمت ہیں۔

سَرکارِ والا تَبَّار، شہنشاہِ اَبْرار، مَلِکِ مدینے کے سَردار بَعطائے پُروردگار دُعا لَعْم

کے مالِک و مُختار عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے قرآنِ پاک پارہ ۲۹ سُورۃ قَلَمِ آیت نمبر ۷ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک

تمہاری خُوبُو (خُلُق) بڑی شان کی ہے

اس آیتِ مبارکہ کے تحت ”خزائن العرفان“ میں ہے کہ اُمُّ الْمُؤْمِنِین

حضرت سَیدِتنا عائشہ صَدِیقَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ”سَیِّدِ دُو عَالَمٍ، نُورِ مُجَسَّم، سَرَّایَا جُود و کَرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُلُق قرآن ہے۔“

تیرے خُلُق کو حق نے عظیم کہا تری خُلُق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالقِ حُسن و ادا کی قسم
(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعَزَّوَجَلَّ)

اس قدر اعلیٰ ترین اخلاق کے مالک ہونے کے باوجود سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا فرمایا کرتے۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ
ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے میری صُورت تو اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی
اچھے کر دے۔

(المسند لامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن مسعود، الحدیث ۳۸۲۳، ج ۲، ص ۶۶)

مَقْصِدِ بَعَثَ

رَحِمْتَ عَالَمٍ، نُورِ مُجَسَّم، رَسُوْلِ مُکَرَّم، سَرَّایَا جُود و کَرَم

صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مَکَارِمِ اَخْلَاقِ وِمحاسِنِ اَفْعَالِ کی تکمیل کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۶۸۹۵، ج ۵، ص ۱۵۳)

نیکی حَسَنِ اخلاق کا نام ہے

رحمتِ عالم صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ ”اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ یعنی نیکی، حَسَنِ اخلاق کا نام ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والادب، باب تفسیر البر والاثم، الحدیث ۲۵۵۳، ص ۱۳۸۲)

اخلاقِ حسنہ

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن پاک میں اپنے محبوب، دانا ئے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُن اخلاقِ حسنہ کا بیان فرماتا ہے کہ جن کی بدولت خصوصیت کے ساتھ صحابہ کرام علیہم الرضوان، آپ صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب رہنا اور ارشاداتِ عالیہ پر عمل کرنا پسند کرتے تھے چنانچہ پارہ ۴ سُورۃ ال عمران آیت نمبر ۱۵۹ میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ
لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

اس آیتِ کریمہ سے اندازہ لگائیے کہ اگر ہم اسلامی بھائیوں کے ساتھ بدسلوکی و بداخلاقی، بات بات پر ان کی تضحیک و تذلیل کریں، مشورہ لیں اور نہ ہی حوصلہ افزائی کریں تو ماتحت اسلامی بھائی کس طرح مدنی کاموں کو دھن کے ساتھ کر سکے گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجددِ دین و ملت، پروانہٴ شمعِ رسالت، عاشقِ ماہِ نبوت، باعثِ خیر و برکت الحاج، الحافظ، القاری، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ”حداائقِ بخشش“ شریف میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

دُشمنوں کی آنکھ میں بھی پُھول تم

دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم

ہلکی پھلکی عبادت

رحمت والے آقا، مکے مدینے والے مصطفیٰ، سب کے حاجت روا و مشکل

گشاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ دلکشا ہے: ”کیا میں تمہیں آسان ترین اور جُسم کے لئے ہلکی پھلکی عبادت نہ بتاؤں؟ وہ ہے ”خاموشی اور حُسنِ خُلق۔“

(الصمت لابن ابی دنیا، الحدیث ۲۷، ج ۷، ص ۴۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ

ایک روایت میں یوں ہے کہ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض

کی گئی کہ یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بندوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے

زیادہ محبوب کون ہے؟ ارشاد فرمایا ”جو اخلاق میں سب سے اچھے ہوں۔“

(صحیح ابن حبان، الحدیث ۴۸۶، ج ۱، ص ۳۵۲)

دُعائے مُصطفیٰ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رحمتِ عالم، نبی مکرم، حبیبِ ربِّ اکرم عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ
دُعا فرمایا کرتے۔ ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سَوْءِ
الْاَخْلَاقِ ترجمہ: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ میں تیری پناہ مانگتا ہوں مُنافرت (لوگوں سے نفرت
کرنا)، مُنافقت سے اور بُرے اخلاق سے۔“

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، الحدیث ۱۵۶۶، ج ۲، ص ۱۳۰)

ساری بھلائیاں اور ساری بُرائیاں

ان آیات و احادیث کی وضاحت سے اندازہ لگائیے کہ ساری کی ساری
بھلائیاں حُسنِ اخلاق میں اور ساری کی ساری بُرائیاں بد اخلاقی میں پوشیدہ ہیں۔ جس
طرح حُسنِ اخلاق کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوتی اور عزت ملتی ہے
اسی طرح بد اخلاقی لوگوں کی نظر سے گراتی اور بے عزت کراتی ہے۔ اب جو
(نادان) ذمہ دار ماتحت کی نظروں میں گر جائے تو وہ بھلا کس طرح تقسیم کاری کے
بھرپور مدنی نتائج حاصل کر سکے گا۔ لہٰذا انگران و ذمہ دار کو ہر اُس عادت سے اجتناب
کرنا چاہیئے کہ جس سے اُس کے ماتحت اسلامی بھائیوں میں مُنافرت
(مُ-نَافَرَت) یعنی نفرت پھیلے اور وہ دُور بھاگیں یا اُس کی بات محض منصب اور
دُنیوی اغراض و مقاصد کے حُصول کے لئے مانیں۔ اگر ایسا ہوا تو ہم ”دعوتِ اسلامی“
کے مدنی کاموں کی رُوحانی برکات سے محروم اور استقامت کھو سکتے ہیں۔

اے کاش! ہمیں فرائض و واجبات و سُنَن و مُستحبات کے ساتھ ساتھ حُسنِ
اخلاق کی برکات اور زبان کا زبردست قفلِ مدینہ نصیب ہو جائے۔ ہم سنجیدہ اور

باوقار بن کر اسلامی بھائیوں میں مدنی کاموں کی تقسیم اور اس کے تقاضوں کو بجالائیں
تو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقیوں کی وہ مدنی بہاریں دیکھنا نصیب ہوں گی
کہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

رَفْتار کا، گفتار کا، کردار کا دے دے
ہر عُضْو کا دے مجھ کو خُدا قُفْلِ مدینہ (عَزَّوَجَلَّ)

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

تقسیم کاری کا عمل حُسنِ اخلاق کے بغیر کامل نہ ہوگا

تقسیم کاری کے عمل کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ
جسے مدنی کام سپرد کیا جا رہا ہے اُس کو نہ صرف اُس مدنی کام بلکہ اُس تقسیم کرنے والے
سے بھی پیارا اور محبت ہو اور یقیناً یہ حُسنِ اخلاق کے بغیر ممکن نہیں۔ آہ! کاش! ایسا کر م
ہو کہ ہمیں خُلقِ عظیم سے حصّہ نصیب ہو جائے۔

ترا خُلق سب سے اعلیٰ	ترا حُسن سب سے پیارا
فدا تجھ پہ سب زمانہ	مدنی مدینے والے (صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)
اے حبیبِ ربِّ باری	ہے گُنہ کا بوجھ بھاری
تُمہیں حشر میں پُھڑانا	مدنی مدینے والے (صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)
میں اگرچہ ہوں کمینہ	ترا ہوں شہمہ مدینہ
مجھے سینے سے لگانا	مدنی مدینے والے (صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)
یہ مریض مر رہا ہے	ترے ہاتھ میں شفاء ہے
اے طیب! جلد آنا	مدنی مدینے والے (صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

میری عادتیں ہوں بہتر بنوں سُنّتوں کا پیکر
مجھے متقی بنانا مدنی مدینے والے (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)
تری سُنّتوں پہ چل کر مری روح جب نکل کر
چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)
یہ کرم بڑا کرم ہے ترے ہاتھ میں بھرم ہے
سرِ حشر بخشنا مدنی مدینے والے (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)
(مُغِیْلانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

بَلَدِ حوصلہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آپ میں یہ حوصلہ ہونا چاہئے کہ آپ کا ماتحت اگر کوئی غلطی کر بیٹھے تو اُسے نظر انداز کر دیں یا پھر اُس پر ڈالنے کے بجائے اپنے اوپر لے لیں۔ اگر اپنے اندر اس طرح کا حوصلہ پیدا کیا تو آپ دیکھیں گے کہ آپ ہر دلعزیز بن جائیں گے اور ماتحت اسلامی بھائی خود اعتمادی پا کر از خود اغلاط سے احتراز کرنے لگیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا یہ ارشاد اپنی گرہ سے باندھ لیجئے ”جو کار سرک پر چلتی ہے اُسی کو حادثہ پیش آتا ہے۔ جو گھوڑا دوڑتا ہے وہی گرتا ہے“، اسی طرح جو کام کرتا ہے وہی غلطی کرتا ہے۔“ آپ شفقت بھرا نرم انداز ہی رکھئے۔

بقاء کے انمول موتی

اگر آپ واقعی اسلامی بھائیوں سے مدنی فوائد حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ اُن کی صلاحیتوں کا جائزہ اور مدنی مرکز کے سُنہری اُصولوں کے مطابق اُن کی مدنی تربیت کرنا چاہتے ہیں تو اپنی شخصیت کے خول سے باہر نکل کر مدنی کاموں کی غرض و غایت کے پیش نظر اُن کے ساتھ مدنی مرکز کے دیئے ہوئے جدول کے مطابق وقت گزاریں۔ اُن سے تنظیمی اُمور پر سوالات کریں اور اُن کے مسائل سُنیں، اگرچہ اس عمل میں انتہائی نفس کشی اور مشقّت بھی ہے لیکن موتی بھی اُسی غوطہ خور کو ملتے ہیں جو سُمندر کی تہہ میں جاتا ہے۔ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ایک مکتوب کا اقتباس (اق۔ت۔ب۔س) پیش خدمت ہے۔

فرماتے ہیں ”نایاب موتی غوّاص (غوّ۔ واصل) یعنی غوطہ خور ہی کو ملتے ہیں، سطحِ آب پر اُبھرتے ہوئے مُمانّشی بلبُلّوں کے صُرف نظارے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، آپ گہرائی میں جائینگے تو اُن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بقاء کے انمول موتی بھی پائیں گے۔ (از مکتوب امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

اپنے ذمّے بھی کام رکھنے ہوتے ہیں

میرے وہ اسلامی بھائی! جن کے ذمّے شوری و کابینات کی رُکنیت کی اہم ذمہ داری ہے، اس بات کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں کہ آپ جو مدنی کام تقسیم کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے کوئی مناسب اسلامی بھائی نظر بھی نہیں آ رہا تو اس کو فی الحال اپنے ذمّے ہی رکھیں۔ کیونکہ اگر وکیل کو ڈاکٹری سوئپ دیں تو نتیجہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں لہذا

صرف اپنا بوجھ کم کر کے دوسروں کے کاندھے پر وزن ڈال دینے کا نام تقسیم کاری نہیں بلکہ یہ تو ایک مطلوب کا حصول ہے۔

مدنی اُصولوں کی مُحَافَظَت

مدنی تحریک کے مدنی اُصولوں کی مُحَافَظَت آپ ہی کی ذمہ داری ہے۔ ہر ایک کو تبدیلی کا اختیار نہیں دیا جاسکتا۔ اُصول و ضوابط کی پاسداری کسی بھی تحریک یا ادارے کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے لہذا اس کی محافظت بھی انتہائی اہم ہے۔ اُصول سے متعلق امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے ایک مکتوب کا اقتباس (اق۔ت۔باس) پیش کرتا ہوں۔

چنانچہ فرماتے ہیں ”دعوتِ اسلامی اللہ عزوجل کی رضا کے لئے میدانِ عمل میں آئی ہے اور رضائے الہی عزوجل پانے کے لئے قلت و کثرت کی کوئی حیثیت نہیں۔ زہے قسمت! اخلاص و اخلاق اور صلاح و تقویٰ کی دُرستی میسر آجائے یہی نور ان شاء اللہ عزوجل مایوسیوں کی تاریکیوں اور وحشتوں کی اندھیروں کا جگر چاک اور مُحَالَفَت کے کوہِ مَحَن (یعنی غم کے پہاڑ) کو پاش پاش کر کے رکھ دے گا۔ کاش! ہماری نظر ”اسباب“ کے بجائے خالقِ اسباب پر جمی رہے۔ اُصولوں پر جما رہنا اور اپنے ضمیر کا سودا نہ کرنا ہی ہمارے اُسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا وتیرہ (شیوہ) رہا ہے۔“

(از مکتوبِ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

جن اسلامی بھائیوں کو آپ نے براہِ راست مدنی کام تقسیم کئے ہیں ان کے حوصلے بلند رکھنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس کام کو کسی اسلامی بھائی کے سپرد نہ کریں۔

اَہَمُّ اُمُور

ہمیں ہمارا مدنی مرکز بعض ایسے اہم و حُسنِاس مدنی کام سپرد کرتا ہے کہ وہ بھی کو کرنا مناسب ہوتے ہیں۔ ان اہم ترین معاملات کو تَفْوِیض (سپرد) کرنے سے نہ صرف مدنی مرکز کا اعتماد مجروح بلکہ ”دعوتِ اسلامی“ کو بھی ناقابلِ تلافی نقصان کا اندیشہ ہے۔ بالخصوص ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے براہِ راست ملنے والے مبارک کام کو تو انتہائی سعادت مندی تصور کرتے ہوئے، اُن کی توقعات سے بڑھ کر اور بہتر انداز سے کر کے اُن کے دریافت کرنے سے قبل ہی اگر ممکن ہو تو کارکردگی بنفسِ نفیس حاضر ہو کر پیش کرنا، دُنیا و آخرت کی کامرانیاں سمیٹنے کے مترادف ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں توفیق نصیب کرے اور اگر تفویض کئے ہوئے کام میں دُشواری پیش آئے تو فوراً سے پیش تر حاضری دے کر اُس کے حل کی صورت نکالیں ورنہ اگر خدا نخواستہ مدنی کام نہ ہوایا تاخیر کا شکار ہوا تو کہیں بربادی ہمارا مقدر نہ بن جائے۔ آہ!

سدا پیرو مُرشد رہیں مجھ سے راضی

کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یا الہی (عَزَّوَجَلَّ)

(وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

اَہَمُّ ذِمَّہ داریاں

آپ کی اہم ذِمَّہ داری کی وجہ سے جن اسلامی بھائیوں کا براہِ راست آپ سے تعلق ہے، اُن کی فرداً فرداً کارکردگی لینا، براہِ راست مُعاونت کرنا اور اُن کے سپرد

کئے گئے مدنی کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے یاد دہانی اور مناسب وقفے سے پوچھ گچھ (Follow up) کرنا، آپ کی اہم ذمہ داری ہے، اس کا تفویض کرنا بھی کسی صورت مناسب نہیں۔

حوصلہ شکنی کی نحوست

کسی ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو نہایت شاندار کام سرانجام دے سکتا تھا لیکن وہ زندگی بھر کوئی نمایاں کام محض اس وجہ سے نہ کر سکا کہ جب وہ بچہ تھا تو بار بار اُس کی حوصلہ شکنی کی جاتی اور اُسے بے وقوف ہو، احمق ہو، کی آوازوں سے واسطہ پڑتا رہتا تھا۔ اُس کا بیان ہے کہ جب کوئی اہم کام اُسے ملتا تو اُس کی کمزوری کی تصویر اُس کے ذہن کے پردے پر کھینچ جاتی اور یوں وہ محسوس کرتا کہ وہ اس کی اہلیت و قابلیت نہیں رکھتا۔ اس طرح حوصلہ شکنی کی نحوست کے سبب وہ اپنی زندگی میں کوئی نمایاں کام نہ کر سکا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ نادان ذمہ داران جو اپنے ماتحتوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے حوصلہ شکنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اُن کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ اس طرح نہ صرف اسلامی بھائیوں کی صلاحیتیں ضائع ہوتیں بلکہ تقسیم کاری کا عمل بھی بے حد متاثر ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی اسلامی بھائی کی خود اعتمادی کا چراغ بجھ جائیگا تو وہ کس طرح آپ کے سپرد کئے ہوئے مدنی کاموں کو بخسن و خوبی بروقت سرانجام دے سکے گا۔ لہذا اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی اس طرح کریں کہ وہ خود اعتمادی پا کر آپ کے دیئے ہوئے مدنی کاموں کو خوب عُمَدگی سے بجالا سکیں۔

خود اعتمادی کی فضا

ساحلِ سمندر پر ایک جھونپڑا واقع تھا اور غروبِ آفتاب کا وقت تھا۔ غروب ہوتے ہوئے سورج نے اندھیرے میں ڈوبتی ہوئی دُنیا سے پوچھا ”ہے کوئی میری جگہ لے سکے؟“ اس سٹائے میں جھونپڑی کے اندر جلتے ہوئے چراغ نے کہا ”ہاں میں کوشش کروں گا۔“

یاد رہے! اگر آپ واقعی اسلامی بھائیوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا اور اُن کے اندر خود اعتمادی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اُن کی شخصیت کو اجاگر کرنے اور پوشیدہ صلاحیتوں کے دروازے کھٹکھٹانے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس سلسلے میں ان کی عدم موجودگی میں بھی ان کی جائز تعریف کریں۔ کامیاب نگران اپنی نمایاں کارکردگی کا سہرا اپنے ماتحت کے سر باندھتا ہے۔

میرے عظیم قائد، رہنما، رہبر، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا وتیرہ (وَتِیْرَہ) یعنی شیوہ ہے کہ آپ اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں کوئی اسلامی بھائی کیسی ہی پریشانی لئے حاضر ہو، آپ چند کلماتِ حکیمانہ کے ذریعے اُس کو خود اعتمادی کا پہاڑ بنادیتے ہیں۔ آپ کا یہ جملہ بارہا سنا ہے کہ ”آپ سمجھدار ہیں، آپ خود کر لیں گے“، بعض اوقات فرماتے ہیں ”آپ خود کر لیں اگر نہ ہوں تو میں حاضر ہوں“ اس طرح سننے والے کو حوصلہ ملتا اور جب یہ محسوس کرتا ہے کہ میرے بڑوں کو مجھ پر اعتماد ہے تو وہ اُس مدنی کام کو بہتر انداز پر کرنے کے لئے جان لڑا دیتا ہے۔

ایسا بھی ہوا کہ کوئی اسلامی بھائی مدنی کام کی انجام دہی میں غلطی کر گیا۔ لیکن میرے آقا، شیخِ طریقت دامت برکاتہم العالیہ نے وہاں بھی حوصلہ افزائی کی ایسی

مثالیں قائم فرمائیں کہ ان مناظر کو دیکھ کر آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ آپ بارہا فرماتے ہیں ”جو گاڑی سڑک پر چلتی ہے اُسی کو حادثہ پیش آتا ہے“۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلاحتوں کے مطابق تقسیم

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کام کرنے کا انداز یقیناً کامل و اکمل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیئے ہوئے اُصولوں پر عمل آج بھی جاری ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”کسی ایسے شخص کو کوئی ایسا کام سپرد نہ کیا جائے کہ جس کے کرنے کی اُسے رغبت نہ ہو اور جس کے بارے میں وہ پوری طرح مطمئن نہ ہو (سوائے مجبوری کے) تاکہ کارکردگی بہتر ہو۔“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تقسیم کاری کے عمل کو بہتر بنانے اور اس سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے ایک اور اہم تقاضا یہ بھی ہے کہ صلاحتوں کے مطابق تقسیم کی جائے۔ یعنی اسلامی بھائیوں کی دلچسپی، تجربہ بات اور قابلیت کے مطابق انہیں مدنی کام سپرد کیا جائے۔ تاکہ مدنی نتائج کی بہتری کے ساتھ ساتھ اُس کی تنظیمی صلاحتوں کو بھی مدنی نکھار نصیب ہو۔

نہر کا بہاؤ

ایک نہر تیزی سے بہتے ہوئے قُرب و جوار کی بستیوں میں تباہی مچا رہی تھی۔ بستی والوں کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ اگر بہاؤ کا یہی حال رہا تو سب برباد ہو جائیں گے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے بستی میں تین گروہ ہو گئے۔ پہلے گروہ نے اپنی تمام تر قوت اور اسباب پانی کے بہاؤ کو روکنے میں صرف کر دیئے مگر کامیابی حاصل نہ ہو سکی

کیونکہ یہ پانی کو ایک جگہ سے روکتے تو وہ دوسری طرف سے بہہ نکلتا، پریشر کے سبب مزید تباہی بڑھتی۔ دوسرے گروہ نے یہ طے کیا کہ اس کا سرچشمہ (منع) تلاش کیا جائے تاکہ اُسے بند کرنے سے اس نہر کا زور کم ہو اور نقصان سے محفوظ رہا جاسکے۔ سرچشمہ تو مل گیا مگر ایک سوتا (نکاس) بند کیا جاتا تو دوسرے سوتے (یعنی نکاس) سے پانی خارج ہونے لگتا اور یوں نہر کی تباہ کاریوں کا سلسلہ جاری رہا۔ تیسرے گروہ کا مَدَنی ذہن بنا ہوا تھا، اُس نے دونوں گروہوں سے عبرت حاصل کی، نہر کو روکنے کی کوشش کی نہ سوتے بند کئے بلکہ انہوں نے اُس نہر کے بہاؤ کو حسبِ منشاء راہ پر لگا کر اُس کا رخ بنجر زمینوں اور قابلِ زراعت کھیتوں کی جانب پھیر دیا اور جگہ جگہ ضرورت کے لئے پانی کے تالاب بنادیئے نتیجہ یہ نکلا کہ ساری زمین سبزہ زار بنی اور ہر طرف ہریالی ہی ہریالی آگئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح ہمیں بھی اسلامی بھائیوں کو اُن کی قابلیت

واہلیت اور دل چسپی کے بہاؤ کو دیکھتے ہوئے تَذَبُّر اور حکمت کے ساتھ مَدَنی کام سپرد کرنے چاہئیں۔ چنانچہ منقول ہے: ”لِكُلِّ فِیْ رِجَالٍ یَعْنِیْ ہِرْفَنَ کے مرد ہوتے ہیں۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ۱۹ حروف کی نسبت سے ۱۹ اَمَدَنی پھول

(۱) مشکلاتِ انسان کو تباہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ بنانے کے لئے آتی ہیں۔

(۲) مسائل میں الجھنے اور خوفزدہ ہونے کے بجائے اُن کے حل کے لئے وسائل

کو بہتر طور پر استعمال کیجئے۔

(۳) وقت ایک نعمت ہے جو ہر انسان کو برابر، برابر دی گئی ہے۔

(۴) بڑا آدمی وہ ہے جو اپنا سارا وقت ضروری کاموں میں صرف کرے۔

- (۵) کوشش ہماری متاع (سرمایہ) ہے۔
- (۶) ہمت ہارنا اپنی ڈکٹری سے نکال دیں۔ (امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)
- (۷) مشکل کاموں سے جی چُرانے کے بجائے چیلنجر کو قبول کریں۔
- (۸) یکسوئی کے تصور کو سمجھئے اور حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔
- (۹) ناکامی سے مایوس نہ ہوں۔ مشہور فاتح تیمور لنگ چیونٹی کی بار بار ناکامی کی بدولت کامیابی کے راز سے آشنا ہوا تھا۔
- (۱۰) کمرہ امتحان میں جو کام ہم تین (3) گھنٹے میں کر لیتے ہیں وہ عام طور پر 3 دن میں بھی مشکل ہے اس کی وجہ وقت کی تعیین (تعیین) یعنی مخصوص کرنا ہے۔
- (۱۱) ہر کام کے لئے وقت کی حدود مُعَيَّن (مُعَيَّن) (مُعَيَّن) یعنی مقرر کیجئے۔
- (۱۲) کسی چھوٹی سی کامیابی کے بعد خرگوش کی طرح مت ہو جائیے ورنہ کچھوا اپنے عمل مسلسل سے آگے نکل جائے گا۔
- (۱۳) جو کام بھی کریں اس میں توازن، توازن اور تسلسل ضرور برقرار رکھیں۔
- (۱۴) تساہل (غفلت و سستی) ایک بیماری اور انتہائی نقصان دہ نشہ ہے۔
- (۱۵) تساہل، سست روی، اور تاخیر اور ”پھر کبھی“ ہمارے دشمن ہیں۔
- (۱۶) ذمہ دار کی شخصیت کا غیر منظم ہونا بھی معاملات میں الجھاؤ اور فیصلوں میں تاخیر کا باعث ہوتا ہے۔
- (۱۷) اپنے پرائم ٹائم (خصوصی اوقات) میں اپنے پرائم کام (خصوصی کاموں) کا تعین کیجئے۔
- (۱۸) ”کل کریں گے“ یہ ایک دھوکا ہے۔
- (۱۹) پیر پر اعتراض، مُرید کی صلاحیتوں کا دشمن ہے۔

افرادِ قوت کا سَمْنَدَر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کی شب و روز کی کمائی کا ثمرہ ہے کہ اس وقت دعوتِ اسلامی میں افرادی قوت کی کوئی کمی نہیں اور محبین کا تو شمار ہی نہیں۔ شعبہ زندگی کے کم و بیش ہر طبقے کا فرد دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہے اور ان میں ایک بہت بڑی تعداد کو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت کی سعادت بھی حاصل ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ صلاحیتوں کے مطابق مدنی کام کی تقسیم عمل میں لائی جائے اور پھر اس کے تقاضوں کو پورا بھی کیا جائے۔ آج ہمارے انتہائی اہم ترین ذمہ دار مدنی کاموں میں اس قدر مصروف ہو گئے ہیں کہ اب انہیں مدنی تحریک کے دُور رس معاملات پر غور کرنے اور بہتر سے بہتر حکمتِ عملی اپنانے اور جو مدنی کام ہمارے سپرد ہیں، اُن کی کارکردگی کا بغور جائزہ لیکر ان میں مزید بہتری پیدا کرنے یا کمزوریوں کو دور کرنے نیز مدنی مرکز کے جدول پر کما حقہ عمل کرنے کا خاطر خواہ وقت نہیں ملتا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اس عظیم افرادی قوت کو کام میں لائیں، ان کی مدنی تربیت کریں، ان میں مدنی کام تقسیم کریں۔ یقیناً ہم سب کام خود نہیں کر سکتے البتہ جو کام خود ہی کرنے کے ہیں یا جن کا تقسیم کرنا ”دعوتِ اسلامی“ کے لئے نقصان کا باعث ہو سکتا ہے وہ خود ہی کرنا ہوں گے تاکہ ہمیں کسی قسم کی تنظیمی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس راہِ تقسیم میں تجربات اور انتخاب میں ناکامی بھی ہو سکتی ہے لہذا اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مکتوب کا اقتباس پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”ہمارا منصب کام کر کے دکھانا نہیں، جُہدِ مسلسل کئے جانا ہے یقیناً ناخن تدبیر، گرہ تقدیر کو کھولنے سے قاصر ہے، جو مقسوم و مقدر ہے وہ ہو کر ہی رہے گا۔“

ہمت ہارنا چھوڑ دیں

ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص خوب تفتیش و غور و خوض کے بعد اپنی لختِ جگر یعنی بیٹی کی شادی کر دیتا ہے اگر اس کی بیٹی کو بد قسمتی سے طلاق ہو جائے تو وہ گھر بٹھانے کے بجائے دوبارہ بیاہ دیتا ہے۔ بات صرف سمجھانے کے لئے ہے۔ آئیے! ہم امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے ”سفرِ دعوتِ اسلامی“ پر غور کریں کہ آپ نے رکنِ اسلامی بھائیوں پر اعتماد کر کے اُن کو مدنی کام تفویض کئے مگر جو کچھ واقعات رُو نما ہوئے، وہ ہم سے پوشیدہ نہیں مگر قربان جائیے! ان کی ہمت، حوصلہ اور بلند وبالا عزمِ بالجزم پر کہ آپ کی تقسیم کاری کا سلسلہ اب تک جاری و ساری ہے۔

دُعا سے غفلت نہ برتیں

حالات و واقعات ناموافق (مُـ وارفق) یعنی دُرست نہ ہونے کی صورت میں دل چھوٹا کرنے، حوصلہ ہارنے اور اُلٹی سیدھی تدبیریں اختیار کرنے کے بجائے دُعا کی طرف توجہ کریں۔ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں ”دُعا سے غفلت نہ برتی جائے، ہم مصلحتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں، ”بڑوں“ کی خوشامدیں کرتے نہیں تھکتے مگر سب سے بڑے اور حقیقی کارساز، ربِّ بے نیاز عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دل کی اتھاہ گہرائیوں کے ساتھ رُجوع لانے میں کوتاہی کر جاتے ہیں حالانکہ دُعا تقدیر بدل دیتی ہے۔ سخت حاجت کے وقت ذمہ دارانِ مل کر ”ختمِ غوثیہ“ وغیرہ پڑھ لیں ”صلوٰۃ الاسرار“ شریف کا سلسلہ شروع ہو جائے نمازِ حاجت کی ترکیب ہو تو مدینہ مدینہ.....

(از مکتوب امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

قابلِ توجہ

ہمیں اپنے آپ کو مدنی تحریک کے لئے جُزُو لا یُنْفَک (وہ حصہ جو علیحدہ نہ ہو سکے) نہیں سمجھنا چاہئے اور ہماری یہ سوچ ہرگز نہیں ہونی چاہئے کہ میں ہی بہتر کام کر سکتا ہوں۔ اگر ہم نے اپنی مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کو اپنے سے بہتر نعم البدل دینے کے لیے کوشش نہ کی اور ایسے اسلامی بھائی آگے نہ لاسکے جو ہماری جگہ آکر ”دعوتِ اسلامی“ کو فائدہ پہنچائیں تو کیا ہم اس ذمہ داری کا حق ادا کر رہے ہیں؟

آہ! میرا کیا بنے گا؟

آخر میں میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ڈوبے ہوئے مکتوب کا اقتباس پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

چنانچہ فرماتے ہیں: تمام اسلامی بھائی مجسمِ خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنے رہیں، دل لگا کر اخلاص کے ساتھ ”دعوتِ اسلامی“ کا مدنی کام کرتے رہیں۔ اگر کوئی اچھا کام آپ کے ہاتھوں سرانجام پا جائے تو اپنا کمال تصور کرنے کے بجائے رُحُص ربِّ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ کی عطا جانیں۔ اُس (عَزَّوَجَلَّ) کی بے نیازی سے توجہ نہ ہٹائیں، ابلیس نے (ایک روایت کے مطابق) 80 ہزار برس عبادت کی مگر تکبر کر کے بد بخت کافر ہو گیا۔ بَلْعَم بنِ باعوراء اور ابنِ سقاء بہت بڑے علماء گزرے ہیں مگر انجامِ کار ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ آہ! آہ! آہ! ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کیا ہے؟ تشویش! تشویش! سخت

تشویش! کی بات ہے۔ یا اللہ عزَّوَجَلَّ ہماری مغفرت فرما۔ اَمِینِ بِجَاهِ النَّبِیِّ

اَلْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا
قبر و حُشْر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا
تار بن گیا ہوتا مُرشدی کے گرتے کا
مُرشدی کے سینے کا بال بن گیا ہوتا
آہ! کثرتِ عصیاں! ہائے خوف دوزخ کا
کاش! اس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی غلامی اور دعوتِ اسلامی پر

اِسْتِقَامت عطا فرمائے، بلاِ حساب مغفرت فرما کر جَنّت الفردوس میں امیرِ اہلسنّت دامت

برکاتہم العالیہ کے ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس عطا فرمائے اور ہمیں

دُنیا و آخرت کی ذِلّت و رسوائی و زوالِ نعمت سے محفوظ فرمائے۔ ہماری، ہمارے ماں

باپ اور ساری اُمّت کی مغفرت فرمائے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا سایہ عافیت با

عافیت ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم فرمائے اور ان کی بنائی ہوئی مجالس اور ان کے

نگرانوں بالخصوص مرکزی مجلسِ شوریٰ کی اطاعت، اخلاص و استقامت کے ساتھ

نصیب فرمائے۔ اَمِینِ بِجَاهِ النَّبِیِّ اَلْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ ومراجع

- (۱) قرآن مجید کلام باری تعالیٰ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
- (۲) کُنْزُ الْإِيمَانِ فِي تَرْجَمَةِ الْقُرْآنِ اَلْجَمْعُ ت احمر رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
- (۳) التَّفْسِيرُ الْكَبِيرُ امام فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ دار احیاء التراث العربی بیروت
- (۴) خزائن العرفان سید نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۲۷ھ ضیاء القرآن کراچی
- (۵) صَحِيحُ مُسْلِمٍ امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفی ۲۶۱ھ دار ابن حزم بیروت
- (۶) الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ دار الکتب العلمیہ بیروت
- (۷) مؤطا امام مالک امام مالک بن انس متوفی ۱۷۹ھ دار المعرفہ بیروت
- (۸) سُنَنُ أَبِي دَاوُدَ امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ دار احیاء التراث العربی
- (۹) صحيح ابن حبان الحافظ محمد بن حبان متوفی ۳۵۳ھ دار الکتب العلمیہ بیروت
- (۱۰) اَلْمُسْنَدُ لِإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ دار الفکر بیروت
- (۱۱) الصمت لابن أبي الدنيا امام ابو بکر عبداللہ بن محمد القرشی متوفی ۲۸۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت
- (۱۲) فِرْدَوْسُ الْأَخْبَارِ حافظ شیرویہ بن شہر دار دہلی متوفی ۵۰۹ھ دار الفکر بیروت
- (۱۳) مِرْآةُ الْمَنَاجِيحِ مفتی احمد یار خان نعمی متوفی ۱۳۹۱ھ ضیاء القرآن کراچی
- (۱۴) قيمة الزمن عند العلماء (تلخیص) برکات المدینہ کراچی
- (۱۵) حقائق بخشش اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ مکتبہ المدینہ کراچی
- (۱۶) ارمان مدینہ حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری مکتبہ المدینہ کراچی

مَدَنی مشورے کی اہمیت و افادیت پر مشتمل مَدَنی گلدستہ

مَدَنی مشورے کی اہمیت

اس رسالے میں ہے؛

☆ مَدَنی مشورے کے فوائد

☆ مشورہ کرنا سنت ہے

☆ امیرِ اہلسنت و امت برکاتہم العالیہ کے مَدَنی مشورے کا انداز

☆ مَدَنی مشورے کو موثر بنانے والے مَدَنی پھول

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُروُد شریف کی فضیلت

اللہ عزوجل کے محبوب، دانا، غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا فرمانِ پُر نور ہے: ”مجھ پر درود شریف پڑھ کر اپنی مجالس آراستہ کرو کہ تمہارا دُرو پاک پڑھنا بروز قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔“

(فردوس الاخبار، الحدیث ۳۱۴۸، ج ۳، ص ۴۱۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

تقسیم کار اور نعم البدل کی خوبصورت تدبیر

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے کام باہم مشورے سے سرانجام دینے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہوئے مسلمانوں کے مشورے سے کام کرنے کو پسندیدگی کے طور پر ذکر فرمایا، اور جس سورہ مبارکہ میں ان کے مشورے کا فعل مذکور ہوا ہے اس کا نام ہی سورۃ الشوریٰ رکھا گیا چنانچہ پارہ 25 سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 38 میں ارشاد فرمایا گیا:

وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: اور ان کا کام ان

(پ ۲۵، الشوریٰ: ۳۸) کے آپس کے مشورے سے ہے۔

مشورہ کرنے کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے کہ اللہ عزوجل نے

اپنے محبوبِ کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ

ترجمہ کنزالایمان: اور کاموں

(پ ۴، ال عمران: ۱۵۹)

میں اُن سے مشورہ لو۔

اس آیت کی تفسیر میں خزائن العرفان میں ہے کہ اس میں ان کی دلداری

بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنت ہو جائے گا اور آئندہ امت اس سے نفع اٹھاتی رہے گی۔

حضرت سیدنا حسن بصری اور ضحاک رحمہما اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ اللہ

تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرنے کا حکم اس وجہ سے نہیں دیا کہ اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ان کے مشورہ کی حاجت ہے بلکہ اس لئے کہ انہیں مشورے کی فضیلت کا علم دے اور آپ کے بعد آپ کی امت مشورہ کرنے میں آپ کی اقتداء اور اتباع کرے۔

(تفسیر قرطبی، الجزء الرابع، ص ۹۲)

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام ابن عدی اور امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مشورے سے مستغنی ہیں لیکن اللہ عزوجل نے مشورے کو میری امت کے لئے رحمت بنا دیا ہے۔

(روح المعانی، ج ۴، ص ۱۰۷)

مشورے کے فوائد

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے اور اس میں کسی مسلمان شخص سے مشورہ کرے اللہ تعالیٰ اسے درست کام کی ہدایت دے دیتا ہے۔ (تفسیر درمثور، ج ۷، ص ۳۵۷)

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ہے ”کوئی قوم جب بھی آپس میں مشورہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ اسے ان کی افضل رائے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔

(الجامع لا حکام القرآن، الجزء الرابع، ص ۱۹۳، ط.)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وفات ظاہری کے بعد قبیلہ بنو ثقیف (جو آخر الاسلام قبل سے تھا) نے ارتداد کا ارادہ کیا اور حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ کیا جو ان میں لائق اطاعت، سمجھدار شخصیت تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”عرب والوں میں سب سے آخر میں اسلام قبول کر کے سب سے پہلے مرتد ہونے والے نہ بنو۔“ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس مشورے سے انہیں نفع دیا (اور وہ اسلام پر ثابت قدم رہے)۔ (العقد الفريد، ج ۱، ص ۶۶، ط.)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے استخارہ کیا وہ ناسرور ہوگا اور جس نے مشورہ کیا وہ نادم نہیں ہوگا اور جس نے میانہ روی کی وہ کنگال نہیں ہوگا۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث ۶۶۲۷، ج ۵، ص ۷۷)

مشورہ کرنے والا درستى پاتا ہے

کہا جاتا ہے کہ جسے چار چیزیں دی گئیں اس سے چار چیزیں نہیں روکی

جائیں۔

- (1) جسے شکر کرنے کی توفیق ملی اس سے مزید عطا منع نہیں کی جاتی۔
- (2) جسے توبہ کی توفیق دی گئی اس سے قبولیت نہیں روکی جاتی۔
- (3) جس نے استخارہ کیا اس سے خیر نہیں روکی جاتی۔
- (4) جس نے مشورہ کیا اس سے صواب و درستی نہیں روکی جاتی۔

(المستطرف، ج ۳، ص ۲۴۸)

خود رائی عقل کی دشمن

کسی دانا سے پوچھا گیا کونسی چیز عقل کی زیادہ مَوَدّ اور کونسی زیادہ مُضَرّ ہے۔
کہا، عقل کے لئے زیادہ مفید تین چیزیں ہیں۔

- (1) علماء کرام سے مشورہ کرنا۔ (2) امور کا تجربہ ہونا۔ (3) کام میں ٹھہراؤ سلجھاؤ ہونا اور زیادہ مضربھی تین چیزیں ہیں۔ (1) خود رائی (2) نا تجربہ کاری (3) جلد بازی۔

(العقد الفريد، ج ۱، ص ۲۶)

پسند کا معاملہ

منقول ہے کہ جب آدمی اللہ تعالیٰ سے استخارہ، دوستوں سے مشورہ اور اپنی عقل سے خوب غور و خوض کرنے کے بعد کوئی امر سرانجام دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس

کا معاملہ اس کی پسند کے مطابق کر دیتا ہے۔ (المستطرف، ج ۳، ص ۲۴۸)

فرمانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، مجددِ دین و ملت، امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان

علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”امت کے لیے فائدہ مشورہ یہ ہے کہ تلاحقِ اَنظار و افکار (یعنی نظریات کے باہم ملنے) سے بارہا وہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ صاحبِ رائے کی نظر میں نہ تھی۔“ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۱۸، ص ۴۹۱)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دینی و دنیاوی امور میں مشورے کی بڑی اہمیت و ضرورت اور نفع اندوزی و برکت ہے۔ ایک شخص کی رائے اس کچے دھاگے کی مثل ہے جس سے کوئی وزنی چیز نہیں اٹھائی جاسکتی مگر جب مشورے کے ذریعے چند آراء مل گئیں تو اس مضبوط رسی کی طرح ہو گئیں جس سے بھاری چیزیں بھی باندھ کر اٹھائی جاسکتی ہیں۔ چنانچہ شخص واحد کی رائے کے مقابلے میں مشورے کے ذریعے انتخاب کردہ رائے درستی و صواب تک پہنچنے میں زیادہ کارگر رہتی ہے اور اگر بالفرض وہ (منتخب رائے) مقصود و مطلوب تک نہ بھی پہنچائے اور نتیجے میں درستی نہ بھی حاصل ہو تو بھی مشورہ کرنے والا شرمندگی و ندامت اور طعنہ زنی و ملامت سے محفوظ و مامون رہتا ہے کیونکہ معاملہ سب کی رائے سے طے پایا تھا۔

یہاں ایک اعرابی کا قول بہت درست واقع ہوتا ہے کہ کوئی مددگار مشورے سے بڑھ کر قوی نہیں کیونکہ مشورے کے بعد کوئی کام سرانجام دینے سے ناکامی و نقصان کی صورت میں مشورہ دینے والے مُہْمَد و مُعَاوِن ہو کر نقصان پورا کرنے میں ساعی ہوتے ہیں وگرنہ بغیر مشورے کے کسی کام کی انجام دہی سے ناکامی کی صورت میں بے یاری و مددگاریِ خجالت و شرمندگی اور جگ ہنسائی کا سامنا ہو سکتا ہے۔

نیک بخت کون؟

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو بندہ مشورہ لے وہ کبھی بد بخت نہیں ہوتا اور جو بندہ خود رائے اور دوسروں کے مشوروں سے مستغنی (یعنی بے پرواہ) ہو وہ کبھی نیک بخت نہیں ہوتا۔ (الجامع لاحکام القرآن، الجزء الرابع، ص ۱۹۴)

إِنَّ اللَّيْبَ إِذَا تَفَرَّقَ أَمْرُهُ فَتَقَّ الْأُمُورَ مُنَاطِرًا وَمُشَاوِرًا
وَأَخَوِ الْجَهَالَةِ يَسْتَبْدُّ بِرَأْيِهِ فَتَرَاهُ يَعْتَسِفُ الْأُمُورَ مَخَاطِرًا
(۱) عقل مند کا معاملہ جب متفرق ہو (کرا لہجہ) جاتا ہے تو وہ غور و فکر اور مشورہ کرتے ہوئے اس کی جہتوں کو یقیناً واضح کر لیتا ہے۔

(۲) اور جاہل و ناتجربہ کا راہی رائے کو ترجیح دیتا ہے، پس تو دیکھتا ہے کہ وہ خطرے میں پڑتے ہوئے اپنے کام بغیر سوچے سمجھے کر گزرتا ہے۔

خود رائی کا نقصان

کہا جاتا ہے، ”جس نے اپنی رائے کو بڑا جانا بہک گیا۔“

(الجامع لاحکام القرآن، الجزء الرابع، ص ۱۹۲)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”جس نے اپنی رائے کو کافی جانا وہ خطرے میں پڑ گیا۔“ (المستطرف، ج ۳، ص ۲۴۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے خود رائے (یعنی اپنی رائے کو بڑا جاننے والا) عبرت حاصل کرے اور عاجزی اختیار کرتے ہوئے مشورے کو تیرہ بنائے کہ

یہی ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مبارک خلق اور پاکیزہ سنت ہے۔

مشورہ کرنا سنت ہے

ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم باوجودیکہ مشورے سے مستغنی تھے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مشورہ کر کے ان کی حوصلہ افزائی فرماتے اور ان کے مناسب مشورے بخوشی قبول فرما لیتے جس کی روشن مثالیں غزوہٴ اُحزاب (غزوہٴ خندق) میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پر خندق کھود کر اور غزوہٴ اُحد میں میدان میں جنگ کرنا وغیرہ ہیں۔

مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عاجزی و انکساری کی خوشبوؤں سے مہکتا اور مشورے کی برکتیں لٹاتا ایک واقعہ ملاحظہ ہو جو غزوہٴ بدر کے موقع پر پیش آیا۔ چنانچہ

جنگی تدبیر اور مشورہ

غزوہٴ بدر میں مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وادی بدر کے پہلے کنویں پر پہنچ کر وہاں قیام فرمایا تو حضرت خباب بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استفسار کیا، یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہاں قیام کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے اور ہم اس سے آگے یا پیچھے نہیں جاسکتے یا محض جنگی چال اور حربی نکتہ نظر سے اس مقام کا انتخاب فرمایا ہے؟ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ محض جنگی تدبیر کے لحاظ سے میری رائے ہے۔ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پھر (میرے خیال میں) یہ جگہ قیام کے لئے بہتر نہیں، بلکہ مناسب خیال فرمائیں تو آگے تشریف لے چلئے کہ تمام کنویں

ہمارے پیچھے رہ جائیں اور ایک کنویں کے سوا تمام کنویں پاٹ دیجئے۔ اور اس ایک کنویں پر حوض بنا کر (پانی جمع کر لیجئے)۔ پھر ہم جہاد کریں گے اور پانی پیئیں گے جبکہ دشمن نہ پی سکیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمادے۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے بہت پسند فرمائی اور اسی پر عمل فرمالیا۔ (دلائل النبوة للبيهقي عليه الرحمة، ج ۳، ص ۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صحابہ

کرام علیہم الرضوان کے مشوروں اور آراء کی خوب قدر افزائی فرماتے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اس قدر دانی و شفقت، نرمی و رحمت اور مناسب مشورہ قبول فرمانے والی مبارک خصلت کی ڈھارس سے دل کھول کر اپنی رائے کا اظہار کر لیا کرتے چنانچہ حضرت سیدنا خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس خلقِ حسن کی برکتیں لوٹتے ہوئے اپنی رائے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں پیش کر دی جسے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے قبول فرما کر اپنے غلام حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتنا بڑا اعزاز عطا فرمایا کہ اپنی انتخاب فرمودہ جگہ ترک کر کے ان کی رائے پر عمل فرمالیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معزز و مکرم اسلاف کرام علیہم الرضوان بھی

اپنی تمام تر صواب اندیشی و عمدہ فکری کے باوجود رسولِ کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اتباع میں اپنے ماتحت اصحاب سے مشورہ فرمایا کرتے۔

سید ناصد یق اکبر رضی اللہ عنہ کے مشورے

حضرت قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں ہے کہ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی ایسا امر درپیش ہوتا جس میں اہل فقہ ورائے کے مشورے کی ضرورت ہوتی تو آپ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور مہاجرین و انصار کے چند اور حضرات علیہم الرضوان کو بلا لیتے (اور ان سے مشورہ فرماتے)۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے

امام زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک مجلس جوان و عمر رسیدہ علماء سے بھری ہوتی تھی بسا اوقات ان سے مشورہ کرتے تو فرماتے "تم میں سے کسی کو اس کی کم عمری مشورہ دینے سے نہ روکے کیونکہ علم کا مدار کم یا زیادہ عمر پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے علم سے نواز دیتا ہے۔"

(مصنّف عبدالرزاق، ج ۱۰، ص ۳۶۳)

خليفة کا چناؤ بھی مشاورت سے

امام و خلیفہ کا تقرر کس قدر اہم مسئلہ تھا مگر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بھی شوریٰ کی صواب دید پر چھوڑ دیا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صائب الرائے شخصیت ہیں کہ جن کی رائے کی موافقت میں قرآن پاک کی کم و بیش 20 آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۲۲، ط) مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان تو اضع کا یہ

عالم ہے کہ پھر بھی اپنے اصحاب سے مشورے طلب فرمایا کرتے اور اس کی ترغیب ارشاد فرمایا کرتے اور یہی طریقہ بعد کے والیانِ خلافت و خیار امت کا رہا۔

مشورے کی سنت اپنائیے

مگر افسوس ایک ہم ہیں کہ ہمیں کوئی منصب یا ذمہ داری مل جاتی ہے تو کسی ماتحت سے مشورہ کرنا تو کجا اگر کوئی ماتحت از خود ہمیں مشورہ دینے کی جسارت کر بیٹھے تو اس کو بدتہذیب، بے ادب، گستاخ اور زبان دراز جانتے اور اپنے عہدے کے غرور اور بدخلق و حوصلہ شکن رویے کے فتور سے اس کے دل کا شیشہ چکنا چور کر ڈالتے ہیں۔ کاش ہم عاجزی اپنا کر اپنے آقائے خوش خصال، صاحبِ شیریں مقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مشورہ کرنے والی سنت پر بھی عمل پیرا ہوں اور وسعتِ قلبی سے اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کی رائے لینے کا خلق اپنائیں اور ان کی مناسب رائے قبول بھی کریں۔

کسی کی رائے حقیر نہ جانئے

اردشیر بن بابک کا قول ہے "حقیر آدمی کی طرف سے دی گئی درست رائے کو حقیر نہ جان کیونکہ "موتی" اس کے نکالنے والے غوطہ خور کی حقارت کی وجہ سے کم قیمت نہیں جانا جاتا۔" (المستطرف، ج ۳، ص ۲۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم بھی مدنی مشوروں کے یہ قیمتی موتی چننا شروع

کریں گے تو ان شاء اللہ عزوجل محبت والفت، لحاظ و مروت، مہارت و صلاحیت، خیر

خواہی و حمایت، تقسیم کار کی وسعت، دوامی اجتماعیت اور رفعت و شوکت کی چمک و نمک سے جگمگاتی ایسی پُر نور لڑی تیار ہوگی جو عُرُوسِ ”دعوتِ اسلامی“ کے سرِ عروج پر مَزین تاجِ عزّت سے معلق سہرے میں خوب سجے جچے گی۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی کیا بات ہے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے مشورے کا فیضان عام اور خود رائی کا انداز تمام کرتے ہوئے نہ صرف خود عملی طور پر مشورے کی سنت کو زندہ کیا اور شفقت و نرمی، حوصلہ افزائی، یکساں توجہی اور احترامِ مسلم سے بھرپور مدنی مشاورت کا ایسا پیارا اور دلکش انداز پیش کیا جو طنز و حوصلہ شکنی، تضحیک و تجہیل اور درشت روی و عدم توجہی سے یکسر پاک ہے بلکہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کو اس سلسلے میں واضح احکامات عطا فرما کر (ذیلی حلقے سے لیکر مجلسِ شوریٰ تک) ہر سطح پر مشاورت کے قیام کا سلسلہ بھی جاری فرما دیا ہے جسے آپ دامت برکاتہم العالیہ کے مبارک انداز میں ڈھالنے کی کوشش جاری ہے۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مشورے کا انداز

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا مدنی مشورہ مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمانِ پُر بشارت (يَسِّرُوا وَلَا تَعْسِرُوا وَ بَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا ”یعنی آسانی پیدا کرو اور تنگی نہ دو اور خوشخبری دو اور تنفر نہ کرو“ صحیح البخاری، ج ۱، ص ۱۶) کی عملی تصویر ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی مشاورت یُسْر و بشارت کی سہولتوں سے مملو، تنفیر و تنکیر کی تلخیوں سے مبرا، سرور آمیز سنجیدہ ماحول میں ہوتی ہے۔

آپ کی شفقت کی تھپک اور آپ کے مزاج کا رفق شرکاءِ مدنی مشورہ کو اتنا حوصلہ دے دیتا ہے کہ باوجود رعبِ ولایت کے کوئی بھی اسلامی بھائی اپنے مشورے کی پیش گزاری میں جھک محسوس نہیں کرتا۔ کوئی کیسا ہی خفیف و نامناسب بلکہ احمقانہ مشورہ ہی دے بیٹھے آپ دامت برکاتہم العالیہ اس کو انتہائی تجمل و وسعتِ ظرفی سے سنتے اور پھر بڑے پُر شفقت و حکیمانہ انداز میں اس مشورے کی کمزوریوں پر روشنی ڈال کر اس طرح اسکا نامناسب ہونا واضح کر دیتے ہیں کہ مشورہ دینے والے کی حوصلہ شکنی بھی نہیں ہوتی اور وہ اپنی غلط رائے سے رجوع بھی کر لیتا ہے۔

اس سے ان اسلامی بھائیوں کو ضرور درس حاصل کرنا چاہئے جو اپنے مشوروں میں غلط انداز سے دوسروں کی بات کی کاٹ کرتے اور کسی کے نامناسب مشورے پر طنز و تضحیک سے کام لیتے ہیں کہ اس سے جہاں شرکاءِ مدنی مشورہ کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے وہاں وہ خود بھی مخلص مشیروں کی وفاداریوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں بلکہ اپنے خلاف اسلامی بھائیوں کا ایک حلقہ بنا لیتے ہیں۔ یقیناً یہ ہمارا حکمتِ عملی سے محروم تنگ ظرف کردار ہی ہے کہ جس کی وجہ سے ہم چند اسلامی بھائیوں کے ذمے دار ہو کر بھی انہیں اپنا بنانے میں ناکام ہیں اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی نرمی و شفقت، حکیمانہ امارت اور عمدہ مشاورت کا اثر ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ لاکھوں اسلامی بھائیوں کے دلوں کی دھڑکن اور روح کی راحت بنے ہوئے ہیں۔ لہذا ہم بھی اگر کامیابی چاہتے ہیں تو ہمیں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا حلم و حکمت بھر انداز اختیار کرنا ہوگا، اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کی عزتِ نفس کا خیال رکھ کر انہیں سینے

سے لگانا ہوگا، ان سے مشورہ کرنے کو اہمیت دے کر انہیں احساسِ محرومی کا شکار ہونے سے محفوظ رکھنا ہوگا اور اگر بالفرض ان کے مشورے پر عمل کی صورت میں نقصان ظاہر ہو تو بھی ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہوئے انہیں ملامت و توبیخ کرنے سے بچنا ہوگا۔

تو نے ایسا کما تھا !

کسی دانا کا قول ہے جب تیرا دوست تجھے مشورہ دے اور اس کا انجام اچھا نہ ہو تو اس بات پر اسے ملامت و عتاب نہ کر اور اس طرح بھی نہ کہہ، تو نے ایسا کہا تھا، تیری وجہ سے ایسا ہوا ہے، اگر تو نہ ہوتا تو ایسا نہ ہوتا کیونکہ یہ سب زجر و ملامت ہی ہے (اور اس سے تیرا دوست شرمندہ ہوگا اور آئندہ تو اس کی بھلائی سے محروم ہو جائیگا)

(المستطرف، ج ۳، ص ۲۴۷)

مشورہ قربت کا باعث ہے

مشورہ کرنا ایسا مبارک فعل ہے کہ اس سے وہ شخص جس سے مشورہ کیا جائے اپنی قدر و قیمت اور تکریم و اہمیت محسوس کر کے مسرور ہوگا اور اُس کی مشورہ لینے والے سے وابستگی و قربت بڑھے گی۔ بلکہ اگر ناراضِ اسلامی بھائی سے مشورہ کیا جائے تو یہ مشورہ کرنا اس کا بغض و کینہ کا فوراً اور ناراضگی دور کر کے دل میں لطف و محبت کا نور پیدا کرے گا۔ جیسا کہ بعض مفسرین نے آیت: **وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ** کے تحت اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن، الجزء الرابع، ص ۱۹۲)

اور اگر ناراضِ اسلامی بھائی کوئی مشورہ طلب کرے تو اسے بھی اچھے انداز میں بہتر مشورہ ضرور دینا چاہیے۔ ایک مفکر کا قول ہے، ”جب تجھ سے تیرا کوئی دشمن

مشورہ کرے تو اسے عمدہ مشورہ دے کیونکہ مشورہ کرنے سے اس کی تیرے ساتھ دشمنی
محبت میں بدل جائیگی۔ (المستطرف، ج ۳، ص ۲۴۷)

صائب الرائے کی فوقیت

ایسی پختہ فکر، وسیع النظر، ذوقِ بہ اور صائب الرائے شخصیت جس کی درستی
وصوابِ اغلب و اکثر ہو اگر بغیر مشورے کے بھی کوئی امر فرمادے تو اس میں کوئی حرج
نہیں کہ ایسی شخصیات ہی کی آراء سے تو قومیں بنتی اور فلاح پاتی ہیں۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وفاتِ ظاہری کے بعد حضرت سیدنا
اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قافلے کی روانگی کے سلسلے میں حضرت سیدنا ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مشوروں سے قطع نظر کرتے
ہوئے اپنی وسعتِ ذہنی اور بالغ نظری سے اسے روانہ کرنے کی اپنی رائے پر ہی مثبت
اختیار فرمایا، جس کے بعد میں کثیر فوائد ظاہر ہوئے۔

(ملخصاً الرياض النضره، الجزء الاول، ص ۹۸)

عقی کہتے ہیں کہ قوم عیس کے ایک شخص سے کسی نے پوچھا، تمہاری قوم میں
درست رائے والے کتنے زیادہ ہیں؟ اس نے جواب دیا ہم ہزار آدمی ہیں اور ہم میں
ایک ہی شخص حازم و تجربہ کار ہے۔ ہم سب (اپنے کاموں میں) اس سے مشورہ کر کے
چلتے ہیں۔ تو گویا ہم سب کے سب تجربہ کار و درست رائے والے ہیں۔

(العقد الفرید، ص ۶۷)

مشورہ دینے والا کیسا ہو؟

مشورے کے باب میں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ مشورہ دینے والا

کیسا ہے کیونکہ مشیر کا بھی کسی کام میں بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ چنانچہ

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ کسی نے امیر

المومنین مولا مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم سے استفسار کیا کہ خلفاء ثلاثہ کے زمانے میں

فتوحاتِ اسلامی زیادہ ہوئیں اور آپ کے زمانے میں خانہ جنگی زیادہ رہی اس کا سبب

کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، انہیں مشورہ دینے والے تھے اور ہمیں مشورہ دینے والے تم

ہو۔ لہذا ضروری ہے کہ مشورہ دینے والا اپنے آپ کو ان اوصاف سے مُتَّصِف کرے

جس سے اس کی رائے خام سے تام ہو جائے اور وہ مشورہ دینے میں مُفید کردار ادا کر

سکے۔ چنانچہ مشورہ دینے والا معاملے کی نوعیت سے صحیح طور پر آگاہ، آدابِ مشورہ سے

واقف، تہذیب و شائستگی کا پیکر، خلوص و لائیت کا حامل، غور و خوض کا عادی، سلیجھا ہوا،

سنجیدہ فکر اسلامی بھائی ہونا چاہیے۔

مشورہ دینے کے آداب میں منقول ہے ”مشورہ دینے والا معاملے کی

باریکیوں کا صحیح علم رکھنے والا، مہذب و شائستہ رائے والا ہو کیونکہ بہت سے علم والے

درست رائے کی معرفت نہیں رکھتے اور کئی ایسے ہیں جو معمولی بات میں بحث کرنے

میں بھی درست پر نہیں ہوتے۔“ (ایضاً ص ۲۴۶)

مشیر عاجزی و اخلاص والا ہو

مشیر (یعنی مشورہ دینے والے) کے لئے ضروری ہے کہ وہ عاجزی و اخلاص والا ہو۔ اس کا مقصد اپنی رائے کی برتری ثابت کرنا نہیں بلکہ معاملے کی بہتری ہونا چاہئے۔ لہذا اگر ذمہ دار اس کی رائے کے علاوہ کسی اور بات میں بہتری سمجھتے ہوئے اسے اختیار کرے تو اس کے دل میں کچھ بھی رنج پیدا نہیں ہونا چاہئے، بلکہ اسے اپنا یہی ذہن بنائے رکھنا چاہئے کہ میرا مشورہ ناقص ہے اگر کام میں آجائے تو میرے لئے ثواب ہے اور اگر کسی اور رائے پر عمل ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں ہی بہتری فرمادے۔ لہذا جب بھی مشورہ دیں وسعتِ نظری و قلبی کے ساتھ دیں۔

الحمد للہ عزوجل امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں یہ ذہن دیا ہے کہ جب بھی مشورہ دیں یہ کہہ کر دیں کہ ”یہ میرا ناقص مشورہ ہے۔“ جب ہم خود اپنے مشورے کو واقعی ناقص جانیں گے تو قبول نہ ہونے پر رنج نہیں ہوگا اور نفس و شیطان بھی کوئی وار نہ کر سکیں گے اور اگر قبول نہ ہونے پر ناراضی کا اظہار کر بیٹھے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارا زبان سے اپنے مشورے کو ناقص کہنا عاجزی نہیں ریاکاری تھا۔ اس لئے مشورہ دینے والے کو پہلے ہی سے اپنا یہ ذہن بنالینا چاہئے کہ میرا مشورہ ناقص ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ نہ مانا جائے۔ وگرنہ مشورہ مسترد ہونے کی صورت میں شیطان اپنا کام کر دکھاتا اور عزتِ نفس و انا کا مسئلہ بنوا کر آپس میں اختلافات پیدا کروا دیتا ہے۔ نیز مشورہ دینے والا یہ بات بھی ذہن میں رکھے کہ مشورہ لینے والے کو شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کی رائے سے اتفاق نہ کرے۔

مشورہ یا حکم؟

حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باندی تھیں۔ ان کے آقا نے ان کا نکاح حضرت مُعِیْثِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کروادیا اور کچھ عرصے کے بعد انہیں آزاد کر دیا۔ آزاد ہونے کے بعد حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ حق حاصل ہو گیا کہ وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں یا علیحدگی اختیار فرمائیں۔ چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے علیحدگی کا ارادہ فرمایا، حضرت مُعِیْثِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زوجہ سے بہت محبت فرماتے تھے اور علیحدگی نہ چاہتے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے) فرمایا، بہتر ہے کہ تم اس سے رجوع کر لو۔ وہ عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! کیا آپ مجھے یہ حکم دیتے ہیں؟ فرمایا، میں سفارش کرتا ہوں۔ عرض کی مجھے اس (رجوع) کی حاجت نہیں۔ (صحیح بخاری، الحدیث ۵۲۸۳، ج ۳، ص ۴۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آقاؐ نے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عاجزی کے قربان! کس قدر پیارا درس عطا فرمایا کہ کوئی کیسا ہی ذہین و فطین اور کتنی ہی اہم شخصیت ہوا اگر کوئی اس کا مشورہ قبول نہ کرے تو اس سے رنجیدہ خاطر ہو کر اس پر غضب ناک نہ ہو جائے اور اس مشورہ نہ ماننے والے کے بارے میں دل میں بغض نہ رکھ لے بلکہ اس طرف توجہ رکھے کہ جسے میں مشورہ دے رہا ہوں اُس پر لازم کب ہے کہ وہ میرے مشورے پر عمل بھی کرے اور ایک ماتحت کے لئے تو نگران و ذمے دار کے بارے میں اس سے بڑھ کر آداب قابلِ لحاظ ہیں۔

مشیر امین اور رازدار ہو

مشیر کے لئے امانت دار اور صاحبِ راز ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر محبوبِ ربؐ اور عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قیدی تقسیم فرما رہے تھے۔ جب دو غلام (یعنی قیدی) باقی رہ گئے تو ایک انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حصولِ غلام کی غرض سے) حاضر ہوئے۔ رسولِ مختارؐ، باذنِ پروردگار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ان دونوں میں سے جو چاہا اختیار کر لو“ ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہؐ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! بلکہ آپ انتخاب فرمادیں۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دو مرتبہ اپنا ایک دستِ اقدس دوسرے مبارک ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا: ”الْمُسْتَشَارُ أَمِينٌ، الْمُسْتَشَارُ أَمِينٌ“، یعنی جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے، جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ (اس ارشاد کے بعد فرمایا) لے، (ان دونوں غلاموں میں سے) یہ لے لے، کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(مصنّف عبدالرزاق، ج ۱۰، ص ۳۶۲)

سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد خلفاء و ائمہ مباح کاموں میں امین لوگوں اور علماء سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

(الجامع لاحکام القرآن، الجزء الرابع، ص ۱۹۳)

سیدنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں، ”متقی، امانت دار اور خوفِ

خدا عزوجل رکھنے والے شخص سے مشورہ کرنا چاہئے“۔ (ایضاً)

بعض علماء فرماتے ہیں، ”کسی تجربہ کار شخص سے مشورہ لینا چاہئے کیونکہ وہ تم کو ایسی رائے دیگا جو اسے تو گراں دستیاب ہوئی مگر تجھے مفت میں مل جائیگی۔“ (ایضاً) لہذا مشورہ اس کے اہل سے کرنا ضروری ہے بیماری میں پولیس اور عمارت کی تعمیر میں طبیب سے مشورہ نہیں لیا جائے گا۔ اسی طرح کہا گیا ہے کہ مندرجہ ذیل سے مشورہ نہ کیا جائے۔

(۱) جاہل (۲) دشمن (۳) ریاکار (۴) بزدل (۵) بخیل (۶) خواہشات کا پیرو۔ کیونکہ رائے دینے میں جاہل گمراہ کرے گا، دشمن ہلاکت چاہے گا، ریاکار لوگوں کی خوشنودی کو پیش نظر رکھے گا، بزدل کم ہمتی کا مظاہرہ کریگا، بخیل کی رائے حرص مال سے خالی نہ ہوگی اور خواہشات کی پیروی کرنے والا اپنی خواہشات کا غلام ہوتا ہے سو اس کی رائے اس کی خواہش کے تابع ہوگی۔ (المستطرف، ص ۲۴۸)

لا لچی اور خوشامدی سے بھی مشورہ نہیں کرنا چاہئے کہ یہ ہمیشہ اپنا فائدہ سوچے گا اور اجتماعی مفادات سے کچھ غرض نہ رکھے گا۔

لہذا مشورہ دینے والے کو چاہئے کہ مذکورہ بالا صفاتِ مذمومہ سے خود کو بچائے۔ اور اپنے اندر ایسی اعلیٰ صفات اور ایسی کڑھن اور اخلاص پیدا کرے کہ اس کے مشورے مدنی کاموں میں زیادہ سے زیادہ بہتری لانے کے لئے مفید و سودمند ثابت ہو سکیں۔ لہذا تمام نگرانِ اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ مرکزی مجلس شوریٰ کی طرف سے عطا کردہ، ”مدنی مشورہ کے ۱۹ مدنی پھول“ کے مطابق اپنے مشورے کریں اور باہمی مشاورت ہی سے معاملات کو طے کریں تاکہ مشوروں کی برکت سے تقسیم کاری کے ساتھ ساتھ نعم البدل اسلامی بھائی بھی ملنا شروع ہو جائیں۔

ذمہ داران کیلئے 19 مدنی پھول

مرکزی مجلس شوریٰ، ملکی انتظامی کابینہ، ہر سطح کی مجلس مشاورت، ڈویژنل اور تحصیل اور علاقائی نگران صاحبان (ذمہ دار اسلامی بہنیں بھی ضرورتاً ترمیم کر کے) ”مدنی مشورہ“ میں تلاوت و نعت کے بعد ہر بار پڑھ کر سنا دیں کاش! یہ مدنی پھول ہر ذمہ دار کے کانوں میں ہر ماہ دوہرائے جاتے رہیں۔ مقولہ ہے: مَا تَكَرَّرَ تَقَرَّرَ یعنی جو بات بار بار دوہرائی جاتی ہے وہ دل میں قرار پکڑ لیتی ہے۔

۱۔ مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن پر مضبوطی سے قائم رہیں، علمائے اہلسنت کا ادب کریں۔

۲۔ ”تم سے تمہارے ماتحت کے بارے میں پوچھا جائیگا۔“

(مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۲۰۷)

ہر تنظیمی ذمہ دار سے بھی بروز قیامت ایک ایک ماتحت کے بارے میں باز پرس ہوگی، حاکم نہیں خادم بن کر ہی رہیں۔ اور اپنے دل کو عاجزی کا غوگر بنائیں۔

۳۔ آپکا منصب ”کر کے دکھانا“ نہیں، فقط، ”کوشش کئے جانا“ ہے۔ کامیابی دینے والی ذات رب کائنات کی ہے۔

۴۔ ہر تنظیمی کام کے آغاز میں (دل ہی میں سہی) دعا کی عادت بنائیں، نظر ”اسباب“ پر نہیں خالق اسباب پر رکھیں۔

۵۔ گہیچر مسئلہ آپڑے تو صلوٰۃ الحاجۃ، صلوٰۃ الاسرار یا ختم غوثیہ وغیرہ کا اہتمام

فرمائیں، گڑگڑا کر دعا مانگیں۔

۶۔ ایسوں کو ڈھونڈتے رہیں جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے۔ ہفتے میں کم از کم ایک کچھڑے ہوئے اسلامی بھائی کو دوبارہ مدنی ماحول سے ضرور وابستہ کریں۔ (یہاں وہ مراد نہیں جن پر تنظیمی پابندی لگی ہو)

۷۔ ملنساری ”انفرادی کوشش“ کی رُوح ہے۔

۸۔ انتہائی نرمی کے ساتھ گھر میں بھی مدنی ماحول بنائیں، اگر آپ کی سُنی جاتی ہے تو دیور و جیٹھ اور بھابھی کے پردے کو یقینی بنائیں۔ گھر کی بے احتیاطیاں باہر آنے سے دعوتِ اسلامی کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

۹۔ یہ شکایات عام ہیں کہ ”اسلامی بھائی اطاعت و تعاون نہیں کرتے، الگ گروپ بنالیا ہے“ وغیرہ۔ اس کی بنیادی وجہ اکثر ذمہ دار کی بے احتیاطیاں بھی ہوتی ہیں مثلاً جو ”ذمہ دار“ غصیلا، باتونی، ایک یا چند سے گہری دوستی رکھنے والا، رُوٹھے ہوؤں کو منانے کے بجائے ان کی کاٹ کرنے والا، تو تکار، ا بے تے اور بازاری لہجے والا اور نرمی سے محروم ہوگا تو اس کے علاقے میں شکایات ختم ہونے کے بجائے بڑھتی چلی جائیں گی۔

۱۰۔ معمولی بے احتیاطی بھی کبھی کبھی بہت بڑے نقصان کا باعث بنتی ہے۔ اگر آپ واقعی مدنی کام کرنا چاہتے ہیں تو جب تک شریعت حکم نہ دے ہرگز کسی سُنّی کو اپنا مخالف نہ بنائیں۔

۱۱۔ آپ کی ایک ایک حرکت کو لوگ بغور دیکھتے ہوں گے لہذا کوئی ایسا کام نہ کریں کہ دعوتِ اسلامی پر انگلی اٹھے۔

۱۲۔ ایک طرف کی سن کر کوئی رائے قائم نہ کریں، نہ ہی فیصلہ سنائیں، فریقین کی الگ الگ سنیں اور عفو و درگزر کے فضائل بیان کر کے نرمی پر آمادہ کریں پھر دونوں کو اکٹھا بٹھا کر صلح کروادیں۔

۱۳۔ زبان کی بے احتیاطی مدنی ماحول کیلئے غالباً سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ لہذا ڈانٹ ڈپٹ اور مسخرہ پن کیلئے خود پر پابندی لگائیں، گفتگو کے اشارے سیکھ لیں اور ضرورتاً اس طرح کی تقسیم کر لیں مثلاً والدین سے نیز فون پر زبان سے بات کروں گا۔ جو چھوٹا بھائی ماحول میں ہے اس سے اور فلاں فلاں اسلامی بھائی سے حتی الامکان اشارے سے اور لکھ کر کام چلاؤں گا۔ ان شاء اللہ آہستہ آہستہ آپ سنجیدہ اور کم گو ہو جائیں گے۔ پھر دیکھئے مدنی ماحول میں حسن اخلاق کے کیسے مدنی پھول کھلتے ہیں۔ اس کیلئے مہینے میں کم از کم ایک بار رسالہ ”نفلِ مدینہ“ اجتماعی یا انفرادی طور پر پڑھنا ان شاء اللہ عز و جل مفید رہے گا۔

۱۴۔ ہر مہینے مدنی قافلے میں سفر اور مدنی انعامات کا ہر ماہ فارم جمع کروانے میں ذمہ داران کو تاہی کر کے اسلامی بھائیوں کی تنقید یا حوصلہ شکنی اور دعوتِ اسلامی کی ترقی میں رکاوٹ کا باعث نہ بنیں۔

۱۵۔ غلطی کرنے والے کی براہ راست اصلاح کریں اور مسائل کا تنظیمی ترکیب

سے حل نکالیں۔ جب تک شرعاً واجب نہ ہو جائے اس وقت تک کسی کی غلطی کو دوسرے کے آگے بیان کر کے بدگمانیوں، غیبتوں، پُغلیوں اور ایک دوسرے کے عیوب اچھالنے کا بازار گرم کر کے اپنی آخرت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے نقصان کا سبب نہ بنیں۔

۱۶۔ جو چندہ جس مد یعنی عنوان کے تحت لیا اسی میں خرچ کرنا واجب ہے مثلاً مسجد کے نام پر لیا ہوا چندہ مدرسہ اور دیگر نیک کاموں پر خرچ کر دیا تو تاوان (یعنی جتنا خرچ کیا وہ پلے سے) ادا کرنا پڑیگا۔ لہذا جس سے چندہ لیں اس سے کہیں، ”یہ رقم ہمیں ہر نیک کام میں خرچ کرنے کی اجازت دے دیجئے۔“ مستحق کو زکوٰۃ و فطرہ کا مالک بنانا شرط ہے۔ بلا حیلہ شرعی مسجد یا مدرسہ کی تعمیر و مدرسین کی تنخواہ اور دیگر نیک کاموں میں استعمال نہیں کر سکتے۔

۱۷۔ جس اسلامی بھائی سے زکوٰۃ و فطرہ کا حیلہ کیا اس کو مالک بنا دینا ضروری ہے۔ وہ بھی عطیہ دیتے وقت کلی اختیارات دے اگر مثلاً اس نے دیتے وقت کہا، ”یہ رقم فیضانِ مدینہ کی تعمیر میں لگائیں“ تو اب کسی اور کام میں خرچ کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔

۱۸۔ مسجد، مدرسہ یا کسی بھی سماجی ادارہ کی اسٹیشنری، فون اور بجلی وغیرہ کا بلا اجازت شرعی ذاتی استعمال نہیں کر سکتے۔ ہاں عرف کے مطابق جو ہتی روشن ہے اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

۱۹۔ خدام مسجد و مدرسہ ضرورت سے زائد بتی، پنکھا نہ چلائیں اور وقت پورا ہوتے ہی فوراً بند کر دیں۔ بلا اجازت شرعی تاخیر کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ ہر ایک کو ان باتوں کا اپنے گھر میں بھی خیال رکھنا چاہیے۔

آخر میں اپنی نیت کی اصلاح کے ساتھ تین بار یہ پڑھیں اور سارے دوہرائیں۔ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“
(ان شاء اللہ عزوجل) اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ ان دونوں کاموں کا عادی بننے کیلئے مجھے اپنی ذات پر یہ سات مدنی اصول نافذ کرنے ہیں۔

(۱) ہر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنی ہے اور اس کیلئے کم از کم ایک کو دعوت دیکر اپنے ساتھ مسجد میں لے جانا ہے۔

(۲) روزانہ کم از کم دو گھنٹے مدنی کاموں میں صرف کرنے ہیں۔

(۳) ہفتے میں کم از کم ایک دن علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں اول تا آخر شرکت کرنی ہے۔

(۴) ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شروع سے ختم تک حاضری دینی ہے۔

(۵) روزانہ مدنی انعامات کا فارم پُر کرنا اور ہر ماہ ذمہ دار کو جمع کروانا ہے۔

(۶) زندگی میں یکمشت ۱۲ ماہ، ہر ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور عمر بھر ہر ماہ تین دن کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔

(۷) انفرادی کوشش کے ذریعے اسلامی بھائیوں کو مدنی ماحول میں لانا ہے۔ میں بھی ان اصولوں پر عمل کی نیت کرتا ہوں اور آپ بھی نیت فرمائیں زور سے کہیے۔
ان شاء اللہ عزوجل۔

مدنی مشورے کو مؤثر بنانے والے مدنی پھول مدنی مشورے سے قبل مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھئے۔

- ۱۔ سابقہ مدنی مشورے کے نکات کا مطالعہ کیجئے اور اس بات کا یقین کر لیجئے کہ جو مدنی کام آپ کے سپرد کئے گئے تھے وہ انجام پا چکے ہیں۔
- ۲۔ سابقہ مدنی مشورے کے جن نکات کی تفصیل درکار ہو اسے اگلے مدنی مشورے سے قبل ہی اپنے نگران سے حاصل کر لیجئے تاکہ آئندہ مدنی مشورہ مفید ثابت ہو سکے اور جن امور پر سوالات قائم ہوتے ہوں انہیں بھی پہلے ہی تحریر کر لیجئے۔
- ۳۔ اس بات پر بھی غور فرما لیجئے کہ آئندہ مدنی مشورے میں کن کن امور پر کس طرح گفتگو کرنی ہے۔

- ۴۔ مدنی مشورے سے پیشتر یا فوراً بعد کوئی اہم کام پہلے سے طے نہ کیجئے۔
- ۵۔ مدنی مشورے کے دوران کسی اہم فون یا معاملے کی وجہ سے توجہ کے منتشر ہونے سے بچنے کے لئے پہلے سے کسی نعم البدل کا انتظام فرما لیجئے۔

- ۶۔ مدنی مشورے میں پہنچنے کا درست وقت اگر 10:00 بجے ہے تو آپ پورے دس بجے ہی نہ پہنچئے بلکہ ہو سکے تو پچیس چھیس منٹ ورنہ کم از کم پانچ دس منٹ

قبل تشریف لائیے تاکہ آپ اپنا اضطراب دور کر سکیں اور خود کو مدنی مشورے کے ماحول میں ڈھال سکیں۔

۷۔ آئندہ مدنی مشورے کیلئے آپ کے نکات مکمل تیار ہوں، اور اس معاملے میں آپ کا ذہن اپنا موقف سمجھانے کیلئے بالکل صاف ہو اور دعوتِ اسلامی کے اجتماعی فوائد پر آپ کی نظر ہو۔

۸۔ مدنی مشورے کے دوران یہ بات ذہن نشین رکھیے کہ میرا مشورہ یا تجویز ناقص ہے اور ممکن ہے کہ رد ہو جائے۔ نیز ایسی صورت میں ہرگز ”انا“ کا مسئلہ نہ بنے دیجئے، البتہ اپنا موقف اس قدر مدلل اور ٹھوس انداز میں مگر نرم گفتگو کے ساتھ پیش کیجئے کہ لوگوں کے دل ماننے پر مجبور ہو جائیں۔

۹۔ اپنے نکات کے سلسلے میں ضروری کوائف مع متعلقہ لوازمات لازمی ساتھ رکھئے۔

۱۰۔ اگر کسی وجہ سے غیر حاضری ہو تو اس کی پیشگی اطلاع فرمادیجئے اور اگر نگران کی اجازت ہو تو متبادل کو مکمل تیاری کے ساتھ بھیج دیجئے۔

مدنی مشورے کے دوران مندرجہ ذیل امور کو مد نظر رکھئے

۱۔ نکات اور دیگر گفتگو کو تحریر کرنے کیلئے ضروری اسٹیشنری جیسے ڈائری، قلم وغیرہ ساتھ رکھیے۔

۲۔ اپنے نکات واضح انداز اور مختصر گفتگو میں پیش کیجئے، لمبی چوڑی بحث سے

اجتناب کیجئے۔

۳۔ اگر آپ کوئی رائے دینا چاہیں یا کوئی بات ذہن میں ہو اور اس کا اظہار کرنا چاہیں تو مناسب وقت پر کر دیجئے مگر اس میں صاف گوئی اور دیانت داری کو پیش نظر رکھیے اور شرکاء کی دل آزاری سے خود کو بچا کر رکھیے۔

۴۔ خود بھی طے شدہ نکات پر ہی گفتگو کیجئے اور تمام شرکاء کو بھی اس کا پابند کیجئے۔ خَلَطِ مَبْحَث (یعنی موضوع سے ہٹ کر غیر متعلقہ گفتگو) سے مدنی مشورے کو بچائے رکھئے۔

۵۔ اگر کوئی بات آپ کی سمجھ میں نہ آئے تو اس کی وضاحت ضرور حاصل کیجئے کسی صورت میں بھی ابہام باقی نہ رہنے دیجئے۔

۶۔ یاد رکھئے! مدنی مشورے اجتماعی نکات، دعوتِ اسلامی کی ترقی، اہم امور پر فیصلوں اور مسائل کے بہتر حل کیلئے کئے جاتے ہیں۔ لہذا جسمانی حاضری کے ساتھ ساتھ ذہنی لحاظ سے بھی مکمل طور پر حاضر رہیں تاکہ آپ اپنی صلاحیتوں کو بھرپور استعمال کر سکیں۔

۷۔ شرکاء مدنی مشورہ کے حفظِ مراتب اور عزتِ نفس کا خیال رکھتے ہوئے سب کے خیالات و آراء سننے کا حوصلہ رکھئے اور انہیں شاملِ گفتگو کیجئے۔ اس سے شرکاء کے حوصلے بڑھتے اور اعتماد بحال رہتا ہے۔

۸۔ اُن معاملات سے خود کو بچائیے جس سے مدنی مشورے میں اختلاف اور نزاعی کیفیت پیدا ہو مثلاً طعن و تضحیک وغیرہ۔ نیز مذاقِ مسخری، معیار سے گری ہوئی مثالوں، قہقہوں اور ہاتھ پر ہاتھ مارنے وغیرہ سے بھی مجتنب رہیے۔

۹۔ جو مدنی کام آپ کو آئندہ کیلئے دیئے جارہے ہیں انہیں وضاحت کے ساتھ اپنے پاس تحریر فرمالیجئے۔

مدنی مشورے کے بعد یہ باتیں پیشِ نظر رکھئے

- ۱۔ طے کئے ہوئے نکات کا بغور جائزہ لیجئے۔
- ۲۔ جو مدنی کام آپ کے سپرد ہیں انہیں بہتر انداز میں سرانجام دینے کیلئے ان کے بارے میں غور و فکر کیجئے۔
- ۳۔ جن اسلامی بھائیوں تک فیصلے اور دیگر نکات پہنچانے ہیں ان تک فوراً پہنچا دیجئے۔
- ۴۔ وہ باتیں کسی کے آگے بیان نہ کیجئے جن کے بارے میں ابھی فیصلہ محفوظ ہے یا جنہیں کسی اور کو بتانے سے روکا گیا ہے کہ یہ نکات آپ کے پاس مرکز کی امانت ہیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔

لَا تُفْشِ سِرَّكَ إِلَّا إِلَيْكَ فَإِنَّ لِكُلِّ نَصِيحٍ نَصِيحًا

(تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۴)

- ترجمہ: اپنا راز اپنے علاوہ کسی پر ظاہر نہ کریو نہ کہ ہر راز دار کا ایک راز دار ہوتا ہے۔
- ۵۔ جو بات اتفاق رائے سے طے ہو گئی اب اس معاملے میں لب کشائی سے خود کو بچا کر رکھیے ورنہ آپ کا وقار مجروح ہو سکتا ہے۔

- ۶۔ طے شدہ معاملات کے بارے میں ایسا انداز بھی اختیار نہ کیجئے جو اجتماعی فیصلے کے تاثر کو ختم کر کے رکھ دے، اگر کسی فیصلے پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس فرمائیں

تو اسے آئندہ مدنی مشورے کے نکات میں لے لیجئے۔

۷۔ اتفاق رائے سے کئے گئے فیصلوں کے بعد ان پر عمل درآمد آپکی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ کی اختلاف رائے درست بھی ہو تب بھی اجتماعی فیصلوں کی اپنی برکت اور افادیت ہوتی ہے۔ لہذا کبھی بھی ”انانیت“ اور ”ذاتیت“ کو بیچ میں لانے کی کوشش مت کیجئے۔

نگران یا جس نے مدنی مشورہ طلب کیا اس کی ذمہ داری

۱۔ مدنی مشورے میں جن معاملات اور نکات پر گفتگو ہونی ہے ان کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کیجئے۔

۲۔ اس بات کو یقینی بنائیے کہ شرکاء مدنی مشورہ کو مقررہ تاریخ، دن، وقت اور مقام کی معلومات نیز اگر ضروری ہو تو نکات کی فراہمی ہو چکی ہے۔

۳۔ مدنی مشورے کا وقت پر آغاز کر دیجئے۔

۴۔ مدنی مشورہ عام فہم زبان میں کیجئے۔

۵۔ شرکاء کو گفتگو میں شریک رکھئے۔

۶۔ حکمت و شفقت سے نظم و ضبط اور ماحول کی سنجیدگی کو یقینی بنائیے۔

۷۔ درست فیصلوں تک پہنچنے کیلئے راہیں نکالئے۔

۸۔ آمرانہ انداز سے اجتناب کیجئے اور ایسا انداز اختیار فرمائیے کہ شرکاء

اسلامی بھائیوں میں اعتماد پیدا ہو اور اجنبیت و خوف کی کیفیت جاتی رہے۔ اس سے

تخلیقی ذہن کھل کر سامنے آئیں گے۔

۹۔ آپ اپنا عنندیہ قبل از وقت بیان کر کے شاید شرکاء کی رائے سے محروم

ہو جائیں لہذا اولاً سب کو اپنا موقف کھل کر بیان کرنے دیجئے ہو سکتا ہے کوئی اسلامی بھائی

اتنی پیاری رائے دے دے کہ آپ اپنا عنندیہ بدلنے پر مجبور ہو جائیں۔ اگر آپ نے پہلے

ہی اپنا ذہن دے دیا تو پھر اچھی رائے قبول کرنے میں بھی ”انا“ کا سامنا ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ **جونکات** لکھ لئے گئے ہیں ان کو ایک نظر دیکھ لیجئے اور اگر کوئی ضروری بات

لکھنے سے رہ گئی ہو تو لکھوا لیجئے۔

۱۱۔ **طے شدہ نکات** پر عمل درآمد کو یقینی بنائیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کی

توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ماخذ و مراجع

دارالفکر بیروت	قرآن مجید مع کنز الایمان
دارالفکر بیروت	تفسیر قرطبی
دارالفکر بیروت	تفسیر درمنثور
دار احیاء التراث العربی	روح المعانی
دارالفکر بیروت	الجامع لاحکام القرآن
دارالکتب العلمیہ بیروت	صحیح البخاری
دارالفکر بیروت	مسند امام احمد بن حنبل
دارالکتب العلمیہ بیروت	مصنف عبدالرزاق
دارالکتب العلمیہ بیروت	الجامع الصغیر للسیوطی
دارالکتب العلمیہ بیروت	السنن الکبریٰ للبیہقی
دارالفکر بیروت	المعجم الاوسط للطبرانی
دارالفکر بیروت	مشکوٰۃ المصابیح
دارالکتب العربیہ بیروت	فردوس الاخبار
دارالفکر بیروت	مجمع الزوائد
دار صادر بیروت	المستطرف
دار احیاء التراث العربی بیروت	العقد الفرید
رضا فاؤنڈیشن لاہور	فتاویٰ رضویہ جدید
نور محمد اصح المطابع کراچی	تاریخ الخلفاء
دار المنار القاہرہ	الریاض النضرہ

تعارُفِ دعوتِ اسلامی

اس رسالے میں ہے؛

☆ دعوتِ اسلامی کا آغاز

☆ دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں

☆ فیضانِ رضا کے آٹھ حروف سے 8 مدنی پھول

☆ مسلکِ اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی تعریف

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دعوتِ اسلامی کا تعارف

شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر یہ رسالہ اول تا آخر ضرور پڑھ لیجئے۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ”ضیائے دُرود و سلام“ میں نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِإِذْنِ پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے: ”بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔“ (ترمذی، کتاب الوتر، ج ۲، ص ۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

”دعوتِ اسلامی“ کا آغاز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزَّوَجَلَّ نے ہر دور میں امتِ محبوب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کو ایسی نابغہ روزگار ہستیاں عطا فرمائیں جنہوں نے نہ صرف خُود اَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنے) کا مقدّس فریضہ بطریقِ احسن انجام دیا بلکہ مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی

اصلاح کی کوشش کرنے کا ذہن دیا۔ اُنہی میں ایک ہستی شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں جنہوں نے آج سے تقریباً 27 سال قبل ۱۴۰۱ھ بمطابق 1981ء میں باب المدینہ کراچی میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی کام کا آغاز اپنے چند رفقاء کے ساتھ کیا۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ خوفِ خدا عزوجل و عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، جذبہ اتباعِ قرآن و سنت، جذبہ احیاءِ سنت، زہد و تقویٰ، عفو و درگزر، صبر و شکر، عاجزی و انکساری، سادگی، اخلاص، حسنِ اخلاق، جو دو سخا، دنیا سے بے رغبتی، حفاظتِ ایمان کی فکر، فروغِ علمِ دین، خیر خواہی مسلمین جیسی صفات میں یادگار اسلاف ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اس مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے ذریعے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوان اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا، کئی بگڑے ہوئے نوجوان توبہ کر کے راہِ راست پر آ گئے، بے نمازی نہ صرف نمازی بلکہ نمازیں پڑھانے والے (یعنی امام مسجد) بن گئے، ماں باپ سے نازیبا رویہ اختیار کرنے والے باادب ہو گئے، کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو نورِ اسلام نصیب ہوا، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواہش مند کعبۃ المشرّفہ و گنبدِ خضریٰ کی زیارت کے لئے بیقرار رہنے لگے، فکرِ آخرت کی مدنی سوچ کے حامل بن گئے، خُشِ رسائل و ڈائجسٹ کے شائقین علمائے اہلسنت دامت قُیُوضُہُم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرنے لگے، تفریح کی خاطر سفر کے عادی عاشقانِ رسول کے

ہمراہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے بن گئے اور ”کھاؤ، پیو اور جان بناؤ“ کے نعرے کو مقصدِ حیات سمجھنے والوں نے اس مدنی مقصد کو اپنا لیا کہ (ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ) ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“

دعوتِ اسلامی 66 ممالک میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عنایتوں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی برکتوں، اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کی نسبتوں، علماء و مشائخ اہلسنت دامت فیضہم کی شفقتوں اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی شب و روز کوششوں کے نتیجے میں بابُ المدینہ کراچی سے اُٹھنے والی مدنی تحریکِ دعوتِ اسلامی دیکھتے ہی دیکھتے بابُ الاسلام (سندھ)، پنجاب، سرحد، کشمیر، بلوچستان اور پھر ملک سے باہر ہند، بنگلہ دیش، عرب امارات، سی لڑکا، برطانیہ، آسٹریلیا، کوریا، جنوبی افریقہ یہاں تک کہ (تادمِ تحریر) دُنیا کے تقریباً 66 ممالک تک پہنچ گئی اور آگے کوچ جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! آج (یعنی ۱۴۲۹ھ میں) دعوتِ اسلامی 35 سے زائد شعبوں میں سنتوں کی خدمت کر رہی ہے۔ دنیا بھر میں ہزاروں مقامات پر سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماعات ہو رہے ہیں اور سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے بے شمار مبلغین اس مقدس جذبے کے تحت اصلاحِ اُمت کے کاموں میں مصروف ہیں کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عزوجل کرم ایسا کرے تجھ پر جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

کُفار میں تبلیغ

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کو یہ ذہن دینا شروع کیا کہ ”ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ چنانچہ سوالاً جواباً مرتب کردہ شریعت و طریقت کے جامع مجموعہ ”72 مَدَنی انعامات“ میں آپ دامت برکاتہم العالیہ نے بائیسواں مَدَنی انعام یہ عطا کیا کہ کیا آج آپ نے کم از کم دو اسلامی بھائیوں کو انفرادی کوشش کے ذریعے مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات اور دیگر مَدَنی کاموں کی ترغیب دلائی۔ یوں الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا ہر مبلغ، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی انفرادی کوشش کا تسلسل ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے فلسفہ کی چاشنی سے لبریز انفرادی کوشش کے ذریعے ہزار ہا اسلامی بھائیوں کی تربیت فرمائی اور انہیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے“ کا جذبہ دیا، ان اسلامی بھائیوں نے دوسرے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کی اور یوں نیکی کی دعوت کا یہ سلسلہ تادمِ تحریر تقریباً 66 ممالک تک جا پہنچا ہے۔ جہاں لاکھوں بے عمل مسلمان، نمازی اور سنتوں کے عادی بن چکے ہیں وہیں مختلف ممالک میں کُفار بھی مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں۔

کافر کا قبولِ اسلام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکزِ فیضان

مدینہ (باب المدینہ کراچی) سے عاشقانِ رسول کا ایک 92 دن کا مدنی قافلہ کولمبو کے سفر پر تھا۔ جس دن ضلع ”اریو“ 30 دن کیلئے مدنی قافلے کی سفر پر روانگی تھی۔ اس دوران ایک اسلامی بھائی ایک غیر مسلم نوجوان کو امیرِ قافلہ کی خدمت میں لائے۔ امیرِ قافلہ نے سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اعلیٰ کردار سے متعلق چند خوشبودار مدنی پھول پیش کر کے اس کو اسلام کی دعوت پیش کی۔ اس پر اُس نے بعض سوالات کئے جس کے جوابات دیئے گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش ایک گھنٹے کی انفرادی کوشش کے بعد وہ غیر مسلم مُشرّف بہ اسلام ہو گیا۔

کافر آجائیں گے راہِ حق پائیں گے اِنْ شَاءَ اللہ چلیں قافلے میں چلو
کُفر کا سر جھکے دیں کا ڈنکا بجے اِنْ شَاءَ اللہ چلیں قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ سنت، باب آدابِ طعام، ج ۱، ص ۲۶۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ سب نو مسلموں کو اور ان کے صدقے ہم سب کو اسلام پر

استقامت نصیب فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

الہی! دین کی تبلیغ میرا کام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اُونچا پرچم اسلام ہو جائے

مدنی قافلے

دعوتِ اسلامی کے اوائل ہی سے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ بزرگانِ دین

کی اتباع میں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرتے۔ دن میں بسا اوقات ایک سے زائد مرتبہ بیانات کرتے اور بسوں، ٹرینوں میں اور بعض اوقات پیدل سفر کر کے مسجد مسجد، گاؤں

گاؤں، شہر شہر خود تشریف لے جاتے۔ آپ کے کھانے کا Tiffen ساتھ ہوتا یہاں تک کہ نمک کی ڈبیا بھی ساتھ رکھتے، اپنا پانی تک ساتھ رکھتے کہ کسی سے سوال نہ کرنا پڑ جائے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نیکی کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ مریضوں کی عیادت کرتے، مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیتے اور کفن پہناتے، نمازِ جنازہ کی امامت فرماتے اور غمی و خوشی کے مواقع پر مسلمانوں کی ایسی دلجوئی فرماتے کہ وہ بھی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے آپ کے شریکِ سفر بن جاتے۔ یوں یہ سلسلہ بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچا کہ عاشقانِ رسول کے سُنّتوں کی تربیت کے بے شمار مَدَنی قافلے مُلک بہ مُلک شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ سفر کر کے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں اُٹا رہے اور نیکی کی دعوت کی دھوئیں مچا رہے ہیں۔

نورانی چہرے دیکھ کر مسلمان ہو گیا

۱۴۲۵ھ (جنوری 2005ء) میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران اور مجلسِ بیرونِ ممالک کے بعض اراکین وغیرہ کامَدَنی قافلہ بابُ المدینہ (کراچی پاکستان) سے سفر کر کے ساؤتھ افریقہ پہنچا، اسی دوران دعوتِ اسلامی کامَدَنی مرکزِ فیضانِ مدینہ بنانے کیلئے جگہ دیکھنے کے لئے یہ قافلہ ایک مقام پر پہنچا، وہاں پہلے سے موجود اسلامی بھائیوں نے مَدَنی قافلے کا پُر تپاک طریقے پر خیر مقدم کیا۔ اُس جگہ کا مالک جو کہ عیسائی تھا، با عمامہ و باریش چمکدار و نور بار چہرے والے عاشقانِ رسول کے جلووں اور اللہ اللہ کے پُر کیف نغموں میں مست ہو گیا، بے قرار ہو کر آگے بڑھا اور نگرانِ شوریٰ سے کہنے لگا، ”مجھے مسلمان کر لیجئے۔“ اُسے

فوراً نصرانی مذہب سے توبہ کروا کر کلمہ شریف پڑھا کر مسلمان کر لیا گیا، اسلامی بھائیوں کی خوشی کی انتہاء نہ رہی، اللہ اللہ کی زوردار صداؤں سے فضا کا سینہ دہل اٹھا۔

تو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجالے ہے اچھا، نہیں ہے بُرا مَدَنی ماحول
یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ سنت، باب آدابِ طعام، ج ۱، ص ۴۰۹)

مدینہ: مدنی قافلے کی مزید بہاروں اور دیگر بہت سی معلومات کے لئے ”فیضانِ سنت جلد اول“ اور ”دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں“ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ طلب فرمائیے۔

مَدَنی تربیت گاہیں

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش کے احترام میں نیکی کی دعوت کو مؤثر انداز میں عام کرنے کے لئے مُتَعَدِّد مقامات پر تربیت گاہیں قائم ہیں جن میں دُور و نزدیک سے اسلامی بھائی آ کر قیام کرتے، عاشقانِ رسول کی صحبت میں سنتوں کی تربیت پاتے اور پھر قُرب و جوار میں جا کر ”نیکی کی دعوت“ کے مدنی پھول مہرکاتے ہیں۔

مساجد کی تعمیر

شیخ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش ہے کہ ہماری مساجد آباد ہو جائیں، ان کی رونقیں پلٹ آئیں اور پرانی مساجد آباد کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نئی مساجد بھی تعمیر کی جائیں۔ چنانچہ مساجد کی تعمیر کے لیے ”مجلسِ خُدّام المساجد“ قائم ہے، مُتَعَدِّد مساجد کی تعمیرات کا ہر وقت سلسلہ رہتا ہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

مُتَعَدِّد مَدَنی مراکز بنام فیضانِ مدینہ قائم کئے جا چکے ہیں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی اجازت سے مزید سلسلہ ابھی جاری ہے۔

سُنّت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں
رَحْمَت کی گھٹا چھائی فیضانِ مدینہ میں

دعوتِ اسلامی کے مراکز کی تعمیرات، جامعات، و مدارس اور دیگر تبلیغی

کاموں کے اخراجات مسلمانوں کے عطیّات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔ مگر ہر کس و نا کس کو چندہ وغیرہ کرنے کی اجازت نہیں، اس کے لئے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی اجازت ضروری ہے۔

آئِئِہٖ مَسَاجِدُ

بے شمار مساجد ایسی ہیں جن کی انتظامیہ ائمہ و مُؤدِّنین اور خادِمین کے

مُشاہرے (تنخواہوں) کا خاطر خواہ انتظام نہیں کر پاتی۔ لہذا! ان حضرات کی خیر خواہی میں تنخواہوں کی ادائیگی کا بھی سلسلہ ہے۔

گُونگے، بہرے اور نابینا اسلامی بھائی

شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے عمومی اسلامی

بھائیوں کے ساتھ ساتھ خصوصی یعنی گُونگے، بہرے اور نابینا اسلامی بھائی بھی فیض یاب ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو عموماً معاشرہ میں کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ علمِ دین نہ ہونے اور نیک صحبت سے دور ہونے کی وجہ سے بعض تو ضروری معلومات تک سے

محروم ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی تربیت اور

مجلسِ خصوصی اسلامی بھائی کی کاوشوں کے نتیجے میں آج پاکستان کے کئی شہروں میں

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں خصوصی اسلامی بھائیوں کے حلقے لگتے ہیں۔ بڑی راتوں میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماعات اور رمضان المبارک کے اجتماعی اعتکاف میں بھی ان کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ جن میں باقاعدہ اشاروں کی زبان میں نعت، بیان، ذکر اور دعا کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت کی دھو میں مچانے کیلئے مبلغین کو اشاروں کی زبان کا کورس کروانے کیلئے 30 دن کے تربیتی کورس کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے اور گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کے مدنی قافلے بھی سفر کرتے ہیں۔

دھاڑیں مار مار کر رونے لگے

محرم الحرام ۱۴۲۷ھ میں ہونے والے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس مبارک میں مجلس خصوصی اسلامی بھائی کے ذمہ داران پہلی مرتبہ گونگے بہرے اسلامی بھائیوں میں مدنی کام کرنے کی نیت سے پہنچے تو پتا چلا کہ خصوصی اسلامی بھائی 3 اور 4 تاریخ سے آنا شروع ہو جاتے ہیں اور 5، 6، 7 محرم الحرام کو ان کی تعداد کثیر ہو جاتی ہے۔ عرس کے موقع پر سٹی گورنمنٹ ایم سی ایلمینٹری اسکول میں ان کے قیام کی ترکیب ہوتی ہے۔ عرس کے موقع پر سٹی گورنمنٹ کی طرف سے 10 دن اسکول بند رہتے ہیں۔ مجلس کے اراکین کی انفرادی کوشش کی برکتوں سے گونگے بہروں میں خیر خواہی کی ترکیب بنانے کے ساتھ ساتھ اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا تو اندازہ ہوا یہاں آنے والے گونگے بہروں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ بعض گونگے چرس اور بھنگ جیسے نشے کے عادی تھے۔ شروع شروع میں یہ گونگے بہرے، مبلغین اسلامی

بھائیوں سے کتراتے رہے۔ پھر ان کی خیر خواہی کا اہتمام مجلس کی طرف سے کیا گیا اور جب یہ کھانے پر جمع ہوئے تو ان پر اشاروں میں انفرادی کوشش شروع کی گئی، جس سے یہ قریب آئے۔ دوسرے دن اجتماع ذکر و نعت کی ترکیب رکھی گئی۔ جس میں مبلغ دعوتِ اسلامی نے اشاروں میں حمد و نعت کے بعد سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ جس سے گونگے بہرے اسلامی بھائی انتہائی متاثر ہوئے پھر جب دعا سے پہلے مبلغ نے امیرِ اہلسنت دامت برکاتُہم العالیہ کے پُر اثر مناجات کے اشعار ”کب گناہوں سے کنار میں کروں گا یا رَبِّ (عَزَّوَجَلَّ)“ پڑھی اور اشاروں کی زبان کے تربیت یافتہ ایک اسلامی بھائی نے اشاروں میں جب مناجات کے اشعار پیش کئے تو گونگے بہرے اسلامی بھائیوں کی عجیب کیفیت ہو گئی۔ وہ خوفِ خدا اور گناہوں کی ندامت کے باعث دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ کئی تو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے اور زمین پر لوٹنے لگے۔ وہاں موجود عمومی اسلامی بھائی یہ منظر دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور جذباتِ تاثر سے اُنکی آنکھیں بھی بھگ گئیں۔

اسکول کے تمام اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر کا کہنا تھا کہ ہم نے آج تک ان گونگے بہرے اسلامی بھائیوں کو عموماً تاش کھیلنے اور نشہ کرتے دیکھا ہے۔ آج ہم ان کا یہ انداز دیکھ کر حیران ہیں۔ ہم آپ سب کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ ہر بار آئیں، ہماری خدمات آپ کے ساتھ ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خصوصی فیضان سے گونگے بہرے اسلامی بھائیوں نے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ پابندی سے نماز پڑھنے کا عزم کیا، اس کے علاوہ ہر ماہ 3 دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلوں میں سفر اور رمضان المبارک

میں اعتکاف میں بیٹھنے کی نیت بھی کی۔ آخر میں وکیلِ عطار کے ذریعے مرید ہو کر ”عطاری“ بھی بن گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرسچین کا قبولِ اسلام

باب المدینہ کراچی 2007ء میں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے نابینا اسلامی بھائیوں کا ایک مَدَنی قافلہ مطلوبہ مسجد تک پہنچنے کیلئے بس میں سوار ہوا۔ اس مَدَنی قافلے میں چند عُمومی اسلامی بھائی بھی شامل تھے۔ امیرِ قافلہ نے برابر بیٹھے شخص پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اس کا نام وغیرہ معلوم کیا تو وہ کہنے لگا کہ ”میں عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں نے مذہبِ اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور اس مذہب سے متاثر بھی ہوں مگر فی زمانہ مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار میرے اسلام قبول کرنے میں رُکاوٹ ہے۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ لوگ ایک جیسے (سفید) لباس میں ملبوس ہیں، بس میں چڑھے اور بلند آواز سے سلام کیا اور حیرانگی تو اس بات کی ہے کہ آپ کے ساتھ نابینا اشخاص نے بھی سر پر سبز عمامہ اور سفید لباس کو اپنا رکھا ہے، ان سب کے چہروں پر داڑھی بھی ہے۔“

اُس کی گفتگو سُننے کے بعد امیرِ قافلہ نے اسے مختصر طور پر ”مجلسِ خصوصیِ اسلامی بھائی“ کے بارے میں بتایا۔ پھر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دینِ اسلام کیلئے کی جانے والی عظیم خدمات کا تذکرہ کیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کا تعارف بھی کروایا۔ پھر اس سے کہا کہ ”یہ نابینا اسلامی بھائی اُنہی دنیا دار مسلمانوں (جنہیں دیکھ کر آپ اسلام قبول کرنے سے کترارہے ہیں) کی اصلاح کے لئے

نکلے ہیں۔“ یہ بات سن کر وہ اتنا متاثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ: گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کی مزید بہاریں پڑھنے کے لئے رسالہ ”گونگا مبلغ“

مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ طلب کیجئے۔

جیل خانہ

جیل میں ایسے لوگوں کی کثرت ہوتی ہے جو عموماً قرآن و سنت کی تعلیم سے

بے بہرہ ہوتے ہیں، اسی وجہ سے نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر قتل و غارت،

فائرنگ، دہشت گردی، توڑ پھوڑ، چوری، ڈکیتی، زنا کاری، منشیات فروشی، جوا اور نہ

جانے کیسے کیسے جرائم میں مبتلا ہو کر بالآخر جیل کی چار دیواری میں مقید ہو جاتے ہیں۔

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ قیدیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے جیل خانوں میں بھی دعوتِ اسلامی

کی مجلسِ فیضانِ قرآن کے ذریعے مدنی کام کی ترکیب ہے۔ کراچی سینٹرل جیل میں

قیدیوں کو عالم بنانے کیلئے جامعۃُ المدینہ کا بھی سلسلہ ہے۔ کئی ڈاکو اور جرائم پیشہ

افراد جیل کے اندر ہونے والے مدنی کاموں سے متاثر ہو کر تائب ہونے کے

بعد رہائی پا کر عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مسافر بننے اور سنتوں

بھری زندگی گزارنے کی سعادت پارہے ہیں، آتشیں اسلحہ کے ذریعے اندھا دھند

گولیاں برسانے والے اب سنتوں کے مدنی پھول برسا رہے ہیں! مُبْلِغِین کی

انفرادی کوششوں کے باعث کفارِ قیدی بھی مُشْرِف بہ اسلام ہو رہے ہیں۔

قیدی کی اصلاح

شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار

قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ تحریر فرماتے ہیں، ”دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی جیل خانوں میں بھی دھوم مچی ہوئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جیل کے اندر دیگر تبلیغی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ قیدیوں کیلئے تعلیمِ قرآن اور شریعت کو رس کا سلسلہ بھی ہے۔ جن کو پولیس کی مار اور کال کوٹھڑی کے تنگ و تاریک درودیوار نہ سدھار سکے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکات سے ایسوں کی اصلاحات کے بھی واقعات ہوئے ہیں۔ چنانچہ مشہور صوفی بُرگ بابا بلکھے شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاکیزہ خطے ضلع قصور ڈاکخانہ گھڑیاں سے ایک اسلامی بہن نے کچھ اس طرح کی تحریر بھجوائی، ”مجھے بیوہ ہوئے آٹھ سال گزر چکے ہیں میرا ایک ہی بیٹا ہے۔ بُری صحبت کے سبب وہ لڑائی جھگڑوں کا عادی ہو گیا اور منشیات فروشی کے دھندے میں پڑ گیا، سمجھاتی تو مجھے گالیاں دیتا اور مارتا۔ آہ! میرا خت جگر نظر کا نور اور دل کا سُور بننے کے بجائے میرے جگر کا ناسور بن گیا۔ کئی بار پولیس اُٹھا کے لے گئی، میں جوں توں کر کے اُس کو چھڑوا کر لاتی، کئی مقدّے اُس پر قائم تھے۔ آخر کار کسی مقدّے میں اُس کو سزا سنائی گئی اور وہ جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے چلا گیا۔ تقریباً آٹھ ماہ کے بعد جب وہ ضمانت پر رہا ہو کر گھر آیا تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گئی کہ آیا یہ خواب ہے یا حقیقت! بات بات پر مجھے گالیوں سے نوازنے اور مار دھاڑ کرنے والا بد مزاج بیٹا آج میرے قدموں میں گر کر رو کر مجھ سے مُعافیاں مانگے جا رہا ہے۔

اتنے میں اذانِ مغرب کی صدا سے فضا گونج اُٹھی اور وہ نماز پڑھنے کیلئے جانبِ مسجد روانہ ہو گیا۔ اس کے چہرے پر تقدّس کا نور جھلک رہا تھا اور انداز میں بھی

نمایاں تبدیلی تھی ہل تک گالیاں بکنے والا نو جوان آج بات بات پر سُبْحَنَ اللّٰہ،
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، ماشاء اللّٰہ اور اِنْ شَاءَ اللّٰہ کہے جا رہا تھا، اُس کی زبَان ذکر و دُرود سے
 تر تھی، عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد مسجد سے واپس آ کر وہ جلد ہی لیٹ گیا،
 میں بھی سو گئی۔ رات تقریباً دو بجے جب میری آنکھ کھلی تو قریبی چارپائی پر سویا ہوا بیٹا
 غائب تھا! میں گھبرا کر اٹھ بیٹھی کہ کہیں پھر واردات کرنے اور کسی کا گھر اجاڑنے تو نہیں
 چلا گیا! مگر جوں ہی صحن کی طرف نظر اٹھی تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا بیٹا مُصلّی بچھائے
 خُشوع و خُضوع کے ساتھ تہجد ادا کر رہا ہے سلام پھیرنے کے بعد وہ رو رو کر
 ربِّ کائنات کے خُصُورِ مُناجات میں مشغول ہو گیا۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی بُری خصلتیں بھی چھڑا یا الہی
 خطاؤں کو میری مٹا یا الہی مجھے نیک خصلت بنا یا الہی
 تجھے واسطہ سارے نبیوں کا مولا مری بخش دے ہر خطا یا الہی
 تُو انگریزی فیشن سے ہر دم بچا کر
 مجھے سنتوں پر چلا یا الہی

بیٹے کو روتا بلکتا دیکھ کر میرا دل بھرا آیا اور میں روتے روتے اپنے لال سے
 لپٹ گئی۔ کچھ دیر تک ہم ماں بیٹے ہچکیاں لے کر روتے رہے، جب اِفاقہ ہوا تو
 میرے استفسار پر اُس نے اس حیرت انگیز تبدیلی کے متعلّق بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ
 عَزَّوَجَلَّ مجھے جیل میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا
 مدّ فی ماحول میسر آ گیا، جیل کے اندر دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین باقاعدہ قرآنِ پاک

وُصُو، نماز، اور سنتیں سکھاتے اور دُعائیں یاد کرواتے ہیں۔ عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش سے میں گناہوں سے تائب ہوا۔ یہ باتیں سُن کر میرا دل باغِ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو گیا۔ میں دعوتِ اسلامی والوں کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے نافرمان، جرائمِ پیشہ اور منشیات کے عادی بیٹے کو اصلاح کا سامان فراہم کیا۔ دعوتِ اسلامی کا مجھ دکھیری ماں پر اور ہمارے خاندان پر عظیم احسان ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ عزَّوَجَلَّ تمام غمزدہ ماؤں کے اُن اَسیر بیٹوں کو جو جیلوں کے اندر ہیں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نصیب کرے تاکہ وہ جرائم سے مُنہ موڑ لیں اور سنتوں سے رشتہ جوڑ لیں۔“

سنتوں سے بھائی رشتہ جوڑ لے اور جرائم سے تو مُنہ کو موڑ لے
نیکیاں کر جلد، توبہ دیوں سے بھاگ قبر میں ورنہ بھڑک اُٹھے گی آگ

مدینہ: اس طرح کی مزید بہاریں پڑھنے کے لئے رسالہ ”دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات“ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ طلب کیجئے۔

اجتماعی اعتکاف

دعوتِ اسلامی کے معرضِ وجود میں آنے سے دو یا تین سال پہلے رمضان

المبارک میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے عینِ شباب میں نور مسجد کاغذی بازار بیٹھادر باب المدینہ کراچی (جہاں آپ امامت بھی فرماتے تھے) میں پہلا اعتکاف کیا۔

پھر اگلے سال آپ دامت برکاتہم العالیہ کی انفرادی کوشش سے 2 اسلامی بھائی آپ کے ساتھ اعتکاف کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی منساری

کی برکت سے اگلے سال یہ تعداد 28 تک پہنچ گئی۔ اس اجتماعی اعتکاف کی دُور دُور تک دُھوم مچ گئی کہ 28 اور وہ بھی نوجوان اسلامی بھائی اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہیں چنانچہ لوگ باقاعدہ ان عاشقانِ رسول کی زیارت کے لئے آتے۔ اجتماعی اعتکاف کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ دعوتِ اسلامی کا سورج طلوع ہو گیا اور دعوتِ اسلامی کے اولین مدنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد (سولجر بازار باب المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام پہلا اجتماعی اعتکاف کیا گیا۔ 60 اسلامی بھائیوں نے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی معیت میں اعتکاف کرنے کی سعادت پائی۔ بڑھتے بڑھتے (تادم تحریر) یہ سلسلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں پہنچ گیا ہے۔ یوں دُنیا کی بے شمار مساجد میں ماہِ رَمَضَانُ المبارک کے 30 دن اور آخری عشرہ میں اجتماعی اعتکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان میں ہزار ہا اسلامی بھائی علمِ دین حاصل کرتے، سُنّتوں کی تربیت پاتے ہیں۔ نیز کئی مُعْتَكِفِین چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بن جاتے ہیں۔

میں نے کئی بار خودکشی کی کوشش کی تھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان (حالِ مقیم باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، ”میں والدین کا معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ انتہائی درجہ کا گستاخ تھا، کُرکٹ اور بلیئر ڈھیلنے میں دن برباد کرتا اور رات وڈیو سینٹر کی زینت بنتا۔ ماہِ رَمَضَانُ المبارک میں ماں باپ سے میں نے بہت زیادہ لڑائی کی یہاں تک کہ گھر میں توڑ پھوڑ مچا دی! اپنی گناہوں بھری زندگی سے خود بھی

بیزار تھا، غضب کا جذباتی تھا اسی لئے معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کئی بار خودکشی کرنے کی سعی کی مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناکامی ہوئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے مجھ گنہگار کو رَمَضَانِ الْمَبَارَك کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا شوق پیدا ہوا، اپنے گھر کی قریبی مسجد ہی میں اعتکاف کا ارادہ تھا کہ ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہو گئی۔ ان کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَكِف ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اعتکاف کی برکتوں کے کیا کہنے!، میں گنہگار کلین شیواور پینٹ شرٹ میں کسا کسایا گیا تھا، مگر تربیتی حلقوں، سنتوں بھرے بیانوں اور عاشقانِ رسول کی صحبتوں نے وہ مدنی رنگ چڑھایا کہ ہاتھوں ہاتھ داڑھی بڑھانی شروع کر دی، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا اور چاند رات کو خوب رو کر گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد گھر جانے کے بجائے ہاتھوں ہاتھ سنتوں کی تربیت کے تین دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ میں نے عید کے تینوں دن راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ گزارے۔ خدا کی قسم! یہ میری زندگی کی سب سے پہلی عید تھی جو بہت اچھی گزری۔ واپسی پر گھر آ کر امی جان کے قدموں سے لپٹ گیا اور اس قدر رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں اور میں بے ہوش ہو گیا۔ کم و بیش آدھے گھنٹے کے بعد جب ہوش آیا تو سارے گھر والے مجھے گھیرے ہوئے تھے اور تصویر حیرت بنے ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے کہ اسے کیا ہو گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ گھر میں بہت اچھی ترکیب بن گئی۔ تادم تحریر تنظیمی طور پر علاقائی مشاورت کا نگران ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ الفاظ لکھتے وقت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں تربیتی کورس کرنے کی سعادت حاصل کر لینے کے بعد مزید 126 دن

کے ”امامت کورس“ کا سلسلہ جاری ہے۔ دُعائے استِقامت کا مُلتَجی ہوں۔

بگڑے اخلاق سارے سنور جائیں گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

بس مزہ کیا مزہ کو مزے آئیں گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، ج ۱، ص ۱۴۶۶)

مدینہ: اجتماعی اعتکاف کی مزید بہاریں پڑھنے کے لئے ”فیضانِ سنت جلد اول“ اور ”دعوتِ اسلامی

کی مدنی بہاریں“ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ طلب کیجئے۔

حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع

دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں مقامات پر ہونے والے ہفتہ وار

سُنتوں بھرے اجتماعات کے علاوہ عالمی اور صوبائی سطح پر بھی سُنتوں بھرے

اجتماعات ہوتے ہیں۔ جن میں ہزاروں، لاکھوں عاشقانِ رسول شرکت کرتے ہیں

اور اجتماع کے بعد خوش نصیب اسلامی بھائی سُنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے

مسافر بھی بنتے ہیں۔ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف (پاکستان) میں واقع صحرائے مدینہ کے

کثیر رقبہ پر ہر سال تین دن کا بین الاقوامی سُنتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں

دنیا کے کئی ممالک سے مدنی قافلے شرکت کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ مسلمانوں کا حج

کے بعد سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ صحرائے مدینہ مدینۃ الاولیاء ملتان اور صحرائے

مدینہ باب المدینہ کراچی کا کثیر رقبہ دعوتِ اسلامی کی ملکیت ہے۔

اولادِ مل گئی

ایک اسلامی بھائی تقریباً 25 سال سے بے اولاد تھے۔ دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی سنٹوں بھرا اجتماع ہونے والا تھا۔ ایک مبلغ نے انہیں سنٹوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلاتے ہوئے ڈھارس دی کہ آپ اجتماع میں شریک ہو کر دعا کرنا، وہاں بہت سارے عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں اور نیک لوگوں کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ بھی وہاں اولاد کی خیرات مانگ لینا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی اور وہ اجتماع میں حاضر ہو گئے۔ وہاں دعا مانگنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد سے نوازدیا۔ (تربیتِ اولاد، ص ۵۱)

اسلامی بہنوں میں مَدَنی انقلاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے خون پسینے سے سینیچی ہوئی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو قبول کیا، فیشن پرستی اور فحاشی و غریانی سے سرشار معاشرہ میں پروان چڑھنے والی بیشمار اسلامی بہنیں گناہوں کے دَلْدَل سے نکل کر اُمّہاتِ المؤمنین اور شہزادی کوئین بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی دیوانیاں بن گئیں۔ گلے میں دُوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینڑوں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سنیما گھروں کی زینت بننے والیوں کو کر بلا والی عِفَّت مآب شہزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی شرم و حیا کی وہ برکتیں نصیب ہوئیں کہ مَدَنی بُرقع اُن کے لباس کا جزو لا یُنفک بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے بھی شرعی پردہ کے ساتھ مُتَعَدِّد مقامات پر ہفتہ وار

اجتماعات ہوتے ہیں۔ اسلامی بہنوں کے جامعات بھی قائم ہیں مُتَعَدِّدِ اسلامی بہنیں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عالِمات بننے کی سعادت حاصل کر چکی ہیں۔ دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر گھروں کے اندر ان کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدرّس بنام مدرّسۃ المدینہ (برائے بالغات) بھی لگائے جاتے ہیں، ایک اندازے کے مطابق فقط باب المدینہ (کراچی) میں اسلامی بہنوں کے 1317 مدرّسے تقریباً روزانہ لگتے ہیں جن میں کم و بیش 12017 اسلامی بہنیں قرآنِ پاک، نماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔ نیز مَدَنی مَنوں اور مَدَنی مَنیوں کیلئے بے شمار مدرّس مدرّسۃ المدینہ کے نام سے قائم ہیں جہاں حفظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے۔

مری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مَدَنی بُرّقع پہنیں

انہیں نیک تم بنانا مَدَنی مَدینے والے

اِسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو!

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کالْب لباب ہے کہ والدین کے بے حد اصرار پر میں نے قرآنِ پاک حفظ کرنے کی سعادت تو حاصل کر لی تھی مگر بعد میں اس کو دُہرانا چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے والدین کو سخت تشویش تھی۔ اتنی عظیم سعادت حاصل کر لینے کے باوجود میری عملی کیفیت یہ تھی کہ میں نمازوں کی پابندی سے غافل تھی۔ نت نئے فیشن اور گانے سننے کی تو اتنی شوقین تھی کہ بعض اوقات تو ساری ساری رات ہیڈ فون لگا کر گانے سنا کرتی۔ T.V کی تباہ کاریوں نے بھی مجھے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، چنانچہ مجھے فلمیں ڈرامے دیکھنے میں بہت مزا آتا

تھا۔ بالخصوص ایک گلوکار کے گانوں کی اسقدر دیوانی تھی کہ میری سہیلیاں مذاقاً کہتی تھیں کہ یہ تو مرتے وقت بھی اسی گلوکار کو یاد کرے گی۔ صد افسوس کہ اگر میں اُس کا کوئی شو (پروگرام) نہ دیکھ پاتی تو رور و کر برا حال کر لیتی یہاں تک کہ کھانا بھی نہیں کھاتی تھی۔ الغرض میرے صبح و شام یونہی گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔

میری ممائی دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے
اجتماعات میں شرکت کیا کرتی تھیں۔ وہ مجھے بھی اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتیں مگر میں ٹال دیتی۔ ان کی مسلسل انفرادی کوشش کے نتیجے میں بالآخر میں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ وہاں پر ہونے والے سنتوں بھرے بیان، ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رقت انگیز دُعا سے میں بہت متاثر ہوئی۔ ایک حلقہ ذمہ دارہ اسلامی بہن مجھ پر بڑی شفقت فرمائیں اور مجھے گھر سے بلا کر سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کروائیں۔ انکی اسقدر شفقتیں دیکھ کر میرا دل پسچ گیا اور میں نیکیوں کی طرف رغبت کرنے لگی اور فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے اور دیگر گناہوں سے بھی توبہ کر لی۔ مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سننے کی خوفِ خدا سے لرز کر رہ جاتی کہ اگر یونہی گناہ کرتے کرتے مجھے موت آجاتی تو میرا کیا بنتا۔ اسی طرح مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی کتب و رسائل پڑھ کر مجھ میں احساسِ ذمہ داری پیدا ہوا اور میں بھی اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہو گئی۔ مجھے ذمہ دارہ اسلامی بہن جو بھی ذمہ داری دیتیں میں بحسن و خوبی نبھانے کی کوشش کرتی۔ یوں

دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے کرتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریر علاقائی مشاورت کی خادمہ (ذمہ دارہ) کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کو بڑھانے میں کوشاں ہوں۔ مفتی دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق العطارى المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی پیروی میں روزانہ ایک منزل کی دہرائی کی سعادت بھی حاصل ہو رہی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی انعامات

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اس پرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مَدَنی انعامات“ بصورتِ سوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبہٴ دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83 اور مَدَنی مٹوں اور مٹویں کیلئے 40 اور خصوصی اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مَدَنی انعامات ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلباء مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ”فکرِ مدینہ“ یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر مَدَنی انعامات کے پاکٹ سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بتدریج دور ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بھی بنے گا۔ ہمیں چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مَدَنی انعامات کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے

اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مَدَنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔

عالمینِ مدنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قدر خوش قسمت ہوتے ہیں اس کا اندازہ اس مَدَنی بہار سے لگائیے چنانچہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رَجَب المرجَّب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفیٰ جانِ رحمت** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لیہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفرت فرما دیگا۔

مَدَنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے

قُرْبِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، ج ۱، ص ۱۱۳۵)

مَدَنی مذاکرات

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی صحبت درحقیقت بہت بڑی نعمت ہے، آپ دامت برکاتہم العالیہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے ”مَدَنی مذاکرات“ میں مختلف قسم کے مثلاً عقائد و اعمال،

فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طب، اخلاقیات و اسلامی معلومات، معاشی و معاشرتی و تنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات کے متعلق سوالات کرتے ہیں اور شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ انہیں حکمت آموز و عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے اور حسبِ عادت وقتاً فوقتاً صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! کی دِلنواز صدا لگا کر حاضرین کو رُودِ شریف پڑھنے کی سعادت بھی عنایت فرماتے ہیں۔

روحانی علاج اور استخارہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مجلسِ مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے تحت دکھیارے مسلمانوں کا امیرِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذات کے ذریعے فی سبیل اللہ علاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس وقت مجلس کی طرف سے بلا مبالغہ لاکھوں تعویذات اور تعزیت، عیادت اور تسلی نامے بھیجے جا چکے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق مجلس کی طرف سے ماہانہ کم و بیش سوا دو لاکھ اور سالانہ 26 لاکھ سے زائد ”تعویذات“ و ”اُوراد“ دیئے اور کم و بیش 20 سے 25 ہزار مکتوبات بھیجے جاتے ہیں ان میں E-mail کے جوابات بھی شامل ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ماہانہ 2500 سے زائد آن لائن استخارہ کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں

تعویذاتِ عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذ حاصل کریں۔ تعویذاتِ عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں:

برین ٹیومر کا مریض تندرست ہو گیا

سکھر (باب الاسلام سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کا حلیہ بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک شخص کو برین ٹیومر (یعنی دماغ میں پھوڑا) تھا۔ اس کے دو آپریشن ہو چکے تھے۔ اس کی حالت قابلِ رحم تھی۔ ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا تھا۔ کسی نے اُن کو تعویذاتِ عطاریہ استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ مگر مریض کی حالت مایوس کن ہونے کی وجہ سے گھر والوں نے خاص توجہ نہ دی۔

ایک دن اُن کے چھوٹے بھائی مجلسِ مکتوباتِ تعویذاتِ عطاریہ کے بستے (اسٹال) پر گھبرائے ہوئے آئے اور روتے ہوئے کہنے لگے: ”بھائی جان کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی۔ لگتا ہے شاید آج بھائی کی زندگی کی آخری رات ہے، وہ کسی کو نہیں پہچان رہے، سانس بھی اُکھڑی ہوئی ہے، کوئی تعویذ دے دیں۔“ مجلس کے اسلامی بھائیوں نے انہیں تسلی دی: ”آپ مایوس مت ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ شفا دینے والا ہے۔ آپ یہ تعویذاتِ عطاریہ لے جائیں، یہ اس زمانے کے ولی سلسلہ عالیہ کے عظیم بزرگ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت و ائمہِ بڑکاتہم العالیہ کے عطا کردہ ہیں۔ ان تعویذات کی برکت سے کئی ایسے مریض بھی شفا پا چکے ہیں جنہیں ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دے دیا تھا۔“

دوسرے دن انکے بھائی دوبارہ بستے پر آئے تو ان کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔ انہوں نے بتایا: ”میں نے گھر جا کر جیسے ہی تعویذ اپنے بیمار بھائی جان کے سر پر باندھا تو سارے گھر والے حیران رہ گئے کہ چند منٹ بعد ہی بھائی نے (جو لگتا تھا کہ آخری سانس لے رہے ہیں) آنکھیں کھول دیں۔ انہوں نے گھر والوں کو بٹھانے کا اشارہ کیا۔ انہیں سہارا دے کر بٹھادیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے کھانا بھی کھانا شروع کر دیا ہے۔“ 2 دن بعد برین ٹیومر کے مرض میں مبتلا رہنے والے اسلامی بھائی اپنے قدموں پر چل کر تعویذاتِ عطاریہ کے بستے پر ذمہ داران سے ملنے آئے اور بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میری طبیعت %75 فیصد صحیح ہو گئی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ: رُوحانی علاج کی مزید بہاریں پڑھنے کے لئے ”خوفناک بلا“، ”پراسرار کتا“، ”سینگوں والی لہن“، ”خوش نصیب مریض“ نامی رسائلِ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ طلب کیجئے۔

حُجَّاج کی تربیت

حج کے موسمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی حاجیوں کی تربیت کرتے ہیں۔ حج و زیاراتِ مدینہ منورہ میں رہنمائی کے لیے مدینے کے مسافروں کو حج کی کتابیں مثلاً رفیقِ الحرمین بھی مفت پیش کی جاتی ہیں۔

تعلیمی ادارے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: ”طلبہ ملک و ملت کا قیمتی

سرمایہ ہوتے ہیں مستقبل میں قوم کی باگ ڈور یہی سنبھالتے ہیں، اگر ان کی شریعت و سنت کے مطابق تربیت کر دی جائے تو سارا معاشرہ خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ کا گہوارہ بن جائے۔“

تعلیمی اداروں مثلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ و طلبہ کو بیٹھے بیٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں سے روشناس کروانے کے لیے بھی مدنی کام ہو رہا ہے۔ بے شمار طلبہ سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں نیز مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے رہتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ متعدد دنیوی علوم کے دلدادہ بے عمل طلباء، نمازی اور سنتوں کے عادی ہو گئے۔ چھٹیوں میں دینی تربیت کے لیے ”فیضانِ قرآن و حدیث کورس“ کی بھی ترکیب کی جاتی ہے۔

جامعۃ المدینہ

امیر اہلسنت و اہل سنت برکاتہم العالیہ کی علم دوستی اور اشاعتِ علم دین کی تڑپ کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام جامعۃ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے مدرسۃ المدینہ گودھرا کالونی (باب المدینہ کراچی) کی دوسری منزل میں کھولی گئی۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا، جامعۃ المدینہ کی شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ تادم تحریر (یکم رجب المرجب ۱۴۲۹ھ) 107 جامعات بنام ”جامعۃ المدینہ“ قائم ہیں ان کے ذریعے کم و بیش 15,000 اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام و طعام کی سہولتوں کے ساتھ) ”درسِ نظامی“ (عالم کورس) اور تقریباً 2,000 اسلامی بہنوں کو ”عالمہ کورس“ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اہلسنت کے مدارس کے مُلک گیر ادارہ تنظیم المدارس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے امتحانات میں برسوں سے

تقریباً ہر سال ”دعوتِ اسلامی“ کے جامعات کے طلبہ اور طالبات پاکستان میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے بسا اوقات اوّل، دوّم اور سوّم پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔ جامعۃ المدینہ سے سندِ فراغت حاصل کرنے والے علما کے نام کے ساتھ مدّنی لکھا اور بولا جاتا ہے۔

مدرسة المدینہ

اندرون و بیرونِ ملک حفظ و ناظرہ کے لاتعداد مدارس بنام ”مدرسة المدینہ“ قائم ہیں۔ پاکستان میں تادم تحریر کم و بیش 50,000 (پچاس ہزار) مدّنی مٹے اور مدّنی مٹیوں کو حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جا رہی ہے۔

مدرسة المدینہ (بالغان)

الحمد لله عزّوجلّ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مساجد وغیرہ میں عموماً بعد نمازِ عشاء ہزار ہا مدرسة المدینہ کی ترکیب ہوتی ہے جن میں اسلامی بھائی صحیحِ مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرآن کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ دُرست کرتے اور سُنتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔

مدرسة المدینہ (بالغان) پڑھانے والا مفتی کیسے بنا؟

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی مفتی فضیل رضا عطّاری مدّظلہ العالی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے 14 سال کی عمر میں میٹرک پاس کیا اور مزید

تعلیم کے لئے کالج جا پہنچا۔ میرا اکثر وقت عام نوجوانوں کی طرح دوستوں کے ساتھ گپ شپ لڑاتے یا کرکٹ وغیرہ کھیلنے میں گزرتا۔ ہمارے علاقے میں سبز عمامہ اور سفید لباس میں ملبوس ایک عاشقِ رسول اکثر بڑی محبت سے ملتے اور تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں بتاتے اور مجھے بھی یہ ماحول اپنانے کی ترغیب دیتے۔ میں ان کے محبت بھرے مدنی انداز سے متاثر تو بہت تھا مگر طویل عرصہ تک کوئی پیش قدمی نہ کر پایا۔ بالآخر میں ان کی انفرادی کوشش کی برکت سے مسجد میں بعد نمازِ عشاء قائم کئے جانے والے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت کرنے لگا۔ میں جسمانی طور پر کمزور ہونے کی وجہ سے اپنی اصل عمر سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا تھا، اس لئے مجھے الگ سے بٹھا کر پڑھایا جاتا۔ اسی وجہ سے ایک بار مجھے مدرسے میں پڑھانے سے معذرت بھی کر لی گئی۔ کیونکہ وہاں بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کی ترکیب تھی۔ مگر میں نے ہمت نہ ہاری اور دوبارہ داخلے کی کوشش کرتا رہا۔ میرے جذبے کو دیکھتے ہوئے مجھے دوبارہ داخلہ دے دیا گیا۔ میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں دُرست قرآن پڑھنا سیکھ گیا۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سنٹوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا۔ جلد ہی میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے مرید ہو کر ”عطاری“ بن گیا۔ میں کم و بیش 8 سال مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآن پاک صحیح مخرج کے ساتھ پڑھانے کی سعادت پاتا رہا۔ اس دوران میں نے

دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں بھی شرکت کی اور نیکیوں کی مزید رغبت پائی۔ میں نے 1996ء میں درسِ نظامی کرنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ 2003ء میں فارغ التحصیل ہوا۔ اس دوران فتویٰ نویسی کی بھی تربیت لے چکا تھا۔ پیر و مرشد کی شفقت سے مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ کے رکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے کے ساتھ دارالافتاء اہلسنت (کنز الایمان) میں تادمِ تحریر بطورِ مفتی و مصدّق خدمتِ افتاء کی سعادت حاصل ہے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مدرسۃ المدینہ (بالغان)

پڑھاتے پڑھاتے توجہ مُرشد کی برکت سے کالج میں پڑھنے والے مذکورہ اسلامی

بھائی مفتی و مصدّق بن گئے۔ آپ بھی ان مدارس المدینہ (بالغان) میں پڑھنے یا

پڑھانے کی نیت کر لیجئے۔

شفا خانے

محدود پیمانے پر شفا خانے بھی قائم ہیں جہاں بیمار طلبہ اور مدنی عملہ کا مفت

علاج کیا جاتا ہے ضرورتاً داخل بھی کرتے ہیں نیز حسبِ ضرورت بڑے اسپتالوں کے

ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

تَخَصُّصٌ فِی الْفِقْهِ

دعوتِ اسلامی کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ اس کے ”جامعۃ المدینہ“ میں دورہ حدیث کے بعد جدید مفتیان کرام کی زیر نگرانی تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) کروایا جاتا ہے جس کی مدت دو سال ہے جس میں مُتَعَدِّدُ عُلَمَاءِ کرامِ اِفتا کی تربیت پارہے ہیں۔۔ اس کورس میں داخلے کے لئے بھی باقاعدہ ٹیسٹ لیا جاتا ہے۔ اس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ سے اجارہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی معاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر مفتی کورس کر سکیں۔ فی الحال یہ کورس جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں کروایا جاتا ہے۔

شریعت کورس

ضروریاتِ دین سے رُوشناس کروانے کیلئے اپنی نَوْعِیَّت کا مُفَرِّد ”شریعت کورس“ بھی شروع کیا گیا ہے جس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ اسلامی بہنوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔ اس کیلئے دعوتِ اسلامی کی ”مجلس تحقیقاتِ شرعیہ“ کے مُبَلِّغِینِ عُلَمَاءِ کرام کَثَرَهُمُ اللہ تعالیٰ نے باقاعدہ ایک ضَخِیم کتاب بنام ”نصابِ شریعت (حصہ اول)“ مُرَتَّب فرمائی ہے جو کہ مکتبۃ المدینہ کی تمام شاخوں سے ہَدِیَّۃً طَلَب کی جاسکتی ہے۔

مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ

مسلمانوں کو پیش آمدہ جدید مسائل کے حل کے لئے مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ مصروفِ عمل ہے جو کہ دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغِینِ عُلَمَاءِ و مفتیانِ کرام پر مُشتمل ہے۔

دارُالافتاءِ اہلِ سُنّت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ملک بھر میں مختلف مقامات پر دارالافتاءِ اہلسنّت قائم ہیں جہاں دعوتِ اسلامی سے وابستہ مفتیانِ کرام اور علماءِ اہلسنّت مسلمانوں کی شرعی رہنمائی کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ ماہانہ کم و بیش دو ہزار (2000) فتاویٰ جات (جن میں انٹرنیٹ پر جاری ہونے والے فتاویٰ بھی شامل ہیں) دارالافتاء سے جاری کیے جاتے ہیں۔ اکثر فتاویٰ کمپیوٹر پر کمپوز کر کے دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہزار ہا اسلامی بھائی ٹیلیفون کے ذریعے نیز بالمشافہ اپنے درپیش مسائل کا حل پاتے اور اپنے معاملات کو شریعتِ مطہرہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی نظرِ عنایت سے اب تک کم و بیش تریسٹھ ہزار (63,000) سے زائد فتاویٰ جات جاری کئے جا چکے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس شعبہ میں مزید ترقی کا سفر ابھی جاری ہے۔

انٹرنیٹ

انٹرنیٹ کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذریعے دنیا بھر میں اسلام کا پیغام عام کیا جا رہا ہے۔

آن لائن دارُالافتاءِ اہلِ سُنّت

دعوتِ اسلامی کی website میں دارُالافتاءِ اہلِ سُنّت پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مسائل کا حل بتایا جاتا، کفار کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے اور ان کو اسلام کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔

مکتبۃ المدینہ

اس اشاعتی ادارے کے ذریعے سرکارِ علیحضرت رحمۃ اللہ علیہ، امیر اہلسنت و دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر علمائے اہلسنت کی کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے اپنے پریس (Press) بھی قائم کر لئے ہیں۔

نیز سنتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کی لاکھوں کیسٹیں اور VCDs بھی دنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں۔

المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة

”المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة“ دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کَثْرَتُهُمُ اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

- | | |
|---|--------------------|
| (۱) شعبۂ کتبِ علیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | (۲) شعبۂ درسی کتب |
| (۳) شعبۂ اصلاحی کتب | (۴) شعبۂ تفتیش کتب |
| (۵) شعبۂ تخریج | (۶) شعبۂ تراجم کتب |

”المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة“ کی اولین ترجیح سرکارِ علیحضرت امام

اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجِدِّ دین و مِلَّت، حامی سنت، مائی بدعت، عالم شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الْوَسْعِ سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔

مجلسِ تفتیشِ کُتب و رسائل

دعوتِ اسلامی کا مدنی کام جوں جوں ترقی کرتا جا رہا ہے توں توں

مسلمانوں میں دینی مطالعہ کا شوق بڑھتا جا رہا ہے، ایک دور تھا کہ جب علمائے اہلسنت کی لکھی ہوئی اسلامی کتابیں کسی دینی اجتماع میں بمشکل بیس تیس بکتی ہوں گی، اب الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہی ہیں۔

جدید مکتبے کھل رہے ہیں۔ نئے نئے مصنفین اپنی قلمی کاوشوں کو منظر عام پر لا رہے ہیں۔ آج کل کاروباری اصول یہ ہے کہ جب کوئی چیز بازار میں چل نکلتی ہے تو پھر اس

کے معیار پر توجہ کم اور اس کی مقدار بڑھانے اور خوب کمانے پر دھیان زیادہ دیا جاتا ہے۔ یہی حال کتابوں کے معاملے میں بھی دیکھا گیا، طباعت کی فاحش اغلاط

سے بھرپور کتابیں بھی دھڑا دھڑ بکنے لگیں۔ ان تشویشناک معاملات پر قابو پانے کی کوشش کی ایک کڑی یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی سے محبت کرنے والے سنیوں کے مکتبوں

اور جدید مصنفین و مؤلفین کی ایک تعداد کو جمع کر کے ان کا بھرپور مدنی مشورہ کیا گیا اور انہیں غیر محتاط کتب چھاپنے کے سبب پھیلنے والی متوقع گمراہی اور ہونے والے گناہ

جاریہ کا خوف دلایا گیا۔ اس سے ان پر بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ چنانچہ غیر محتاط کتب چھاپنے کے سبب اُمتِ مسلمہ میں پھیلنے والی گمراہی اور ہونے والے گناہ جاریہ کے

سدِّ باب کے لیے ”مجلسِ تفتیشِ کُتب و رسائل“ قائم کی گئی جو مُصَنِّفِین و مُؤَلِّفِین کی کُتب کو عقائد، کفریات، اخلاقیات، عربی عبارات اور فقہی مسائل کے حوالے سے ملاحظہ

کر کے سند جاری کرتی ہے۔

مختلف کورسز

مُبلِّغین کی تربیت کے لیے مختلف کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے مثلاً 41 دن کا مدنی قافلہ کورس، 63 دن کا تربیتی کورس، امامت کورس اور مُدَرِّس کورس وغیرہم۔ اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت کی دھو میں مچانے کیلئے مُبلِّغین کو اشاروں کی زبان کا کورس کروانے کیلئے 30 دن کے تربیتی کورس کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے، جن میں باقاعدہ اشاروں کی زبان میں نعت، بیان، ذکر اور دعا کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔

نامعلوم درد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ”تربیتی کورس“ کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن جمعرات کو صبح تقریباً چار بجے پیٹ کی بانیں جانب اچانک درد اٹھا، درد اس قدر شدید تھا کہ سات انجکشن لگے تب آرام آیا، حسبِ معمول جمعرات کو ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع کیلئے (مدنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں شام کو حاضر ہوا۔ رات دس بجے پھر درد شروع ہوا مگر اجتماع میں مانگی جانے والی اجتماعی دعا کے وقت ٹھیک ہو گیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر بہت شدید درد اٹھا۔ ڈاکٹر نے تین انجکشن لگائے پھر کچھ افاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہو گئی کہ جب بھی کھانا کھاتا درد شروع ہو جاتا۔ روزانہ تین چار ٹیکے لگتے۔ ڈرپ چڑھتی، الٹراساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے

میں 12 دن کیلئے سفر کی تیاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بہتر ارو کا مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں ڈیرہ بگٹی (بلوچستان) جانے والے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ ڈیرہ بگٹی جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا سا درد ہوا، پھر وہاں سے ہم نے ”سوئی“ آ کر جمعرات کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور پھر ڈیرہ بگٹی واپس آ گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی برکت سے دُرِّ دایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حال مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی۔ اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ مجھے مدنی قافلے میں خواب کے اندر مدنی نے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار ہو گیا۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
دردِ سر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر پاؤ گے صحتیں قافلے میں چلو
ہے طلب دید کی، دید کی عید کی کیا عجب وہ دیکھیں قافلے میں چلو

(فیضانِ سنت، باب پیٹ کا قفلِ مدینہ، ج 1، ص ۶۹)

ایصالِ ثواب

اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈالوا کر فیضانِ سنت، نماز کے احکام اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں تقسیم کرنے کے خواہش مند اسلامی بھائی مکتبۃ المدینہ سے رابطہ کرتے ہیں۔

مکتبۃ المدینہ کے بستے

شادی بیاہ و دیگر خوشی و غمی کے مواقع پر اہل خانہ کی طرف سے مفت کتابیں بانٹنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کے بستے (اسٹال) لگائے جاتے ہیں یہ خدمت مکتبہ کا مدنی عملہ خود پیش کرتا ہے آپ صرف رابطہ فرمائیں۔

مجلسِ تراجم

ملکتِ المدینہ سے شائع ہونے والے مختلف رسالوں کے مختلف زبانوں میں تراجم کر کے اسے دنیا کے کئی ممالک میں بھیجنے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تقریباً 16 زبانوں میں تراجم ہو رہے ہیں مثلاً عربی، فارسی، انگریزی، پشتو، ہندی، سوہالی، تامل وغیرہا

بیرونِ ملک اجتماعات

دنیا کے کئی ممالک میں دو، دو دن کے سنتوں بھرے اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں ہزاروں مقامی اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں نیز ان اجتماعات کی برکت سے وقتاً فوقتاً غیر مسلم، مسلمان ہو جاتے ہیں پھر ان اجتماعات سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کرتے ہیں۔

تربیتی اجتماعات

ملک و بیرونِ ملک میں ذمہ داران کے دو/تین دن کے تربیتی اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں جن میں ہزاروں ذمہ داران شرکت کر کے مدنی کام کو مزید بہتر انداز میں کرنے کا عزم کر کے لوٹتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی قیوم سارے جہاں میں مچ جائے دھوم

اِس پہ فدا ہو بچّہ بچّہ یا اللّٰہ میری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

”فیضانِ رضا“ کے آٹھ حروف کی نسبت سے دعوتِ اسلامی کے 8 مدنی پھول

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مدینہ ۱: دعوتِ اسلامی کا بنیادی مقصد **اسلامیات** کو دنیا کے لوگوں تک اس طرح پہنچانا کہ **مُبلِّغین** خود بھی سنتوں سے آراستہ رہیں، اور مُناظرانہ رد کو ماہر فن علما اہلسنت پر چھوڑ کر تبلیغ و اشاعت کا کام کرتے رہیں۔

مدینہ ۲: اسلامیات سے مراد شہنشاہِ خوش خصال، سلطانِ شیریں مقال، پیکرِ حسن و جمال، مخزنِ عظمت و کمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال، **محبوبِ ذوالجلال** عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کے وہ اقوال و افعال ہیں جن پر حضرت سیدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ، حضرت سیدنا امام مالک، حضرت سیدنا امام شافعی، حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم قائم رہے۔ سیدنا امام ابوالحسن اشعری، سیدنا امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما جن کی

تعلیم دیتے رہے۔ سرکارِ بغدادِ حُصُو رِ غوثِ پاک حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی، سرکارِ غریب نواز حُصُو رِ سیدنا خواجہ مُعینی الحق والدینِ چشتی، حُصُو رِ سیدنا شیخ شہاب الحق والدینِ سہروردی، حُصُو رِ سیدنا شیخ بہاؤ الحق والدینِ نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اجمعین جن کے عامل رہے۔ علما اہلسنت مثلاً **صاحبِ رد المحتار**، خاتم الفقہاء سیدنا شیخ سید محمد امین الدین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سیدنا شاہ مُلّا

جیون ہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سپید ناشاہ عبد العزیز مُحَمَّد ث دہلوی علیہ رحمۃ القوی وغیرہم
 جنکے قائل رہے، خُصُوصاً میرے ولی، نعمت میرے اعلیٰ حضرت امام
 اہلِ سُنّت عظیمِ البرکت، عظیمِ المَرْتَبَت پروانہء شمع، رسالت
 مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سُنّتِ مَاجِی بدعت، عالمِ شَرِیعت، پیرِ
 طریقت باعثِ خَیرو بَرکت، حضرتِ علامہ مولینا الْحَاجِ الْحَافِظ
 الْقَارِی الشَّاهِ امامِ اَحْمَد رَضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن کہ جنہوں نے انکی تَصْرِیحات
 کو اپنی تصانیفِ مَبارَکہ میں بیان کر دیا اور اس کو اَلْمُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَد، تَمْهِیدُ
 الْاِیْمَان اور حُسَامُ الْحَرَمَیْن وغیرہ کُتُبِ مُفیدہ میں واضح فرما دیا ہے۔

مدینہ ۳: تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں مَسْلُکِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر
 مضبوطی سے قائم رہیں، اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک وہی ہے جو صحابہ کرام رضی
 اللہ تعالیٰ عنہم اور سلفِ صالحین عِظَامِ رَحْمِہم اللہ تعالیٰ کا مسلک تھا، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک
 مان کر اُسی کی بندگی اور شہنشاہِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، سرورِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ،
 صاحبِ مُعَظَّرِ پَسنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کا بھیجا ہوا سچا اور آخری رسول ماننا، نیز
 اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مَحَبَّت و عِظَمَت کی مُکَمَّل پاسبرداری کرنا،
 ضروریاتِ دین میں سے کسی کا بھی انکار نہ کرنا، نیز اللہ و رسول و صحابہ کرام عَزَّوَجَلَّ و
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہم کی تَوْبِیْن و تَثْقِیص سے مکمل دُور اور گستاخوں
 سے دُور و نُقُور رہنا، وغیرہ وغیرہ۔

مدینہ ۴: اسلام میں عُلَمَاءِ حَق کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور وہ علمِ دین کے باعث

عوام سے افضل ہوتے ہیں، غیر عالم کے مقابلے میں عالم کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے، چنانچہ حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، ”عالم کی دو رکعت غیر عالم کی ستر رکعت سے افضل ہے۔“ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۷) لہذا دعوتِ اسلامی کے تمام وابستگان بلکہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ علماء اہلسنت سے ہرگز نہ ٹکرائیں ان کے ادب و احترام میں کوتاہی نہ کریں، علماء اہلسنت کی تحقیر سے قطعاً گریز کریں۔ بلا اجازت شرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کر کے غیبت کا گناہ کبیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام نہ کریں، حضرت سیدنا ابوالخفص الکبیر علیہ رحمۃ القدیر فرماتے ہیں، ”جس نے کسی عالم کی غیبت کی تو قیامت کے روز اس کے چہرے پر لکھا ہوگا، یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔“ (مکاشفۃ القلوب، فی بیان الغیبۃ، ص ۷۱)

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ”عالم زمین میں اللہ عزوجل کی دلیل و حجت ہیں تو جس نے عالم میں عیب نکالا وہ ہلاک ہو گیا۔“ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷) میرے آقا اعلیٰ حضرت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”اُس کی (یعنی عالم کی) خطا گیری (یعنی بھول نکالنا) اور اُس پر اعتراض حرام ہے اور اس کے سبب رہنمائے دین سے کنارہ کش ہونا اور استغاثہ مسائل چھوڑ دینا اس کے حق میں زہر ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۱۱ رضا فائونڈیشن لاہور) اُن نادان لوگوں کو ڈرجانا چاہیے جو بات بات پر علمائے کرام کے بارے میں توہین آمیز کلمات بک دیا کرتے ہیں مثلاً ”بھئی ذرا بچ کر رہنا، علماؑ صاحب“ ہیں، علما لالچی ہوتے ہیں، ہم سے جلتے ہیں، ہماری وجہ سے اب ان کا کوئی

بھاؤ نہیں پوچھتا، چھوڑ و چھوڑ ویہ تو مولوی ہے، (معاذ اللہ عالم کو بعض لوگ حقارت سے کہہ دیتے ہیں) یہ مثلاً لوگ۔ علما نے (معاذ اللہ) سُنّیت کا کوئی کام نہیں کیا (بعض اوقات ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیا جاتا ہے) فلاں کا اندازِ بیان تو مولویوں والا ہے وغیرہ وغیرہ۔ عالم کی توہین کی صورتیں اور ان کے بارے میں حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ”اگر عالمِ دین کو اس لیے بُرا کہتا ہے کہ وہ ”عالم“ ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہِ علم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی خُصومت (یعنی دشمنی) کے باعث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا ہے اور تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق و فاجر ہے اور اگر بے سبب (یعنی بلا وجہ) رنج (بُغض) رکھتا ہے تو مَرِیضُ الْقَلْبِ وَ حَیْثُ الْبَاطِنِ (یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطن والا) ہے اور اُس (یعنی خواہ مخواہ بُغض رکھنے والے) کے کفر کا اندیشہ ہے، ”خُلاصہ“، میں ہے مَن أَبْغَضَ عَالِمًا مِّنْ غَيْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِيفَ عَلَيْهِ الْكُفْرُ یعنی جو بلا کسی ظاہری وجہ کے عالمِ دین سے بُغض رکھے اُس پر کفر کا خوف ہے“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۴۰ مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی) شَرِیعت و علما نے دین کی تحقیر کے بعض کُفریہ کَلِمات و انداز کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں، اگر معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی نے ماضی میں اپنے قول یا فعل سے عالم کی بسببِ عالمِ دین توہین کر ڈالی ہو تو وہ توبہ و تجدیدِ ایمان کر لے اور اگر شادی شدہ ہو تو تجدیدِ نکاح اور کسی کا مُرید ہو تو تجدیدِ بیعت بھی کر لے۔

☆ شَرِیعت کی توہین کرنا کُفر ہے مثلاً کہا، میں شرع و رع نہیں جانتا یا جس کو کسی مُحْتَاط عالمِ دین کا فتویٰ پیش کیا گیا اُس نے کہا، میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ زین پر پٹک

دیا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲)

☆ ”مولوی لوگ کیا جانتے ہیں“ اس (جملے) سے ضرور علما کی تحقیر نکلتی ہے اور

علما دین کی تحقیر کفر ہے (فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۴ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

☆ جو کہے مولوی سب بد معاش ہیں یعنی سب علما کو بُرا کہے اُس پر حکم کفر ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۵۴)

☆ ”عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا“ کلمہ کفر ہے (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۱۵)

مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

☆ یہ کہنا بھی کفر ہے کہ مولویوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

☆ یہ کہنا کہ ”دین اللہ تعالیٰ نے تو آسان اُتار اٹھا مولویوں نے مشکل کر دیا“ کفر

ہے کیونکہ اِلَّا سُبْحَفَاۗفٌ بِالْاَشْرَافِ وَالْعُلَمَآءِ کُفْرٌ“ (یعنی سادات و علما کی تحقیر و

تحقیر کفر ہے) (مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۹)

☆ جو کہے، علما جو علم سکھاتے ہیں محض قصے کہانیاں ہیں یا خواہشات ہیں یا محض

دھوکہ ہیں یا کہا، میں جیلوں کے علم کا منکر ہوں یعنی شریعت کو حیلہ کہا یہ تمام اقوال

کفر ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰)

☆ جو کہے، علم کا کیا کروں گا جیب میں روپے ہونے چاہئیں ایسا کہنے والے پر حکم

کفر ہے۔

☆ کسی نے عالم سے کہا، ”جا اور علم کو کسی برتن میں سنبھال کر رکھ۔“ یہ کفر ہے

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱)

یاد رہے! تعظیم صرف علمائے اہلسنت ہی کی کی جائے گی، رہے بد مذہب علمائے (یعنی علمائے سوء) تو اُن کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم حرام، اُن کا بیان سننا ان کی کُتب کا مطالعہ کرنا اور انکی صحبت اختیار کرنا حرام اور ایمان کے لیے زہرِ بَلا ہل ہے۔

مدینہ ۵: معمولاتِ اہلسنت ہماری پہچان ہے لہذا ان کی بجا آوری میں کوتاہی نہ فرمائیے۔ مثلاً

(الف) ربیعُ النور شریف میں دھوم دھام سے جشنِ ولادت منائیے، اپنے مکان اور دکان وغیرہ پر ابتداً ۱۲ دن چراغاں اور سارا مہینہ (گاڑیوں پر بھی) سبز سبز پرچم لہرائیے۔ اپنی مسجد اور محلّہ وغیرہ کو بھی برقی قُمقموں اور سبز سبز پرچموں سے خوب سجائیے، شبِ ولادت (ربیعُ النور شریف کی ۱۲ ویں رات) اجتماعِ ذکر و نعت میں گزارنے کے بعد ہاتھوں میں سبز پرچم اٹھائے کھڑے ہو کر عینِ صبح صادق کے وقت صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہوئے صبحِ بہاراں کا استقبال کیجئے، ۱۲ ربیعُ النور شریف یعنی عیدِ میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دن مرحبا کی دھو میں مچاتا ہوا جلوسِ میلاد نکالئے،

(ب) عیدِ معراج النبی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ ایامِ خُلفائے راشدین علیہم الرضوان۔ سالانہ گیارہویں شریف اور یومِ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے میں ۲۵ صَفَرِ الْمُظَفَّر کو اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد فرمائیے۔

(ج) اعراس کے مواقع پر مُزاراتِ اولیاء رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی سے مُلحّہ مساجد میں مَدَنی قافلے ٹھہرائیے، اپنے جدِ وُل کے مطابق وہاں زائرین میں نیکی کی

دعوت کی دُھو میں مچائیے اور صاحبِ عُرُس کی خوب بُرکتیں لوٹیے۔

مدینہ ۶: تمام دعوتِ اسلامی والوں کو چاہیے کہ مرکزی مجلسِ شوریٰ اپنے ملک کی انتظامی کابینہ اور اپنے یہاں کی مجلسِ مُشاوَرَت حتّٰی کہ اپنے ذیلی نگران کی شریعتِ مطہرہ کے دائرہ میں رہ کر اطاعت کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا مدّنی کام کرتے رہیں۔

مدینہ ۷: شیطان غیبتیں کروا کر دین کے کام کا بُہت نقصان کرواتا ہے۔ لہذا اگر آپ کسی اسلامی بھائی میں بُرائی پائیں تو دوسروں پر اظہار کر کے غیبت کا کبیرہ گناہ کرنے کے بجائے براہِ راست اُسی کو نرمی کے ساتھ اکیلے میں سمجھائیں اگر ناکامی ہو تو خاموشی اختیار کریں اور اُس کے لیے دعا کریں۔ اگر دینی نقصان کا اندیشہ ہو تو تنہائی میں یا لکھ کر اپنے یہاں کی مُشاوَرَت کے ”ذیلی نگران“ کا تعاون حاصل کریں جب کہ وہ مسئلہ حل کر سکتا ہو۔ ورنہ شریعت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے مزید آگے مثلاً اپنی مُشاوَرَت کے ”حلقہ نگران“ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو علّٰی مُشاوَرَت کے نگران، پھر تحصیل مُشاوَرَت کے نگران، پھر شہر مُشاوَرَت کے نگران، پھر ڈویژن کی مُشاوَرَت کے نگران، پھر صوبے کی مُشاوَرَت کے نگران، پھر مُلک کی انتظامی کابینہ کے نگران سے رُجوع کریں، یاد رکھیے! اگر آپ نے شرعی مصلحت کے بغیر کسی ایک سے بھی خواہ وہ کتنا ہی بڑا ذمّہ دار ہو اُس اسلامی بھائی کی بُرائی بیان کی تو یہ کبیرہ گناہ ہوگا۔ اور اگر آپ کی وجہ سے بات عام ہوگئی اور علّٰی میں تنظیمی مسائل کھڑے ہو گئے اور سُنّتوں کے مدّنی کام کو نقصان پہنچا تو آپ کی گردن پر دین کے

کام میں فساد برپا کرنے کا الزام اور دردناک عذاب کا استحقاق ہوگا۔

مدینہ ۸: سنتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں بیان کی دو صورتیں ہوں گی۔

(الف) وہ مُبَلِّغین جو علم و عمل میں مُمتاز ہوں گے اور تبلیغ کی بھرپور صلاحیت رکھتے

ہوں گے (مثلاً درسِ نظامی کر لیا ہو نیز مُطالعہ و سنج ہونے کے ساتھ ساتھ حافظہ بھی قوی ہو اور

شرعی غلطیاں نہ کرتے ہوں) ان کو زبانی بیان کرنے کی اجازت ہوگی۔

(ب) وہ مُبَلِّغین جو علم میں مُمتاز نہ ہوں گے وہ علمائے اہلسنت کی کُتب سے حسبِ

ضرورت نوٹو کا پیاں کروا کر اپنی ڈائری میں چسپاں کر کے انہیں دیکھ کر من و عن بیان

کریں گے،

اے ربِّ محمد بہرِ رضا، عطار کی ہو مقبول دعا

ہر ”دعوتِ اسلامی والا“ سنت کا علم لہراتا رہے

امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: ”تمہارا کسی کو کتاب اللہ

عز و جل کی ایک آیت سکھانے کے لئے جانا تمہارے لئے سور کعتیں ادا

کرنے سے بہتر ہے اور تمہارا کسی کو علم کا ایک باب سکھانے کے لئے جانا

خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے تمہارے لئے ہزار رکعتیں

ادا کرنے سے بہتر ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، الحدیث: ۲۱۹، ج ۱، ص ۱۴۲)